

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انوار المحمدية

السيرة المصطفوية

مُصَنَّفٌ

مقبول عرب وعجم، مناظر اسلام

مولانا ابو حامد محمد ضياء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمہ

ایڈیٹر: ماہنامہ ماہ طیبہ - سیالکوٹ

خطیب اعظم جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمہ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

۹۰ سٹیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

نام کتاب ————— الانوار المحمدیہ فی السیرت المصطفویہ
 تالیف ————— مناظر اسلام علامہ ابو الحامد
 محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ
 طابع ————— صاحبزادہ محمد حامد ضیاء قادری رضوی
 کتابت ————— جمیل مرزا بیگ رنگ پورہ سیالکوٹ
 ٹائٹل ————— محمد ارشد سلیم قادری جنوں سیالکوٹ
 طباعت ————— ششم بار
 تاریخ اشاعت ————— جولائی ۲۰۰۴ء / جمادی الاول ۱۴۲۵ھ
 صفحات ————— ۳۲۲
 قیمت ————— ۲۵۰ روپے

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ
 ۹، سیٹھی پلازہ

وَصَلَّى اللهُ عَلَى نُورٍ كَرُوسٍ نُورٍ بِأَيِّدِ
 زَيْبٍ دَرُحْبَتِ أَوْسَاكِنِ فَلَكَ دَرُعُشَقِ أَوْشِيدِ
 دَوَّحِشِيمِ زَكِينِشِ رَاكِهِ مَازَاغِ الْبَصْرِ خَوَانِدِ
 دَوَّزَلْفِ عَنَبِ بِنِشِ رَاكِهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى
 أَكْرَامِ مُحَمَّدِ رَانِيَا وَرَدِ شَفِيعِ أَدَمِ
 نَهْ أَدَمِ يَأْتِي تَوْبَهُ نَهْ نُوحِ إِذْ غَرِقَ نَجِينَا
 زَمْرَسِينَةِ أَشْ جَامِي أَمِ شَرَحِ لَكَ بِرِخْوَالِ
 زَمْرَجِشِ چِرْمِي پُرسِي كِه سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَعِي

علامہ جامی علیہ الرحمۃ

نگین ختم رسالت محمد عربی
 شفیع روز قیامت محمد مختار
 اگر نہ واسطہ روئے موسیٰ و ہارون
 خدائے خلق نہ گفتے قسم بہ لیل و نہار

(شیخ سعدی علیہ الرحمۃ)

انتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پر نور، نور علی نور، شافع یوم النور، رسول مکرّم، شفیع معظم،
 نور مجتہم، سید مرسلان، شفیع عاصیاں، نبی غیب داں، وسیلہ بکیاں، سیاح لامکاں،
 مالک کون و مکاں، محبوب رب دو جہاں، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین،
 رحمۃ للعالمین، مدنی تاجدار، مطلوب کردگار، سرور کائنات، مفرج موجودات، باعث تخلص کائنات،
 منبع کمالات، مختار کائنات، خلاصہ موجودات، حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا، شافع روز جزا،
 راز دار رب العلاء، احمد مجتہب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیما
 کی بارگاہ بگیں پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔
 ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
 مجھ سے سولاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

۱۸ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

بروز جمعرات

فقیر البوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ
 سیالکوٹ

فہرست

۲۳ - سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۰	۹	۱ - ماخذ کتاب
۲۴ - سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۲	۱۶	۲ - دعوتِ غور و فکر
۲۵ - سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۳	۱۹	۳ - مقصودِ تالیف
۲۶ - سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۴	۲۴	۴ - حرفِ آغاز
۲۷ - سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۴	۳۱	۵ - مدنی تاجدار
۲۸ - سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۵	۳۶	۶ - خطبہ
۲۹ - سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۵	۳۷	۷ - قد جبار کم من اللہ نور کی آیت کی ۱۶ مفسرین کے تفسیر
۳۰ - سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۷	۴۰	۸ - قد جبار کم من اللہ نور کی دو ہجرتوں کے دو مفسرین کے تفسیر
۳۱ - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۸	۵۱	۹ - مثل نورہ مشکوٰۃ آیت کی ۲۲ مفسرین سے تفسیر
۳۲ - سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۸	۵۵	۱۰ - سراجا منیرا کی اکابرین سے تشریح
۳۳ - سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۹	۵۶	۱۱ - سراجا منیرا کی دیوبندیوں اور وہابیوں سے تشریح
۳۴ - سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۹	۶۴	۱۲ - نورِ مصطفوی کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ۶۴
۳۵ - سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہما کا عقیدہ - ۹۰		کا عقیدہ
۳۶ - مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ - ۹۱	۶۶	۱۳ - سرکارِ ستیہ آمنہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ
۳۷ - سیدنا عوف بن ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۹۱	۶۹	۱۴ - سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ
۳۸ - صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ - ۹۲	۷۱	۱۵ - سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ
۳۹ - سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۴	۷۲	۱۶ - سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ
۴۰ - سیدہ اُمّ عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۵	۷۴	۱۷ - ام المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ
۴۱ - حضرت ریح بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۶	۷۵	۱۸ - سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
۴۲ - سیدنا ابی صہبہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ - ۹۷	۷۶	۱۹ - سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
۴۳ - سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۸	۷۷	۲۰ - سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
۴۴ - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۹	۷۸	۲۱ - سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ
۴۵ - سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۱۰۰	۷۹	۲۲ - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

- ۱۲۹ - ۶۳ - شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۰۱
- ۱۳۱ - ۶۴ - شاہ ولی اللہ کا عقیدہ - ۱۰۲
- ۱۳۳ - ۶۵ - شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۰۴
- ۱۳۶ - ۶۶ - علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۰۵
- ۱۳۹ - ۶۷ - اکابرین دہلی اور دیانہ کا عقیدہ - ۱۰۸
- ۱۴۳ - ۶۸ - ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات - ۱۱۰
- ۱۶۰ - ۶۹ - تخلیق کے لحاظ سے سب سے پہلے - ۱۱۱
- ۱۶۲ - ۷۰ - محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا - ۱۱۲
- ۱۶۳ - ۸۱ - حضرت آدم علیہ السلام کی کیفیت - ۱۱۳
- ۱۶۴ - ۸۲ - اول ما خلق اللہ نوری - ۱۱۴
- ۱۶۵ - ۸۳ - اصل کائنات حضور ہیں - ۱۱۵
- ۱۸۱ - ۸۴ - من نورہ کا مطلب - ۱۱۶
- ۱۸۲ - ۸۵ - جبیل امین کی عمر - ۱۱۶
- ۱۸۳ - ۸۶ - حضور علیہ السلام کی حقیقت بشر نہیں - ۱۱۸
- ۱۸۵ - ۸۷ - لولاک لما خلقت الافلاک - ۱۱۸
- ۱۸۷ - ۸۸ - پیشانی آدمؑ میں نور محمدی - ۱۲۰
- ۱۸۸ - ۸۹ - نور محمدی کی تسبیح کی آواز - ۱۲۱
- ۱۸۹ - ۹۰ - حضرت خواکیمؑ کی پیدائش اور مہر - ۱۲۲
- ۱۹۰ - ۹۱ - حضرت خواکیمؑ کو ملائکہ کی مبارک - ۱۲۳
- ۱۹۱ - ۹۲ - پیشانی شیت میں نور محمدی اور عہد نامہ کا ذکر - ۱۲۴
- ۱۹۲ - ۹۳ - زوجہ شیت کو مبارک اور انوش سے عہد نامہ - ۱۲۴
- ۱۹۲ - ۹۴ - انبیاء کا نور محمدی سے مستفیض ہونا - ۱۲۵
- ۱۹۵ - ۹۵ - مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ - ۱۲۶
- ۱۹۶ - ۹۶ - امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۸
- ۱۹۹ - ۹۷ - نور محمدی کی برتری اور عظمت - ۱۲۸
- ۲۰۰ - ۹۸ - بے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی - ۱۲۸
- ۲۰۱ - ۹۹ - دعائے خلیل اور نوید مسیحا - ۱۲۸
- ۴۶ - حضرت ہند بنت اٹاشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۱۰۱
- ۴۷ - مفسرین محدثین اور سلف صالحین کا عقیدہ - ۱۰۲
- ۴۸ - سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۱۰۴
- ۴۹ - سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۱۰۵
- ۵۰ - حضرت عبداللہ بن مبارک اور ابن جوزی کا عقیدہ - ۱۰۸
- ۵۱ - محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۱۰
- ۵۲ - امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۱۱
- ۵۳ - علامہ نیشاپوری اور قسطلانی کا عقیدہ - ۱۱۲
- ۵۴ - امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۱۳
- ۵۵ - علامہ عبدالغنی نابلسی اور مجد الف ثانی کا عقیدہ - ۱۱۴
- ۵۶ - علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۱۵
- ۵۷ - امام غزالی اور اسماعیل حقی کا عقیدہ - ۱۱۶
- ۵۸ - علامہ جلال الدین سیوطی اور زرقانی کا عقیدہ - ۱۱۶
- ۵۹ - شیخ ابوالواہب شافعی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۱۸
- ۶۰ - شیخ احمد بدوی احمد بغدادی اور ملا علی قاری کا عقیدہ - ۱۱۸
- ۶۱ - علامہ سہیلی قاضی عیاض اور علامہ حلبی کا عقیدہ - ۱۲۰
- ۶۲ - سید عبدالرحمن العیوسی اور سلیمان جزولی کا عقیدہ - ۱۲۱
- ۶۳ - علامہ شہاب الدین خفاجی اور عبدالحق محدث کا عقیدہ - ۱۲۲
- ۶۴ - علامہ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۳
- ۶۵ - علامہ فریوقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۴
- ۶۶ - شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۴
- ۶۷ - مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۵
- ۶۸ - علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۶
- ۶۹ - علامہ یوسف نبعانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۸
- ۷۰ - علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۸
- ۷۱ - شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۸
- ۷۲ - علامہ عبدالرحمن جامی فرید الدین عطار اور محمدؐ کا عقیدہ - ۱۲۸

- ۲۲۲ حضرت حسان بن ثابت کا بیان
- ۲۲۵ حضرت عبدالمطلب کا خواب
- ۱۲۵۔ اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی
- ۲۲۶ اُمتِ محمدیہ کی شان
- ۲۲۸ حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان
- ۲۲۹ تورات میں مدینہ منورہ کے نام
- ۱۲۹ حضرت موسیٰ کا اُمتِ محمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش کرنا
- ۱۳۰ موجودہ انجیل میں نبی آخر الزماں کی شان
- ۱۳۱ نور کی گواہی
- ۱۳۲ غیب کی خبریں دینے والا نبی
- ۱۳۳ دُنیا کا سردار
- ۱۳۴ شانِ مصطفویٰ کے متعلق عیسائی علماء کا اقرار
- ۱۳۵ مقوقس شاہِ مصر کا بیان
- ۱۳۶ سطح نامی کا بن کا بیان
- ۱۳۷ رسالتِ مصطفیٰ تا قیامت ہوگی
- ۱۳۸ آلِ غالب کے لیے دُعا
- ۱۳۹ شاہِ ہرقل کے پاس تصویر
- ۱۴۰ حضرت عیسیٰ کے وصی کا بیان
- ۱۴۱ شاہِ حبش اور حضرت عبدالمطلب
- ۱۴۲ اُمیہ بن انصلت کا واقعہ
- ۱۴۳ حضرت جبار و بن عبد اللہ بارگاہِ رسالت میں
- ۱۴۴ درقہ بن نوفل کی شہادت
- ۱۴۵ حضرت سلمانِ فارسی کا اسلام قبول کرنا
- ۱۴۶ احمد مجتبیٰ کی آمد
- ۲۰۳ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں کی شان
- ۱۰۱۔ یہود کا حضور کی آمد سے پہلے ان کے دسید سے فتوحات اور نفع حاصل کرنا
- ۲۰۸ ۱۰۲۔ وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتُونَ عَلَى الدِّينِ كَمَا كَانُوا کی مستند مفسرین اور دیوبندی اور وہابی مولویوں کی کتب سے تفسیر
- ۲۰۹ ۱۰۳۔ موجودہ تورات میں نبی آخر الزماں کی نشانی
- ۲۱۵ ۱۰۴۔ ہجرتِ مصطفیٰ کا تذکرہ
- ۲۱۸ ۱۰۵۔ بنی تبار کی لڑکیوں کے گیت کا تذکرہ
- ۲۱۹ ۱۰۶۔ حضور پر نور کی تشریف آوری کا انظار
- ۲۲۱ ۱۰۷۔ شانِ مصطفویٰ کے متعلق علماء یہود کا اقرار
- ۲۲۱ ۱۰۸۔ ۴۲۰ یہودیوں کا مسلمان ہونا
- ۲۲۲ ۱۰۹۔ ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں قیام کرنا
- ۲۲۵ ۱۱۰۔ تورات میں سیرتِ مصطفیٰ
- ۲۲۶ ۱۱۱۔ یہود کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا اور ذکرِ رسول کرنا
- ۲۲۷ ۱۱۲۔ حضرت عبداللہ بن سلام کا مسلمان ہونا
- ۲۳۱ ۱۱۳۔ حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب
- ۲۳۲ ۱۱۴۔ وَاللَّهُ أَنَا ذَالِكُمُ النُّورُ
- ۲۳۳ ۱۱۵۔ تورات اور انجیل میں نعتِ مصطفیٰ
- ۲۳۵ ۱۱۶۔ انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات
- ۲۳۶ ۱۱۷۔ اسمِ محمد کو چومنے کی برکت
- ۲۳۸ ۱۱۸۔ اسمِ محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام
- ۲۳۹ ۱۱۹۔ یہودی مولوی کا اقرار: نور محمدی کو کوئی بجھا نہیں سکتا
- ۲۴۰ ۱۲۰۔ سیدنا عبداللہ کو قتل کرنے کا ارادہ
- ۲۴۱ ۱۲۱۔ حضرت عبداللہ بن سلام کی پھوپھی کا بیان
- ۲۴۲ ۱۲۲۔ بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی
- ۲۴۳

۳۰۸	۱۴۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۷۔ انجیل برنابا بس کے حوالہ جات
۳۱۰	۱۴۳۔ حضرت ذکریا علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۸۔ نبیوں کا سراج
۳۱۱	۱۴۴۔ حضرت ارمیاہ و سلیمان علیہما السلام	۲۸۲	۱۴۹۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔
	۱۴۵۔ حضرت شعیب علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ	۲۸۲	۱۵۰۔ آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا۔
۳۱۲	کی وحی	۲۸۳	۱۵۱۔ مالک و مختار، حضور کی آمد کی خواہش
۳۱۳	۱۴۶۔ حضرت شعیب علیہ السلام	۲۸۴	۱۵۲۔ شانِ مصطفوی اور دینِ محمدی
	۱۴۷۔ حضرت جبقوق حضرت دانیال	۲۸۴	۱۵۳۔ باعثِ تخلیق کائنات، نبی کریم کے صدقے
۳۱۵	علیہما السلام	۲۸۵	میں برکت۔
۳۱۶	۱۴۸۔ بتوں اور جنوں کی گواہی	۲۸۶	۱۵۴۔ عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۱۷	۱۴۹۔ سواع نامی بت کی گواہی	۲۸۷	۱۵۵۔ قیامت کو شانِ محبوبی
۳۱۸	۱۵۰۔ غسان عامری کا ایمان لانا	۲۸۹	۱۵۶۔ مقامِ محمود، شفاعتِ کبرے
۳۱۹	۱۵۱۔ صنار نامی بت کی گواہی	۲۹۰	۱۵۷۔ رسولوں کی گواہی
	۱۵۲۔ درختوں اور پتھروں کی گواہی	۲۹۲	۱۵۸۔ انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی
	۱۵۳۔ درخت کے سلام عرض کرنے پر یہودی	۲۹۳	۱۵۹۔ جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو
۳۲۰	کاملان ہونا۔	۲۹۳	۱۶۰۔ بادل کا سایہ کرنا
۳۲۱	۱۵۴۔ سنگریزوں کا رسالت کی گواہی دینا	۲۹۴	۱۶۱۔ چاند کا کلام کرنا
۳۲۲	۱۵۵۔ بیکر کے درخت کی گواہی	۲۹۵	۱۶۲۔ مبارکبادی کی لہر۔ رحمتہ للعالمین
	۱۵۶۔ درخت کا صدیق اکبر کو پہلا مسلمان ہونے	۲۹۸	۱۶۳۔ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۲۹	کی بشارت دینا	۲۹۸	۱۶۴۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۳۰	۱۵۷۔ کھجور کے گچھے کی گواہی	۳۰۰	۱۶۵۔ دینِ محمدی کا فائدہ، میرا رسول چاند ہے۔
۳۳۱	۱۵۸۔ درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا	۳۰۱	۱۶۶۔ زبور میں داؤد علیہ السلام کی زبانی بشارتِ محمدیہ
۳۳۲	۱۵۹۔ درو دیوار کا آمین کہنا	۳۰۲	۱۶۷۔ سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی۔
۳۳۳	۱۶۰۔ غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجا	۳۰۵	۱۶۸۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکرِ مصطفیٰ کرنا
	۱۶۱۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر	۳۰۶	۱۶۹۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکرِ
	۱۶۲۔ کتابوں کے اشتہار	۳۰۷	خاتم الانبیاء۔
		۳۰۷	۱۷۰۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکرِ مصطفیٰ
		۳۰۷	۱۷۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

ماخذ کتاب

۱. قرآن پاک

مستند مفسرین کی کتب تفاسیر

۲. تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
۳. تفسیر ابوالسعود از امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ
۴. تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
۵. تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
۶. تفسیر غرائب القرآن از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ
۷. تفسیر قرطبی از علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ
۸. تفسیر روح البیان از علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ
۹. تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ
۱۰. تفسیر عرائس البیان از
۱۱. تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
۱۲. تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شریب بن علیہ الرحمۃ
۱۳. تفسیر دارک از امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
۱۴. تفسیر ابن عباس از سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۱۵. تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بغوی علیہ الرحمۃ
۱۶. تفسیر معنوی از امام عبدالرحمن بیضادی علیہ الرحمۃ
۱۷. تفسیر صادی از امام احمد الصادی علیہ الرحمۃ
۱۸. تفسیر منطہری از قاضی ثناء اللہ بانی پتی علیہ الرحمۃ
۱۹. تفسیر حسینی از علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ
۲۰. تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ
۲۱. تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدّد دہلوی علیہ الرحمۃ
۲۲. تفسیر مواہب الرحمن از علامہ سید امیر علی علیہ الرحمۃ
۲۳. تفسیر جامع البیان از شیخ سید معین الدین علیہ الرحمۃ

۲۴. تفسیر محاسن التاویل از محمد جمال الدین قاسمی

۲۵. تفسیر موضح القرآن از عبدالمقادر دہلوی

وہابی، دیوبندی مولویوں کی تفاسیر

۲۶. تفسیر شنائی از ثناء اللہ امرتسری
۲۷. تفسیر القرآن بکلام الرحمن از ثناء اللہ امرتسری
۲۸. تفسیر محمدی از حافظ محمد آف بکھو کے
۲۹. تفسیر فتح القدر از قاضی محمد بن علی شترکانی
۳۰. تفسیر فتح البیان از نواب صدیق حسن خان بھوپالی
۳۱. تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن خان بھوپالی
۳۲. تبویب القرآن از وحید الزمان
۳۳. تفسیر عثمانی از شبیر احمد عثمانی
۳۴. معارف القرآن از ادریس کاندھلوی
۳۵. معالم القرآن از محمد علی کاندھلوی

مستند محدثین کی کتب احادیث

۳۶. صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۳۷. صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
۳۸. جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
۳۹. ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد علیہ الرحمۃ
۴۰. مظاہر حق از علامہ محمد قطب الدین علی خان علیہ الرحمۃ
۴۱. فتح الباری از امام شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
۴۲. طہرانی شریف از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طہرانی علیہ الرحمۃ
۴۳. مشکوٰۃ المصابیح از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
۴۴. سنن دارمی از امام عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی علیہ الرحمۃ

۴۰. کتاب لوفنا از امام عبدالرحمن بن جوزی علیہ الرحمۃ
 ۴۱. تلبیس الملبس از " " " " " "
 ۴۲. بیان میلاد النبوی از " " " " " "
 ۴۳. جواهر البحار از علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ
 ۴۴. حجتہ اللہ العالمین از علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ
 ۴۵. شواہد الحق از " " " " " "
 ۴۶. جامع کرامات الاولیاء از " " " " " "
 ۴۷. الزوار المحمدیہ از " " " " " "
 ۴۸. طیب الغرار " " " " " "
 ۴۹. الدلالات الوضحات " " " " " "
 ۵۰. فضل الصلوٰۃ از " " " " " "
 ۵۱. وسائل الوصول از " " " " " "
 ۵۲. شفا شریف از " " " " " "
 ۵۳. نسیم الریاض از علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ
 ۵۴. شرح شفا از ملا علی قاری علیہ الرحمۃ
 ۵۵. جمع الوسائل از " " " " " "
 ۵۶. موضوعات کبیر از " " " " " "
 ۵۷. شرح قصیدہ امالی از " " " " " "
 ۵۸. کتاب الموفق از امام موفق بن احمد بن علیہ الرحمۃ
 ۵۹. وقار الوفا از علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ
 ۶۰. اعلام النبوة از قاضی ابوالحسن ماوردی علیہ الرحمۃ
 ۶۱. شرح الطحاویہ از صدر الدین علی
 ۶۲. نزہۃ المجالس از علامہ عبدالرحمن صفوری علیہ الرحمۃ
 ۶۳. القول البدیع از علامہ محمد بن عبدالرحمن سخاوی علیہ الرحمۃ
 ۶۴. مقاصد الحسنہ از " " " " " "
 ۶۵. الضو اللامع از " " " " " "
 ۶۶. طبقات ابن سعد از

۴۵. سنن نسائی از امام احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمۃ
 ۴۶. اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۴۷. مرقات از علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ
 ۴۸. مستدرک از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ
 ۴۹. تمخیص المستدرک از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی
 ۵۰. بوداؤ و طبیاسی از علامہ سلیمان بن اود طبیاسی علیہ الرحمۃ
 ۵۱. سنن بوداؤ و امام سلیمان بن الاشعث علیہ الرحمۃ
 ۵۲. مصنف عبدالرزاق از امام عبدالرزاق محدث علیہ الرحمۃ
 ۵۳. منتخب الصحیحین از امام یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ
 ۵۴. بیحجۃ النفوس از امام ابو محمد عبد اللہ بن ابو جبر علیہ الرحمۃ
 ۵۵. عمدۃ القاری از امام بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ
 ۵۶. ارشاد الساری از امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ

اکابر محدثین اور اہل سیر محققین کی مستند کتب

۵۷. تاریخ کبیر از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
 ۵۸. مواہب اللدیۃ از امام احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ
 ۵۹. زرقانی از امام محمد بن عبدالباقی علیہ الرحمۃ
 ۶۰. کلیۃ الاولیاء از امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصغری علیہ الرحمۃ
 ۶۱. دلائل النبوة از " " " " " "
 ۶۲. خصائص کبیر از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
 ۶۳. انیس المجلس از " " " " " "
 ۶۴. مسالک الخفاریہ از " " " " " "
 ۶۵. مقامات الندیۃ از " " " " " "
 ۶۶. الدرج المنیغہ از " " " " " "
 ۶۷. تعظیم و المنۃ از " " " " " "
 ۶۸. نظم الحیقان از " " " " " "
 ۶۹. دلائل النبوت از امام ابو جبر احمد بن الحسین بیہقی علیہ الرحمۃ

- ۹۷ - سیرت حلبیہ از علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ
 ۹۸ - فتاویٰ حدیثیہ از علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
 ۹۹ - شرح قصیدہ ہمزبہ از علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
 ۱۰۰ - مجمع الزوائد از " " " " " " " "
 ۱۰۱ - لسان العارفين از فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ
 ۱۰۲ - عمدۃ المتحققین از علامہ ابراہیم ماکی علیہ الرحمۃ
 ۱۰۳ - الابریز از امام احمد بن مبارک سلجاسی علیہ الرحمۃ
 ۱۰۴ - طبقات الکبراء از امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ
 ۱۰۵ - میزان الکبریٰ از " " " " " " "
 ۱۰۶ - روض الالف از علامہ عبدالرحمن سہیلی علیہ الرحمۃ
 ۱۰۷ - دلائل الخیرات از علامہ عبدالرحمن جزولی علیہ الرحمۃ
 ۱۰۸ - مطالعہ المسرات از علامہ محمد المہدی بن احمد ناسی علیہ الرحمۃ
 ۱۰۹ - سیرت النبویہ از علامہ سید احمد بن فیسی و حنان مکی علیہ الرحمۃ
 ۱۱۰ - موطن امام محمد از امام محمد علیہ الرحمۃ
 ۱۱۱ - قصص الانبیاء از علامہ عبدالواحد علیہ الرحمۃ
 ۱۱۲ - شواہد النبوت از علامہ عبدالرحمن جامی
 ۱۱۳ - کلیات جامی از " " " " " " "
 ۱۱۴ - مکتوبات شریف از شیخ احمد سرسندی علیہ الرحمۃ
 ۱۱۵ - مولد النبوی از امام برزنجی علیہ الرحمۃ
 ۱۱۶ - مفردات از امام راعب اصفہانی علیہ الرحمۃ
 ۱۱۷ - قصیدہ بردہ شریف از علامہ شرف الدین بوسیری علیہ الرحمۃ
 ۱۱۸ - قصیدۃ النعمان از امام نعمان بن ثابت علیہ الرحمۃ
 ۱۱۹ - مثنوی شریف از مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ
 ۱۲۰ - دقائق الاخبار از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
 ۱۲۱ - شجر الاولیاء از امام محمد نور بخش قہستانی علیہ الرحمۃ
 ۱۲۲ - اسعاف الراغبین از شیخ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ
 ۱۲۳ - زلیحی از امام زلیحی علیہ الرحمۃ
 ۱۲۴ - ریاض النفس از امام ابو جعفر احمد علیہ الرحمۃ
 ۱۲۵ - الاستیعاب از امام ابن عبدالبر علیہ الرحمۃ
 ۱۲۶ - شمائل ترمذی از علامہ محمد بن یونس ترمذی علیہ الرحمۃ
 ۱۲۷ - شرح شمائل محمدیہ از علامہ ابراہیم ہجوری علیہ الرحمۃ
 ۱۲۸ - معارج النبوت از علامہ معین الدین اعطاک شافعی علیہ الرحمۃ
 ۱۲۹ - تقریب التہذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
 ۱۳۰ - تہذیب التہذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
 ۱۳۱ - اصحابہ از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
 ۱۳۲ - دیوان حسان از
 ۱۳۳ - تذکرۃ الحفاظ از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد ذہبی
 ۱۳۴ - میزان الاعتدال از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
 ۱۳۵ - قصص الانبیاء از علامہ عبدالواحد علیہ الرحمۃ
 ۱۳۶ - لسان العرب از علامہ ابو الفضل محمد بن محمد بن احمد ذہبی
 ۱۳۷ - نخبۃ اللالی از علامہ محمد بن سلیمان حلبی علیہ الرحمۃ
 ۱۳۸ - تاریخ ابن ہشام از علامہ ابن ہشام المعافری علیہ الرحمۃ
 ۱۳۹ - سیرت ابن ہشام از " " " " " " "
 ۱۴۰ - الملل والنحل از علامہ عبدالکریم شہرستانی علیہ الرحمۃ
 ۱۴۱ - احادیث المسقاۃ از علامہ عبداللہ بن محمد الغماری علیہ الرحمۃ
 ۱۴۲ - تاریخ طبری از علامہ محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
 ۱۴۳ - الانوار مصباح السمرقند از علامہ احمد بن عبدالکبری علیہ الرحمۃ
 ۱۴۴ - بوستان از شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ
 ۱۴۵ - النوارح العطرۃ از علامہ محمد عنبریم علیہ الرحمۃ
 ۱۴۶ - عصیۃ المشہد از علامہ عمر بن احمد خروپتی علیہ الرحمۃ
 ۱۴۷ - شرح بردہ از علامہ محمد بن مصطفیٰ شیخ زادہ علیہ الرحمۃ
 ۱۴۸ - مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۴۹ - جذب القلوب از " " " " " " "
 ۱۵۰ - ما ثبت من السنۃ از " " " " " " "

- ۱۲۴ - ریاض النفس از امام ابو جعفر احمد علیہ الرحمۃ
 ۱۲۵ - الاستیعاب از امام ابن عبدالبر علیہ الرحمۃ
 ۱۲۶ - شمائل ترمذی از علامہ محمد بن یونس ترمذی علیہ الرحمۃ
 ۱۲۷ - شرح شمائل محمدیہ از علامہ ابراہیم ہجوری علیہ الرحمۃ
 ۱۲۸ - معارج النبوت از علامہ معین الدین اعطاک شافعی علیہ الرحمۃ
 ۱۲۹ - تقریب التہذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
 ۱۳۰ - تہذیب التہذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
 ۱۳۱ - اصحابہ از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
 ۱۳۲ - دیوان حسان از
 ۱۳۳ - تذکرۃ الحفاظ از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد ذہبی
 ۱۳۴ - میزان الاعتدال از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
 ۱۳۵ - قصص الانبیاء از علامہ عبدالواحد علیہ الرحمۃ
 ۱۳۶ - لسان العرب از علامہ ابو الفضل محمد بن محمد بن احمد ذہبی
 ۱۳۷ - نخبۃ اللالی از علامہ محمد بن سلیمان حلبی علیہ الرحمۃ
 ۱۳۸ - تاریخ ابن ہشام از علامہ ابن ہشام المعافری علیہ الرحمۃ
 ۱۳۹ - سیرت ابن ہشام از " " " " " " "
 ۱۴۰ - الملل والنحل از علامہ عبدالکریم شہرستانی علیہ الرحمۃ
 ۱۴۱ - احادیث المسقاۃ از علامہ عبداللہ بن محمد الغماری علیہ الرحمۃ
 ۱۴۲ - تاریخ طبری از علامہ محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
 ۱۴۳ - الانوار مصباح السمرقند از علامہ احمد بن عبدالکبری علیہ الرحمۃ
 ۱۴۴ - بوستان از شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ
 ۱۴۵ - النوارح العطرۃ از علامہ محمد عنبریم علیہ الرحمۃ
 ۱۴۶ - عصیۃ المشہد از علامہ عمر بن احمد خروپتی علیہ الرحمۃ
 ۱۴۷ - شرح بردہ از علامہ محمد بن مصطفیٰ شیخ زادہ علیہ الرحمۃ
 ۱۴۸ - مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۴۹ - جذب القلوب از " " " " " " "
 ۱۵۰ - ما ثبت من السنۃ از " " " " " " "

- ۱۴۸- حدیقة نذیه
 ۱۴۹- موارد الحنفیہ
 ۱۸۰- خیر الموائس
 ۱۸۱- فوائد حلبیہ
 ۱۸۲- انسان کامل
 ۱۸۳- التوشل بالنبی از ابو حامد بن مرزوق علیہ الرحمۃ

دیوبندی اور وہابی اکابرین کی کتب

- ۱۸۳- الجواب الصحیح از ابن تیمیہ
 ۱۸۴- اعلام الموقعین از ابن قیم
 ۱۸۶- کتاب الروح از ابن قیم
 ۱۸۷- زاد المعاد از " "
 ۱۸۸- بدائع الفوائد از " "
 ۱۸۹- مجموعۃ الرسائل والمسائل از محمد بن عبدالوہاب نجدی
 ۱۹۰- صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی قسطل
 ۱۹۱- منصب امامت از " "
 ۱۹۲- نفع الطیب از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی
 ۱۹۳- ہدیۃ السائل از " "
 ۱۹۴- خطبۃ القدس از " "
 ۱۹۵- آثار القیامہ از " "
 ۱۹۶- المقالة الفصیحة از " "
 ۱۹۷- اختلاف النبلاء از " "
 ۱۹۸- افاضات الیومیہ از اشرف علی تھانوی
 ۱۹۹- ادراج ثلاثہ از " "
 ۲۰۰- حسن العزیز از " "
 ۲۰۱- قصص الاکابر از " "
 ۲۰۲- نشر الطیب از " "

- ۱۵۱- الفاس ریحیہ از شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۵۲- انتباہ فی سلسل انبیاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۵۳- الطیب النغم از " "
 ۱۵۴- بہجات از " "
 ۱۵۵- قرۃ العینین از " "
 ۱۵۶- تفسیر عزیز زی از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۵۷- بستان المحققین از " "
 ۱۵۸- اسنی المطالب از شیخ محمد بن سیدروس علیہ الرحمۃ
 ۱۵۹- گلزار معرفت از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
 ۱۶۰- مثنوی تحفۃ العشاق از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
 ۱۶۱- نالہ امداد غریب از " "
 ۱۶۲- جہاد اکبر از " "
 ۱۶۳- بال جبریل از علامہ اقبال علیہ الرحمۃ
 ۱۶۴- ارغوان حجاز از " "
 ۱۶۵- اسرار رموز از " "
 ۱۶۶- اقبال نامہ
 ۱۶۷- سیف الملوک از میان محمد جملی علیہ الرحمۃ
 ۱۶۸- التعلیق العجیب از علامہ عبدالحی لکھنوی
 ۱۶۹- الفوائد البہیہ از " "
 ۱۷۰- حجۃ الاسلام از اکبر شاہ نجیب آبادی
 ۱۷۱- رد المحتار از
 ۱۷۲- تنویر القلوب از
 ۱۷۳- ختم النبوة از علامہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۷۴- صلوۃ الصفا از " "
 ۱۷۵- حدائق بخشش از " "
 ۱۷۶- ذوق نعت از علامہ حسن بریلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۷۷- تاریخ الخنیس

۲۰۳. اشرف المواعظ از اشرف علی تھانوی
 ۲۰۴. بہشتی زیور از " " "
 ۲۰۵. شرح الصدور از " " "
 ۲۰۶. التذکیر از " " "
 ۲۰۷. النور از " " "
 ۲۰۸. جمال الاولیاء از " " "
 ۲۰۹. کلید مثنوی از " " "
 ۲۱۰. دعوات عبدیت از " " "
 ۲۱۱. شکر النعمہ از " " "
 ۲۱۲. امداد المشتاق از " " "
 ۲۱۳. الاقتصاد فی التعلیۃ والاجتہاد از اشرف علی تھانوی
 ۲۱۴. قصائد قاسمی از قاسم نانوتوی
 ۲۱۵. تحذیر الناس از " " "
 ۲۱۶. مصیبات الحق از میاں بدرالدین دہلوی
 ۲۱۷. الطالع از قاضی محمد بن علی شوکانی
 ۲۱۸. سیرت النبی از شبلی نعمانی
 ۲۱۹. ترجمان السنۃ از بدر عالم میرٹھی
 ۲۲۰. التوسل از مشتاق احمد دیوبندی
 ۲۲۱. براین قاطعہ از خلیل احمد بیٹھوی
 ۲۲۲. خطبات مداس از سلیمان ندوی
 ۲۲۳. شمیم الحبیب از مفتی الہی بخش کاندھلوی
 ۲۲۴. اکمال شمیم از عبداللہ گنگوہی
 ۲۲۵. دیباچہ شمائل رسول از محمد میاں صدیقی
 ۲۲۶. سیرت المصطفیٰ از ادیس کاندھلوی
 ۲۲۷. عقائد الاسلام از " " "
 ۲۲۸. مقدمہ مقامات حریری از ادیس کاندھلوی
 ۲۲۹. بشارت النبیین از " " "
۲۳۰. آفتاب نبوت از قاری محمد طیب
 ۲۳۱. راہ سنت از سرفراز گلگڑوی
 ۲۳۲. تبریذ النواظر از " " "
 ۲۳۳. تبلیغ الاسلام از " " "
 ۲۳۴. سیرت خاتم الانبیاء از مفتی محمد شفیع کراچی
 ۲۳۵. میلاد نامہ از خواجہ حسن نظامی
 ۲۳۶. معارف مثنوی از محمد اختر دیوبندی
 ۲۳۷. حیات اشرف از غلام محمد
 ۲۳۸. رحمۃ للعالمین از عابد میاں
 ۲۳۹. اسلام از عاشق الہی میرٹھی
 ۲۴۰. تذکرۃ الخلیل از " " "
 ۲۴۱. عقیدہ الاسلام از نور شاہ کاشمیری
 ۲۴۲. امداد السلوک از رشید گنگوہی
 ۲۴۳. بیاض یعقوبی از محمد یعقوب نانوتوی
 ۲۴۴. عقائد الاسلام از مولوی طاہر قاسمی
 ۲۴۵. عطر الوردہ از ذوالفقار علی دیوبندی
 ۲۴۶. المہند از حسین احمد مدنی
 ۲۴۷. شہاب المشاقب از " " "
 ۲۴۸. مجموعہ کمالات حریری از " " "
 ۲۴۹. فضائل رُود شریف از ذکریا سہارنپوری
 ۲۵۰. شمع توحید از شمار اللہ امرتسری
 ۲۵۱. ترک اسلام از " " "
 ۲۵۲. نظام روپڑی از " " "
 ۲۵۳. رحمۃ للعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری
 ۲۵۴. سید البشر از " " "
 ۲۵۵. شرح اسرار الحسنی از " " "
 ۲۵۶. الصلوٰۃ والسلام از " " "

۲۸۱۔ فتاویٰ ستاریہ از عبدالستار دہلوی

ہندوؤں سکھوں مزارائیوں اور عیسائیوں کی کتب

- ۲۸۲۔ جنم ساکھی بالا از
۲۸۳۔ میثاق البنینین از عبدالحق و دیار سخی
۲۸۴۔ عرب کا چاند از سوامی لکشن
۲۸۵۔ رسولِ عربی از پروفیسر جی ایس
۲۸۶۔ اٹھوید از سام
۲۸۷۔ مقدمہ ترجمہ قرآن از پادری

یہودیوں اور عیسائیوں کے موجودہ آسمانی کتب

- ۲۸۸۔ انجیل یوحنا از
۲۸۹۔ انجیل برنابا بس
۲۹۰۔ تورات استنار
۲۹۱۔ زبور
۲۹۲۔ یسعیاہ
۲۹۳۔ سفر پیدائش
۲۹۴۔ ملاکی
۲۹۵۔ مکاشفہ
۲۹۶۔ اگر تھیوں
۲۹۷۔ رسولوں کے اعمال

ہفت روزہ اخبار المحدثت امرتسر

- ۲۹۸۔ المحدثت امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء
۲۹۹۔ " " ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء
۳۰۰۔ " " ۲۱ اپریل ۱۹۳۷ء

۲۵۷۔ الجمال و الجمال از قاضی سلیمان منصور پوری

۲۵۸۔ سیرت ثنائی از عبدالمجید سوہدروی

۲۵۹۔ خطبات سلمان از " "

۲۶۰۔ تاریخ التقلید از اشرف سمنڈھو بلوکی

۲۶۱۔ ہندوستان میں المحدثت کی خدمات از

الوجہی امام خاں نوشہروی

۲۶۲۔ تراجم المحدثت ہند از " " " " " "

۲۶۳۔ نقوش ابوالوفار از " " " " " "

۲۶۴۔ حیاتِ انبی از اسماعیل سلفی گوجرانوالہ

۲۶۵۔ فضائلِ مصطفیٰ از نوحین گرجا بھٹی

۲۶۶۔ حلیہ مصطفیٰ از علی محمد صمصام

۲۶۷۔ تعلیماتِ مجددیہ از ملک حسن علی جامعی

۲۶۸۔ حیاتِ وحید الزماں از عبدالمحلیم شتر

۲۶۹۔ مسدسِ عالی از الطاف حسین حالی

۲۷۰۔ تاریخ المحدثت از ابراہیم میر سیالکوٹی

۲۷۱۔ سر اجا منیر از " " " " " "

۲۷۲۔ احیاء المیت از " " " " " "

۲۷۳۔ واضح البیان از " " " " " "

۲۷۴۔ علمائے اسلام از " " " " " "

۲۷۵۔ بشاراتِ محمدیہ از " " " " " "

وہابیوں و یونہیوں کی کتب فتاویٰ

۲۷۶۔ فتاویٰ اشرفیہ از اشرف علی تھانوی

۲۷۷۔ فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی

۲۷۸۔ فتاویٰ نذیریہ از نذیر حسین دہلوی

۲۷۹۔ فتاویٰ ثنائیہ از ثناء اللہ امرتسری

۲۸۰۔ فتاویٰ المحدثت از عبداللہ روپڑی

۳۲۸	-	الجمدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۲۲ء
۳۲۹	-	یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء
۳۳۰	-	۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء
۳۳۱	-	۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء
۳۳۲	-	۳۰ جولائی ۱۹۲۲ء
۳۳۳	-	۱۴ مئی ۱۹۲۲ء
۳۳۴	-	۱۳ مارچ ۱۹۳۱ء
۳۳۵	-	۲۱ جون ۱۹۱۲ء
۳۳۶	-	۷ جون ۱۹۲۰ء
۳۳۷	-	۲۱ جون ۱۹۲۰ء
۳۳۸	-	۲۴ ستمبر ۱۹۲۱ء
۳۳۹	-	۶ جون ۱۹۲۱ء
۳۴۰	-	۲۹ جنوری ۱۹۲۳ء
۳۴۱	-	۳۰ جون ۱۹۲۳ء
۳۴۲	-	۵ فروری ۱۹۰۹ء
۳۴۳	-	۲۹ اپریل ۱۹۲۸ء
۳۴۴	-	۴ مئی ۱۹۳۸ء
۳۴۵	-	۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

اخبار الاعضام

۳۴۶	-	الاعضام ۳ فروری ۱۹۵۶ء
۳۴۷	-	۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء
۳۴۸	-	۱۵ جون ۱۹۴۲ء
۳۴۹	-	۹ مارچ ۱۹۵۶ء
۳۵۰	-	۲ جنوری ۱۹۵۹ء
۳۵۱	-	۴ دسمبر ۱۹۵۷ء
۳۵۲	-	۲۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

۳۱	-	الجمدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء
۳۲	-	۷ اگست ۱۹۰۸ء
۳۳	-	۴ فروری ۱۹۱۴ء
۳۴	-	۱۷ جنوری ۱۹۲۱ء
۳۵	-	۴ اکتوبر ۱۹۲۰ء
۳۶	-	۱۲ جون ۱۹۱۲ء
۳۷	-	یکم جنوری ۱۹۱۵ء
۳۸	-	۲۵ فروری ۱۹۲۲ء
۳۹	-	۳۰ مئی ۱۹۲۱ء
۴۰	-	۱۲ فروری ۱۹۱۵ء
۴۱	-	۵ نومبر ۱۹۲۳ء
۴۲	-	یکم اگست ۱۹۲۱ء
۴۳	-	۱۹۳۱ء
۴۴	-	نومبر ۱۹۲۳ء
۴۵	-	۳۱ مئی ۱۹۱۲ء
۴۶	-	۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء
۴۷	-	۲۴ جون ۱۹۳۶ء
۴۸	-	۱۴ اگست ۱۹۳۶ء
۴۹	-	۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء
۵۰	-	۱۲ جون ۱۹۱۲ء
۵۱	-	۲۹ جون ۱۹۲۰ء
۵۲	-	۳۰ جولائی ۱۹۲۳ء
۵۳	-	۲۷ اگست ۱۹۰۹ء
۵۴	-	۲۲ جولائی ۱۹۱۲ء
۵۵	-	۵ نومبر ۱۹۳۷ء
۵۶	-	۲۸ جون ۱۹۱۲ء
۵۷	-	۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

اخبار محمدی دہلی

- ۲۶۷ - اخبار محمدی دہلی از ۱۵ مئی ۱۹۴۲ء
 ۲۶۸ - " " " " " " ۱۵ جولائی ۱۹۴۲ء
 ۲۶۹ - " " " " " " ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء
 ۲۷۰ - " " " " " " یکم ستمبر ۱۹۴۸ء
 ۲۷۱ - " " " " " " یکم مئی ۱۹۴۲ء
 ۲۷۲ - " " " " " " ۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء
 ۲۷۳ - " " " " " " یکم جنوری ۱۹۴۲ء

دیگر مابیناے اور بہت روزہ رسائل

- ۳۸۴ - خدام الدین لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء
 ۳۸۵ - ترجمان الحدیث لاہور فروری ۱۹۴۱ء
 ۳۸۶ - تنظیم الحدیث روپہ ۲۹ فروری ۱۹۳۵ء
 ۳۸۷ - سوادِ اعظم مراد آباد ربع الآخر ۱۳۳۸ھ
 ۳۸۸ - الاسلام دہلی فروری ۱۹۵۸ء
 ۳۸۹ - تنظیم الحدیث لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء
 ۳۹۰ - الحدیث دہلی یکم ستمبر ۱۹۵۲ء
 ۳۹۱ - الحدیث دہلی یکم جنوری ۱۹۵۵ء

- ۲۵۲ - الاعتصام ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء
 ۲۵۳ - " " " " " " ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء
 ۲۵۵ - " " " " " " ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء
 ۲۵۶ - " " " " " " ۱۵ فروری ۱۹۵۴ء
 ۲۵۷ - " " " " " " ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء
 ۲۵۸ - " " " " " " ۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء
 ۲۵۹ - " " " " " " یکم جولائی ۱۹۴۰ء
 ۲۶۰ - " " " " " " ۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء
 ۲۶۱ - " " " " " " ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء
 ۲۶۲ - " " " " " " یکم مارچ ۱۹۵۷ء
 ۲۶۳ - " " " " " " ۷ دسمبر ۱۹۵۶ء
 ۲۶۴ - " " " " " " ۲۲ جون ۱۹۵۶ء
 ۲۶۵ - " " " " " " ۱۹ اپریل ۱۹۴۳ء
 ۲۶۶ - " " " " " " ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء
 ۲۶۷ - " " " " " " ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء
 ۲۶۸ - " " " " " " ۳ جون ۱۹۵۵ء
 ۲۶۹ - " " " " " " ۱۹ مارچ ۱۹۵۹ء
 ۲۷۰ - " " " " " " ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء
 ۲۷۱ - " " " " " " ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء
 ۲۷۲ - " " " " " " ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء
 ۲۷۳ - " " " " " " ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء
 ۲۷۴ - " " " " " " جون ۱۹۵۹ء

الارشاد جدید کراچی

- ۲۷۵ - الارشاد جدید ۱۴ مئی ۱۹۵۷ء
 ۲۷۶ - " " " " " " یکم مئی ۱۹۵۶ء

دعوتِ غور و فکر

موجودہ دور میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حق کو دانستہ طور پر قبول نہ کرنا اور باطل کی بلاوجہ حمایت کرنا ہے جو کہ آن سزور پر کئی ہٹ دھرمی، عناد اور بغض کی صورت میں ہے۔ انسان کو یہ اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیے کہ اس نے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ عقائد اور اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ پھر اس کی جزا اور سزا جھگٹنا ہوگی۔ اس لیے اس تباہ کن روش کو چھوڑ کر عدل و انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر مسئلہ کے پہلو پر غور و غور و غور کرے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ہٹ دھرمی، بغض، عناد اور بات بات پر بدعت، شرک اور کفر کے فتوے لگانے والے حضرات کا مبلغِ علم کتنا ہے۔ کیا وہ عالم کہلانے، مسجدوں اور منبروں پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت اور تقریر کرنے کے حقدار بھی ہیں یا کہ نہیں؟

آپ کے ہاتھ میں جو کتاب **الانوار المحمدیہ فی التیسیرۃ المصطفویہ** ہے۔ اس کی ترتیب و تالیف کے وقت فقیر نے اس امر کو خصوصی طور پر مد نظر رکھا ہے کہ حضور پر نور ﷺ کے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق جو پہلو بھی بیان کیا جائے تو بیان کرتے وقت تمام مذاہب کے ان کے اپنے مسئلہ اکابرین یا جن محدثین، مفتیین اور مؤرخین کی کتب کے حوالہ جات اپنی کتب میں انہوں نے درج کیے ہیں یا ان کے نزدیک جو جو مفتیین، محدثین اور مؤرخین مستند ہیں کی کتب کے حوالہ جات درج کیے جائیں۔

بہذا عدل و انصاف کا دامن ہاتھ میں لے کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے پر حقانیت واضح ہو جائے گی۔ اور وہ ایسے نتیجے پر یقیناً پہنچ جائے گا۔ کہ یہ جو اختلافات ہیں صرف اور صرف ان حضرات کے ہی پیدا کردہ ہیں جو علم سے کورے ہیں جن کو قرآن پاک، کتب احوال و کتب سلف صالحین کا مطالعہ نہیں۔ نہ ہی اس پر عبور ہے۔ اور نہ ہی ان کی سمجھ ہے بلکہ ان کو تو اپنے مسلک

ہی کے اکابرین کی کتب کا بھی مطالعہ نہیں۔ اگر مطالعہ کیا ہوتا یا اوراق گردانی کی ہوتی تو کبھی اختلاف نہ رکھتے بلکہ اتفاق اور اتحاد سے اسلام کی تبلیغ و تشہیر کرتے۔

اس لیے فقیر نے اس کتاب کی ترتیب اور تالیف کے وقت کافی کتب کا مطالعہ کیا۔ اوراق گردانی کی اور کتب کی اصل عبارات اور صفحات درج کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ جات کی کتابوں کے ناموں کی آپ کو کئی کئی مسطور نظر آئیں گی۔

بعض عناد، ہٹ دھرمی اور باطل پرستی کو تار تار کرنے کی خاطر اس کتاب کے حاشیہ پر فقیر نے نہ ماننے والوں کے مسئلہ اکابرین اور دیگر متفقہ اکابرین کی شخصیت کے متعلق ان کی مستند کتب کے حوالہ جات مع صفحات درج کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اجل جلالہ اپنے پیارے محبوب سرور کائنات، مغز موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، سرکار دو عالم، شہنشاہ عرب و عجم، نور مجسم، شفیع معظم، رسول مكرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صدقہ حق بیان کرنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الداعی

فقیر ابو الہمام محمد ضیاء اللہ قادری عفرہ

خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازاریا کٹ

انعام | اس کتاب میں درج کردہ حوالہ جات میں سے حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ بک ضد روپیہ انعام دیا جائے گا جو کہ کو غلط کہنے کی جسارت کرنے والا اگر غلط ہونا ثابت نہ کر سکے تو اسے کو دو ضد روپیہ فی حوالہ ادا کرنا پڑے گا

فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرہ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

مقصود آلیف

زیر نظر کتاب اُس مبارک ذات کی سیرت پر لکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ہیں۔ جو سرور کائنات اور مفضل موجودات میں بلکہ کون و مکان کا وجود انہیں کی ذات والا صفات سے ہی معرض وجود میں آیا۔ اور اس کائنات کی بستی ان ہی کے دم قدم سے قائم ہے۔ کوئی انسان اس شخصیت کے تمام پہلو تو کجا صرف ایک ہی پہلو عظمت اور برکات کا محض نہ بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی احاطہ تحریر میں لاسکتا ہے وہ ذات کس قدر عظیم ہے کہ جس کے صرف ایک وصف کریم کا تذکرہ قرآن کریم میں رب کریم نے اِنَّكَ لَعَلَّ اَخْلَقْتَ عَظِيْمًا بَيَان فرمایا ہے۔ وہ وجود باوجود کس قدر مبارک ہے جس کو حقیقی معبود نے اپنی دلیل قرار دیتے ہوئے قرآن مجید میں يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَدْرُجَاكُمْ بُرْهَانَ مِنْ رَبِّكُمْ کا اعلان فرمایا۔ اُس کی شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کی رضا قادر مطلق چاہتا ہے اور اعلان فرماتا ہے وَ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ . جس کے ذکر خیر کی رفعت و عظمت کا بیان کرنا محال ہے جس سے خداوند قدوس کا یہ وعدہ ہو۔ اِذَا ذُكِرْتُ لِذِكْرِكَ مَعِيَ اُس کی شوکت کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کے لیے رب دو جہاں جملہ انبیاء کرام علیہم السلام سے یوم میثاق کو لَتَوَعْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهُ کا عہد لے اور اس عہد پر خود اپنی گواہی کا بھی اعلان فرمائے۔ جس کی محبوبیت کا عالم تو یہ ہو کہ رب انس و جان هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى فَمَا كَرِهَ الْاِنۡفٰعَارِفُ كُوْنَهٗ . اس کے جود و سخا کا شمار کون کر سکتا ہے کہ انبیاء کرام اور مسلمان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو بھی ملا اُسی کے صدقہ میں بلا اُس سے نسبت رکھنے کی برکات کا تصور کون کر سکتا ہے جس کے اُمتی ہونے کی خواہش مسلمان اور انبیاء علیہم السلام نے کی ہو۔ اس کے فیوض و برکات کا کون حساب کر سکتا ہے جس کے نام مبارک کا وسیلہ لینے سے سیدنا آدم علیہ السلام کی مغز شمعان ہوئی ہو، اُس کی نورانیت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس کے نور سے کائنات کے ذرے ذرے کو وجود

حاصل ہو جس کے مقام قرب کو سوچنے اور سمجھنے کے لیے عقل و فکر بالکل عاجز ہیں اور ایسا قرب مرسلین انبیاء اور ملائکہ میں سے کسی کو بھی حاصل نہ ہوا اور نہ ہی ہو سکا۔ اس قرب کا بیان خود خالق کون و مکان جل جلالہ نے سورۃ النجم میں دینی افتدائی فکان قاب قوسین اذ ذی مبارک الفاظ میں فرمایا ہے جس کی حکومت اور تصرف زمین و آسمان میں مسلمہ ہے جس کی آمد آمد کی بشارتیں رسولوں اور نبیوں نے دی ہیں جس کے مرتبہ بلندی اور برتری کی سند و لآخرۃ خیر لکم من الاولیٰ آیت کریمہ ہو اس کی بزرگی کا کیا کہنا کہ سید الملائکہ جس کے سامنے زائونے ادب تہ کرے اس کی شان ارفع اعلیٰ ہونے میں کون شک کر سکتا ہے جس کے رب ہونے پر اللہ تعالیٰ کو بھی فخر ہو۔ اس کی سیرت کا کائنات بھر میں کما حقہ بیان کرنے کا کس کو دعویٰ ہو سکتا ہے۔ جس کے بارے میں خالق کائنات کی یہ گواہی ہو۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ۔ اس کی سیرت مطہرہ پر چلنا دین و دنیا کی خیرات اور بھلائیوں جمع کرنا ہے جس کے متعلق ارشادِ ربانی یہ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ان سب عقائد کا اعتراف کرتے ہوئے اور ایمان لاتے ہوئے مفسرین، محدثین، مورخین اور اہل سیر نے اس رب کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن کل عبوب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ بکس پناہ میں اپنے عشق و محبت و اُلفت کا اظہار ان کے امن رحمت سے وابستگی کو ذریعہ نجات ان کے ذکر اقدس کو قلوب کی ضیاء اور روشنی کا عقیدہ، زندگی کا ستارہ، عذاب بچنے کا وسیلہ، میدانِ محشر کی پیش گرمی اور پاپس سے محفوظ رہنے کا سبب، پل صراط سے سلامتی سے گزرنے کی اہل رُحمت کی قیامت کے روز آپ کے جھنڈے کے نیچے جگہ مل جانے اور بارگاہِ رب جبار و قہار میں سرخرو ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہوئے سیرت کے موضوع پر کتب کے نذرانے اور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔

فقیر تو علم کے میدان میں بھی ہیچ اور عمل کے میدان میں تو اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر گنہگار ہے۔ حقیقت پر مبنی اس اعتراف کے باوجود بارگاہِ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام میں یہ ہر یہ حقیر بغایت سیدی، سنڈی، مرشدی، مربی، مخدومی، محشئی، منبع رشد و ہدایت، مخزنِ علم و حکمت، پیرِ طریقت، صاحبزادہ محمد شفیع صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ سید سجادہ نشین

استاد عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات پیش کر رہا ہے کہ میرا صرف اور صرف انحصار اور مدار
اسی پر ہے کہ

بد سہی چور سہی عبسرم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریماتیرا
اور یہ سیرت کا نذرانہ اُس کریم روف اور رحیم رسول امین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں
پیش کر رہا ہوں جس کی رحمت کا سمندر بے کنار ہے۔ اُس میں میں کیا مجھ جیسے کروڑوں بلکہ بے شمار
اور لاتعداد گنہگار بھی ہوں تو اُن کے صرف ایک ہی اشارہ سے ہلکنار اور مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں
میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی! مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا
یہ مدعا اور عقیدہ صرف فقیر کا ہی نہیں اور نہ ہی اس کو شرک قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مدرسہ
دیوبند کے بانی مولوی قاسم صاحب نانوتوی بھی اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنے مریدین اور
معتقدین کو بھی یہی درس اور تعلیم دیتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ
میں عرض گزار ہیں۔

مدد کر اے کریم احمدی کہ نہیں تیرے سوا مجھ قاسم بکس کا کوئی حامی و کار!
دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی بھی بارگاہ مصطفوی میں فریاد لفظِ ندا سے اس
طرح کرتے ہیں۔

يَا مُتَفِيحَ الْعِبَادِ حَذْبِي
دستگیری کیجئے میرے نبی
لَيْسَ لِي مَلْجَأٌ سِوَاكَ اَعْتِ
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
عَتْنِي الذَّهْرُ يَا بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف
لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ
نہ کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس
يَا رَسُولَ الْإِلَهِ يَا بَعْكَ لِي
اَنْتَ فِي الْاِحْطِرَارِ مُعْتَمِدِي
کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
مَسْنِي الضَّرِّ سَيِّدِي سَنَدِي
فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی!
كُنْ مَعِيثًا فَاَنْتَ لِي مَدَدِي
اے میرے مولانا خبر لیجئے میری
بِيَدِ حُبِّيكَ فَهُوَ لِي عَتَدِي
ہے مگر دل میں محبت آپ کی
مِنْ غَمَامِ الْغُومِ مُلْتَحِدِي

میں ہوں بس اور آپ کا در-یا رسول اللہ ابرعم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی !!

(نشر الطیب ص ۱۶۴ مطبوعہ دیوبند)

مولوی اشرف علی تھانوی مسلک حق اہلسنت وجماعت کے اس عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے عارف

رومی مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ کا شعر لکھتے ہیں

اے لقائے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

(ماہنامہ الحاوی ص ۲۵ ماہ رمضان ۱۳۳۸ھ - ہیوۃ المسلمین ص ۶۹ النخب ص ۲۷)

مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ دیوبندی حضرات

کے اکابرین میں سے ہیں کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مچی بھی بارگاہ نبوی میں استغاثہ اس انداز میں پیش کرتے ہیں۔

جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں بے طرح گردابِ عمم میں ناخدا ہو کر مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیاں ہو تم و سیدہ بیسیاں ہو تم تمہیں چھوڑا اب کہاں جاؤں تباؤ یا رسول اللہ

(گلزارِ معرفت ص ۱۶ مطبوعہ دیوبند)

محسن کا کوئی بھی اس طرح استغاثہ کرتے ہیں۔

عائش کی المحب ہے فانی الرسول ہوں اے سحر فیض لے خبر اپنے احباب کی!

(سیرت الرسول ص ۷)

فقیر کے اسی مدعا اور عقیدہ کی تائید غیر مقلدین و ہابی حضرات کے قاضی سلیمان منصور پوری کی عبارت

سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ یہ القاب انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ ذاتی کی سرحد

دے کر لکھے ہیں۔

غریبوں کا محبت، مسکین کا سامتی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، علموں کا محسن، یتیموں

کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، درد مندوں کی دوا، چارہ گروں کا درہمند۔

(سید البشر ص ۶ ج ۲)

مولوی الطاف حسین صاحب حالی بھی بارگاہ بکس پناہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التناہ میں فریاد

کُناں ہیں۔

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے اُمتِ پُتری آن کے عجب وقت بڑا ہے
(مسدس عالی ص)

سُردارِ الوہابیہ مولوی شہار امد امرتسری نے بھی رحمتِ کائنات، شافعِ روزِ جزا، مالکِ ہر دوسرا
محمد مصطفیٰ علیہ التھیہ و التنا کی نعت شریفہ کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے، نمایاں سُرخی سے درج
کی ہے۔ جس میں مسلکِ حقِ اہلسنت و جماعت کے اس عقیدہ اور نظریہ کی تائید ان اشعار سے ہو رہی ہے۔
کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے منجد ہمار میں ہے بیڑا خیر الانام اپنا
اے ناخداے اُمت اب آنکر ترادو عالم سے ورنہ شاہا مٹتا ہے نام اپنا
(ابحدیث امرتسر ص ۷ جولائی ۱۹۱۶ء)

فخر الوہابیہ مولوی نور حسین صاحب گرجا کھی کار لڑکار اسخ عرفانی بھی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ
التھیہ و التنا کو چارہ ساز جانتے اور سمجھتے ہوئے عرض گزار ہے کہ
میں بھی ہوں اُن کی چشمِ شفاعت کا منظر اے چارہ ساز میں بھی ہوں بیمارِ مُصطفیٰ
(الاعصام لاہور ص ۱۹۵۷ء)

حضورِ قطبِ الاقطاب، فردِ الافراد، غوثِ الاعلیات، سیدِ الاسیاد، شیخِ الملکِ والجن
والانس علی الاطلاق بالاتفاق غوثِ الاعظم، غوثِ العالمین، شہنشاہِ بغداد، سیدنا شیخ
محمی الدین ابو محمد عبد القادر الجیلانی الحسینی الحسینی البھغری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنہما کے سید
سے اللہ کریم جل جلالہ اور رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم قبول اور منظور فرمائیں ذریعہ نجات بنائیں
اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازیں۔ آمین ثم آمین۔

طالبِ شفاعت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم
فقیرِ ابو الحامد محمد ضیاء اللہ الفتوری غفرلہ
خطیبِ مرکزی جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ۔

حرفِ آغاز

اہلِ دُنیا گتھیاں دُنیا کی سُبھاتے رہیں اپنا تو بس کام ہے مدح و ثنا سے مصطفیٰ علیہ السلام و آلہ
 حمد بے حد ہے اس خالقِ یکتا کی جس نے دُوبتی انسانیت کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کے لیے
 آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لال کو ناخدا بنا کر بھیجا اور رحمۃ اللعالمین و خاتم النبیین
 جیسے مناصبِ جلیلہ پر فائز کر کے کائنات کی صلاح و فلاح اہنی کے اتباع پر موقوف کر دی۔ درود و سلام
 اُس سیدِ ابرار پر جس نے بھولے بھگوں کو جادۂ اسلام پر ڈال کر ربِّ العالمین کے دربار تک پہنچایا۔ حقیقت
 یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو جانے اور خلق کے لیے سب سے بڑی نعمت
 یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے، یہ مسئلہ سیدِ کل ختمِ الرسل حضورِ سرورِ دو عالم مصطفیٰ علیہ السلام و آلہ
 حل فرمایا اور یہ نعمت انسان کو شہنشاہِ ارض و سما، تاجدارِ لولاک لما حضورِ احمد مجتبیٰ علیہ السلام و آلہ کے
 طفیل ملی۔ گویا شیخِ عطار کے بقول یہ بھی جائز ہے۔

حمد بے حد مر خدا تے پاک را آں کہ ایماں داد مشنتِ خاک را
 اور بقولِ اقبال یوں بھی ٹھیک ہے۔
 حمد بے حد مر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم آں کہ ایماں داد مشنتِ خاک را
 بات ایک ہی ہے، انداز میں فرق ہے، پہلے شعر میں حقیقت کا رنگ ہے اور دوسرے
 میں مجاز کا۔ وہاں بذاتہ یہاں بفضلہ۔

دوسرے الفاظ میں انسانیت کی توجیہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب پہلے وجود
 خدا (Existence of God) کا اقرار کیا جاتے اور معرفانِ خدا حاصل ہو جائے۔
 وجودِ خدا کے منکروں نے خانہ پُری کے لیے اندھے مادے کو خدا ٹھہرا لیا اور شکم کی تاریک گتھوں
 میں آوارہ ہو کر جادہ و منزل سے بے خبر ہو گئے۔ دوسروں نے خدا کا وجود تو تسلیم کر لیا۔ مگر خدا کو
 پہچاننے میں ٹھوکر کھائی۔ مظاہرِ قدرت سے لے کر سنگ و آتش تک کو خدا بنا لیا اور اشرف المخلوقات
 ہو کر ہر قسم کی مخلوق کو اپنا مسبود گردان لیا۔ آخر فاران کی چوٹیوں سے رسالت کا آفتاب عالمات

اُبھر جس سے کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے۔ اور انسان کے فکر و نظر کو توجیہ ایمان کے اُجالوں سے منور فرمایا گیا۔ ہاں حبیبِ اکرم نورِ مجسم رسولِ محترم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جلوہ فرمائے گئے تھے کہ کائنات کا سب سے دقیق مسئلہ حل فرما دیا۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ و ردوں سے کھل نہ سکا!

وہ رازِ اکِ کلیِ وائے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں!

کائنات کے محسنِ اعظم نے انسان کو ایمان دے کر نظامِ حیات بخشا اور ضابطہٴ اخلاق دے

کر اے انسانیت کے محسن سے آراستہ فرما دیا۔

ہوں لاکھ سلام اُس آقا پر بُت لاکھوں جس نے توڑ دیئے

دُنیا کو دیا پیغامِ سکون، طوفانوں کے رُخ موڑ دیئے

اُس رحمتِ عالم نے حساں کیا کیا نہ دیا انسانوں کو!!

دستور دیا، منشور دیا کچھ راہیں دیں کچھ موڑ دیئے

میرے آقا و مولا میرے ہی نہیں کائنات کے آقا و مولا، دارین کے ملجا و ماویٰ، عرش و

فرش کے شہریار، ارض و سما کے تاجدار، حضورِ احمدِ مختار علیہ التَّحیۃ و التَّنَار نے انسان کو اس کا اپنا بھی

عرفان بخشا اور خدا کا بھی۔ اُسے خالقِ کائنات کا بندہ بنا کر کائنات کا حاکم بنا دیا۔

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خودِ سگاہی کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

اب انسان مرکزِ عالم بن گیا۔ گردشِ لیل و نہار کا محور بھٹھرا، حاصلِ کشتِ حیات ہوا۔ اس

نے مہر و ماہ پر کمندیں ڈالیں۔ مشرق و مغرب کے فاصلوں کو سمیٹا اور اپنوں بیگانوں کو وحدتِ نسلِ انسانی

کا درس دیا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کم از کم تہذیب و سائنس کی چپکا چوند تو مغرب سے شروع ہوئی، نہیں

بلکہ عرب سے شروع ہوئی اور اکنافِ عالم میں اس کی شعاعیں پہنچیں۔ اوہام کی زنجیریں ٹوٹیں اور افکار

کی ظلمتیں دُور ہوئیں۔

انسان کو کمالات اس دربارِ دُور بار سے ملے اور اب بھی انسان کمالات کے حصول میں اسی

سرکار کا محتاج ہے۔ تہذیب و تمدن فلسفہ و منطق سائنس کی ترقی، انسان کے لیے سب سے بڑا کمال

نہیں بلکہ اس کی انسانیت اس کا عظیم ترین کمال ہے۔ سمندوں کی تہ میں غوطہ زنی، فضا کی وسعتوں

میں جست، زمین کے سینے میں اترنا، پہاڑوں کی چوٹیوں کی سیر سے اُس کی انسانیت کا کوئی تعلق نہیں
پھلیاں سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں، پرندے ہوا میں اڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لال ہاں چاند پر چڑھنا
کمال نہیں۔ چاند کو مسخ کرنا کمال ہے (ذریعہ تصرف لانا)

افسوس صد افسوس دورِ حاضر کے انسان نے سائنس کے ارتقار کو ہی اپنا ارتقا خیال کیا اور چند
اشیاء کے فوائد و مصارف کے سمجھنے کو ہی معراجِ علم سمجھ لیا حالانکہ اسلام کے نور سے پھیلنے والی شعاعوں
کا یہ صرف ایک ہی پہلو تھا۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا! درنہ گلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے
نتیجہ یہ نکلا کہ

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی مشب تار یک سحر کرنے سکا!
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا اپنے افکار کی دنیا میں سفر کرنے سکا!
یہ دور سائنس کا دور ہے۔ اس میں لوہے بجلی بھاپ وغیرہ کے خواص تو معلوم ہیں مگر انسانیت
کے خواص اوجھل ہیں، فاصلے سمٹ رہے ہیں انسان بہم کٹ رہے ہیں۔ تہذیب کی روشنی بڑھ رہی
ہے دل تاریک ہو رہے ہیں۔ خود غرضی، افراتفری، انتشار و اختلال یہ اس دور کے خاص تحفے ہیں۔
آدمیت چم زہی ہے۔ اخلاص لٹ رہا ہے شرافت ماتم کناں ہے، اخلاقی اقدار دم توڑ رہی ہیں،
مروت نالہ زن ہے انسانیت سسک رہی ہے اور تہذیبِ حاضر کے پاس اس کے دکھوں کا قطعاً
کوئی مداوا نہیں اس سسکتی انسانیت کو صرف اور صرف رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آستانہ ہی بچا
سکتا ہے اور اس کا علاج ہے تو صرف انہی کا دیا ہوا نسخہ کیمیا ہے۔

آں کتابِ زندہ تارا حکیم حکمت اولیٰ زوال است و قدیم
نوعِ انساں را پیامِ آخریں! حایل اور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
گویا کائنات کو اب بھی ہمیشہ کی طرح قرآن کے دستور اور صاحبِ قرآن کے نور کی ضرورت
ہے۔ قد جبار کم من اللہ نور و کتابِ مبین کے ابدی پیغام میں اسی طرف اشارہ ہے۔
امتِ مسلمہ کا جو خیر الائم ہے اور جسے اقوامِ عالم کی امامت کا منصب دیا گیا ہے۔ فرض
اولین ہے وہ دوسروں تک سیرتِ مصطفیٰ کے انوار بھی پہنچائے اور قرآنِ حکیم کی تبلیغ بھی کرے۔

اس مقصد کے تحت ہر دور میں کام ہوا۔ مفسرین، مورخین، اہل حال و حال نے اپنے اپنے رنگ میں بارگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قلم کا خراج عقیدت پیش کیا اور وقت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسلام کی اشاعت فرمائی۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ دورِ حاضر کے ایک عظیم مصنف و محقق یعنی حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ نے اسے تحریر فرمایا ہے۔ قادری صاحب چوتھویں صدی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ صدی الحادی فتنوں اور گستاخانہ رجحانات کے اعتبار سے پہلے ادوار سے مختلف ہے۔ خارجی اور داخلی دشمنوں نے اسلام کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اسلامی کے معاشی و سیاسی نظریات پر اعتراضات وارد کر کے طرح طرح کے شکوک و شبہات پھیلانے جا رہے ہیں اور نوجوان نسل کے ذہنوں کو مسموم اور ان کی فکر کو مفلوج کیا جا رہا ہے۔ اس بیرونی حملے کا کامیاب جواب اسی صورت میں ممکن تھا کہ داخلی طور پر ملت کی شیرازہ بندی ہو۔ مگر ایسا بھی نہ ہو سکا۔ فرقہ بندی شجرِ اسلام کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ حیرت ہے جن مسائل پر آج تک کبھی اختلاف نہ ہو یا لوگوں کی جدت پسندی نے انہیں بھی معاف نہ کیا۔ زیادہ افسوس اس کا ہے کہ اکثر اختلافات نشانِ سالکاب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت سے متعلق ہیں۔ مسئلہ نور، علم غیب، حاضر و ناظر، ندائے یار رسول اللہ یہ وہ مسائل ہیں جن پر کبھی دور آئیں نہیں ہوئیں۔ اور اب اسلام کی داخلی فضا میں انہی مسائل پر جنگ و جدل، بحث و مناظرہ کے بازار گرم ہیں۔ سوچئے یہ کس قدر کربناک منظر ہے جب خود امتی ہی اپنے نبی کو عام مبشر سے کچھ بھی زیادہ نہ ماننے پر مضر ہوں۔ اس کے خداداد علوم و افروزہ و کثیرہ پر معترض ہوں وغیرہ وغیرہ۔

مولانا قادری وقت کے ان تقاضوں سے بے خبر نہیں۔ وہ خارجی اور داخلی محاذوں پر

معرکہ آزمائی کے آداب کو صحیحی طرح سے واقف ہیں۔ مرزا سیہ طاہرہ، نجدیہ، وہابیہ اور

روافض و خوارج سب ان کی مناظرانہ صلاحیتوں کا لوہا مانتے ہیں۔ مگر یہ کتاب بنیادی طور پر سیرت کی کتاب ہے۔ مولانا اس میں صرف اثباتی رنگ میں حضور سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ حیاتِ مقدسہ کے ہر پہلو پر مقدور بھرپور روشنی ڈالیں گے اور حسبِ ضرورت اختلافی موضوعات پر مثبت انداز میں دلائل و شواہد کے انبار لگاتے

چلے جائیں گے۔ پروگرام یہ ہے کہ علم کی ہر نوع سے فائدہ اٹھایا جائے اور جدید و قدیم نیز مشرقی و غربی فکر و نظر سے ایک گلدستہ نعتِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کیا جائے۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اصل کتاب کا صرف پہلا حصہ ہے۔ مولانا غلام نے اس میں فقط تین موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔

۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اول الخلق ہونا۔

۲۔ حضورِ پر نور کا نور ہونا۔

۳۔ بشارات

امید یہ ہے ان مسائل پر ان سے زیادہ حوالجات اُردو زبان پر کہیں بھی یکجا نہیں ملتیں مولانا اس دور میں اس فن (کثرتِ حوالجات) کے امام ہیں۔ اصاعروا کا بران کی تحقیقات پر حیرت زدہ ہیں اور منکرین دم بخود۔ یہ وہ وصف ہے جو ان کی ہر کتاب سے آشکار ہے بالخصوص سیرتِ غوث الثقلین تو پاکستان کے عوام و خواص سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہے۔ اس کتاب کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین سیدی و مرشدی قبلہ عالم حضور پیر سید علی حسین شاہ صاحب امت برکاتہم العالمین اور امام سیاست پیکرِ علم و عمل علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ نے تقریب کے رنگ میں مہر تصدیق مثبت فرمادی ہے۔ مولانا نے اس کتاب سے فاسخ ہو کر زیرِ نظر کتاب کی تیاریاں شروع کر دیں یا یوں سمجھو غوثِ الوری رضی اللہ عنہ کے کوچہ سے ہو کر خیر الوری علیہ التحیۃ و النثار کے آستانے پر پہنچے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنے (قادری) فقیر کو سید الثقلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا دروازہ دکھا دیا ہے۔ یہ بھی تو حضور غوثِ اعظم ہی کی عنایت ہے کہ مولانا کی زبان میں حد درجہ سلاست و اثر ہے بمصدقِ عہد دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

ان کا لباس سادہ، خوراک سادہ اور اسی طرح ان کی زبان بھی سادہ ہے۔ سادگی کو بھی اگر ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے تو ان کے ایمان کی کیفیت ظاہر و باہر ہے۔ مگر یہ سادگی پر کاری سے بھی آراستہ ہے۔ ان کے افکار میں باطل سوز بجلیاں چمکتی ہیں۔ ان کے دلائل کی قوت الوہد شکن معلوم ہوتی ہے۔ ان کا سوز و درد اور نفسِ گرم گستاخانِ رسالت کے لیے پیغامِ ہلاکت ہے۔

یہ سچ ہے کہ ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے فلسفہ جدید کو عشق کے سمندر میں غوطہ زن کیا۔ یہ بھی درست ہے کہ اس صدی کے سب سے بڑے مفتی مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ نے علم و افتاد میں عشق رسول کی روح پھونک دی اور یہ ان کا سب سے بڑا کمال ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دورِ حاضر میں مولانا شاہ احمد نورانی نے خارزارِ سیاست کو گلزارِ عشق بنانے کے لیے تگ و دو کی۔ اور کسی حد تک یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ مولانا ثاوری نے بحث و مناظرہ کی خشکیوں کو عشقِ رسول سے تر کر دیا ہے۔ مولانا ایک روشن خیال عالم دین، شرف نگاہ مفکر، بلند پایہ خطیب، عالی ہمت رہنما اور تحقیق پسند مصنف ہیں۔ ان کے کتب خانے میں مختلف علوم کی مختلف زبانوں میں ہزاروں کتب و رسائل ہیں۔ انہیں مطالعہ سے گہرا شغف ہے۔ ملک کے طول و عرض ان کی خطیبانہ لکڑوں سے گونج رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی تحقیق بھری تحریریں مخالفین کو ساکت و صامت کر رہی ہیں۔ لیکن میں پھر کہوں گا ان سب سے بڑی عنایت ان کا جذبہ عشقِ رسول ہے جس نے خود ان کی تحریر و تقریر میں ایک نور بھردیا ہے۔ یہ خاص شرف ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

یہ رتبہ بلند بلا جس کو مل گیا

خدا و مصطفیٰ اجل و علا فضل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے یہ وصف اس کتاب میں بھی پوری طرح موجود ہے بلکہ زیادہ ہے۔ کثرتِ حوالجات ہی سے سکون نہیں ملتا بلکہ انداز بیان بھی تسکین بیز ہے کتاب کا نام انہوں نے انوار المحمدیہ فی سیرت المصطفویۃ تجویز فرمایا ہے اس میں ایک لطیف نکتہ بھی ہے۔ یعنی یوں تو حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے کون و مکان روشن ہیں مگر محمدیت حضور کی شانِ منظریت کی طرف اشارہ ہے۔

مصدرِ منظریت پر بے حد درود! منظرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام!

یہ رحمۃ للعالمین کی شانِ بے مثل کی ہے۔

مَنْزَرَةٌ عَنْ شَيْءٍ يَكْفِي مَحَاسِنَهُ

فَجَوْهَرُ الْجَمْسِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

کتاب کا نام بھی تبارک ہے کہ کیتانی کے انوار صرف ذاتِ مصطفیٰ اور سیرتِ مصطفیٰ میں ہیں یعنی کیا کہوں وہ آپ ہی اپنا جواب اب اس نقطہ نظر سے کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔ سطر

سطر اس کی تصدیق کرے گی اور نقطہ نقطہ اس نکتے کی وضاحت کرے گا۔
 دُعا ہے مولائے اکرم ربِ عالم جل مجدہ اپنے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان
 کے تذکارِ جمیل کو قبول فرمائے اور نوجوانانِ ملت کو اس سے سہرہ درہونے کی توفیق ارزال فرمائے۔
 مولانا باقی حصصِ دجن میں وصال شریف تک کے حالات ہوں گے، لکھ سکیں اور ہم سب کو
 عشقِ رسول کی دولتِ سرمد نصیب ہو۔

عُرُ اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دُعا کے بعد
 وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ
 الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاصْحَابِهِ الْمُنْتَظَرِيْنَ -
 دُعا گو۔

عبید المصطفیٰ محمد حسین آسی نقشبندی
 ایم اے (اسلامیات) ایم اے (اُردو)
 گدائے آستانِ لائانی علی پور شریف
 پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریاحوت

مدنی تاجدار

از تبرکات عمدۃ المحققین زبدۃ المفسرین صدالافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ

دائرۃ کائنات کا مرکز مجموعہ مخلوقات کا حرفِ اولیں، گلزارِ خلائق کا سب سے

ہستی کا پہلا نقش نفیس پھول، آسمان وجود کا نیرِ اعظم وہ تابان و درخشاں نورِ عالم افزوڑ ہے جس کے ظہور نے اپنے پر تو جمال کے فیضان سے کائنات کو مالا مال کر دیا یہ کاتبِ قدت کے ظلمِ ایجاد کا سب سے پہلا نگار ہے۔ اسی نے اپنے حسن و جمال زیبائی و بختائی خوبی دلربائی سے ہمہ تن سراپا زبان ہو کر اس کی صنعت و حکمتِ علم و قدرت بدیع نگاری نادر طرازی اوصافِ کمال، عزت و جلال کی بر ملا شہادت دی (علیہ ازہر صلوات و اطیب تسلیات) اس کی شان والا سے اُس کی شانِ عالی ظاہر ہوئی۔ اس کی ہستی مقدس سے اُس کی ہستی پاک پہچانی گئی۔ آیت: **هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ الْأَيَّةَ - هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ الْأَيَّةَ -** قرآن پاک ان آیاتِ طیبات میں یہ تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ عز و علا تبارک و تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ سیدِ ابرار صلی اللہ علیہ و علیہ وآلہ و بارک وسلم کے محاسن و اوصاف کی معرفت ہے عالم کی تمام ہستیاں اسی پاک ہستی کا صدقہ جہان کے سارے وجود اسی پاک وجود کا طفیل ہیں۔ بیشک ثانی اول پر موقوف اور اپنی ہستی میں اُسی کے دامن کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں اول اپنے وصف اولیت میں لاثانی ہے اُس کا ثانی نہیں اس ہستی مقدس کا کوئی نظیر ہے نہ مثیل، نہ ہمتا نہ عدیل۔ لاثانی نے لاثانی بنایا ہے۔ بے نظیر نے بے مثال پیدا کیا ہے۔ اُس رُوحِ مصور جانِ مجسم پر بے شمار دُور جس کے وجود نے وجود بے کیف کا پتہ دیا اور جس کے حُسنِ ملیح نے محبوبِ حقیقی کے حُسن کا خطبہ پڑھا۔ وہ حُسن بے پردہ جو بے شمار حجاب رکھتا تھا۔ اور باوصفِ غایتِ ظہور و اشراق کمالِ خفا و استتار میں تھا۔ ہر کہیں جلوہ افروز تھا اور کہیں نظر نہ آتا تھا۔

بے پردگی تو پردہ تو !! اے نورِ نظر حجابِ آ کے!

بید و پاپاں نشان رکھتا تھا۔ اور بے نشان تھا اُس کا جلوہ دلربا مدنی محبوب کے رخسارِ نور میں نظر آیا۔

آئینہ کی جلانے یار کے رخ سے بُرقع اٹھایا جو آنکھ میں نہ آسکتا تھا وہ دل میں سما یا جس کا پتہ نہ تھا وہ رہنما ہوا۔

عشاق کی راہ طلب میں حیرانی و پریشانی دُور ہوئی۔ مراد طالبِ ہیم اس غوش ہے اور طلبِ آرزو و منذ کی تلاش
بے نشانی نشانِ بنی۔ اور پردہ دید کا ذریعہ ہوا چشمِ حرمِ ماں نصیب اور دیدِ حیران کو دیدِ جمالِ مسترا کی نظر بازی
کے لطف اٹھانے اور جان و دلِ فدا کرنے کا موقع ملا۔

چھپ کے پردے میں آنکھ کے وہ حسین دل کے جُلے میں ہو گیا ہے ہمیں!
لاکھ پردے ہیں اور پردہ نہیں! جلوہ گر گشت یار پردہ نشین
عمرہ زن گشتِ حُسن در بازار!

حُسنِ ازلِ عربی شاہد کی طلعت میں نمودار ہوا۔ نورِ قدیم نے برزخی حجاب میں ظہور فرمایا۔ حق ہے کہ
یہ ذاتِ برحقِ آئینہ حقِ مناس ہے۔ عالمِ دُنیا میں اُس کا ورودِ ظہور اور پیکرِ بشری اور صورتِ انسانی میں اُس
کی جلوہ نمائی۔ اسی کو تعینِ اول کہتے ہیں یہی مخلوقات کا مبدار اور نورِ الہی کا پہلا پرتو ہے۔ یہی ناسبِ حق
اور خلیفہِ مطلق ہے یہی آفرینشِ عالم کا مقصودِ ع
مقصودِ ذاتِ تستِ دگر جملگی طفیل!

خَلَقْتَ الْخَلْقَ لَا عَرْضَ كِرَامَتِكَ وَمَنْزِلَتِكَ عَلَى لَوْلَاكَ لَمَّا
حدیثِ قدسی خَلَقْتَ الدُّنْيَا يَعْنِي اللَّهُ تَعَالَى فَرَمَاتُهَا هِيَ كَمَا فِيهَا مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ كَمَا فِيهَا مِنْهَا لِيُفِيدَ مَا
تَا كَرَامَتِكَ وَأَمَّا كِرَامَتُكَ فَالْمَعْرِفَةُ كَرَامَتُكَ. اِذَا كَانَ مِنْهَا مَعْرِفَةُ كَرَامَتِكَ فَهِيَ كَرَامَتُكَ وَتَأْتِي بِهَا كَرَامَتُكَ
نَا كَرَامَتِكَ.

تمام دُنیا اسی پاک ہستی کی عزت و منزلت ظاہر کرنے کیلئے مخلوق ہوئی۔ ہر ممکن کو اسی کی اطاعت و خدمت
اسی کے اظہارِ شان و شوکت کے لیے وجودِ رحمت ہوا۔ سلطوتِ الہیہ اور وجودِ حق اسی کے وجودِ مبارک سے
پہچانا گیا۔ جمالِ کبریائی کی معرفت اسی کی بدولت ہوئی، کاتبِ ازل نے سب سے پہلا جو و لکش نقش رقم فرمایا۔ سب
سے اول جس ذاتِ اقدس کو ہستی عنایت کی وہ عربی تاجدار کا نورِ پاک تھا۔ یا جابر ان اللہ خَلَقَ
نُورَ نَبِيِّكَ قَبْلَ الْاَسْمَاءِ اس نورِ پاک کو نبوت و رسالت کا جلیلِ منصبِ رحمت کیا۔ اُس
کی خلافتِ عظمیٰ و نبوتِ کبریٰ کا سکہ جاری ہوا۔ فرما زوالی و حکمرانی کے اعلان کیے گئے۔ نیابتِ حق کے اوزنگ
سر پر تمکُن فرما کر عزت و جلالت کا تاج زیبِ سراقدس فرمایا۔ تختِ نشینی و تاجپوشی کی دھوم مچی اور
ابھی تک آدم و علیہ السلام کی روحِ جسم سے متعلق بھی نہیں ہوئی۔ ابوالبشر کا پہلا بھی نہیں بنا گنت

نَبِيَّآءَ آدَمَ مُبِينِ الزَّوْحِ وَالْجَسَدِ . كُنْتُ نَبِيَّآءَ آدَمَ لِمَجْدَلِ فِي طِينَتِهِ .
 بابائے شفیق ہر دو عالم فرزندِ خلف ترین آدم !
 از عیسای مریمی موخر بر عالم و آدمی مستدم !
 اے نام تو بر زمین مستد !

خوانند بر آسمانت احمد

کائنات میں کسی ہستی کا ظہور کسی نئے نقش کی نمود کسی وجود کا نہا نجانہ عدم سے قدم
 نیا مولود لگانا بڑی پر لطف بات ہے جس کے لیے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ انتظار کھینچے جاتے ہیں
 آنکھیں شوق کے ساتھ دید کے لیے وا ہوتی ہیں۔ دلوں کو سرور کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ عام ازینکہ یہ
 ہستی کسی رتبہ اور منزلت کی ہوتی ہے کہ انسانی مصنوعات جو اپنے ہی جیسے افراد کی عقل و تدبیر کا نتیجہ ہیں۔
 ان پر کس قدر خوشیاں کی جاتی ہیں۔ ریل جب ایجاد ہوئی اُس پر کس حیرت و استعجاب سے نگاہیں پڑیں اور
 اُس کی تعریف سے ہر زبان نے استلذاز کیا۔ ہوائی جہازوں کی خبریں کس شوق کے ساتھ سُنی جاتی ہیں ان
 کے تذکرے کس لطف کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔ تجربہ شاہد ہے کہ بہ نئی چیز سے طبیعت کو ایک ہلاکت
 اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ہے کہ کلُ جَدِيدٌ لَدِينِدُ جب اپنی اور جبہ کی موجودات اور اپنے وہم خیال کی
 بنیادوں پر تعمیر کی ہوئی عمارت تک کا عالم ہستی میں نمودار ہونا۔ ایک وقعت رکھتا ہے اور فرح و انبساط کا مزہ
 ہوتا ہے۔ دنیا اسی سے ایک نئی زینت حاصل کرتی ہے تو کسی عالی مخلوق کا پیکر وجود میں ظاہر ہونا اور صانع
 عالم کی قدرت کے کرشمے اور بدیع نگاری کے مرقع کا رونا ہونا کتنی شان و شوکت کیسی عظمت و جلالت
 کس قدر فرح و طرب کے لوازم اپنے ساتھ رکھتا ہوگا۔ اور دنیا میں اُس کے ظہور سے کسی تھلی اور روشنی۔
 کیسی دھوم دھام ہوگی۔

روزِ مزہ کا مشاہدہ ہے کہ ہر غریب اور ادنیٰ شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو روزِ استقرارِ حمل
 سے وضع کی ساعت تک ماں باپ عزیز واقارب اور ان کے دوست احباب کے ساتھ کیسا پر لطف
 انتظار کرتے ہیں دُعائیں مانگتے ہیں۔ اُمیدوں کے مزے لیتے رہتے ہیں۔ پیدائش کے وقت جب یہ نیا
 مولود دنیا میں قدم رکھتا ہے تو سب پھول کی طرح کھل جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔
 دوست احباب کو مزہ پہنچاتے ہیں وہ سُن کر باغ باغ ہو جاتے ہیں خطِ مکھی جاتے ہیں۔ تار دیتے

جاتے ہیں۔ شیرینیاں تقسیم ہوتی ہیں۔ عیش و نشاط کی محفلیں ترتیب دی جاتی ہیں۔ دعوتیں کی جاتی ہیں۔ داد و بخش کا بازار گرم ہوتا ہے۔ خوشی کے سارے لوازم پورے کیے جاتے ہیں۔ پھر اسی خوشی کے دن کی یاد تازہ کرنے کے لیے سال بسال ساگرہ کی جاتی ہے۔ اور اس میں دل کے حوصلے دکھائے جاتے ہیں۔ یہ تو معمولی معاشرت رکھنے والوں کا تذکرہ تھا۔ دنیا میں اقبال و اقتدار رکھنے والے تاج و دیہم کے مالک تخت و سریر کے والی نئے پیمان کا کس کر وفر سے استقبال کرتے ہیں۔ اور تولد فرزند کی خوشی میں کیا کیسا اولوالعزماں دکھاتے ہیں۔ یہ بھی ادنیٰ وجود ہیں۔ وہ اعلیٰ ترین کائنات جن کی پاک ہستیوں سے خدائے پاک کی ہستی پہچانی جاتے عالم میں انقلاب کر دیں۔ دنیا کو سعی و بہیمی خواص کے پنچے سے چھڑا کر ملکی صفات کے ساتھ متصف بنا دیں۔ نفسانی کدورتوں کو بجائے ربانی انوار سے قلوب کو معمور فرمادیں۔ انسانی نفوس کو شائستگی عنایت فرمائیں۔ دنیا کو دستگیر بن کر قعر منلالت سے نکالیں۔ عدل و انصاف کے قوانین جاری کریں۔ ظلم و جہالت کی افواج کو شکست دیں۔ دُور افتادوں کو منازلِ قرب تک پہنچائیں۔ چھوٹے بہروں کو رب سے ملائیں۔ اُن کی ولادت مبارکہ عالم کے لیے رحمت جہاں کے لیے نعمت آفتاب کی طرح بلکہ اُس سے کہیں زیادہ اُن کا فیض برسرِ کرم ہے۔ اور کائنات کے تمام خوش نصیب اُس سے بہرہ اندوز اور فیضاب ایسی پاک ہستیوں کا ظہور اور اُس کی یادگاریں کس فرح و طرب کس خرمی و شادمانی کس شان و شوکت کس دھوم و دھام کی مستحق ہیں۔ آیت: **وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ أذكروا نعمة الله عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلْنَا فِيكُمْ رُسُلًا بَشَرًا لِّيُخَوِّفَكُمْ فَمَا تُسْبِحُونَ**

جب ادنیٰ ہستیوں کے ظہور کی خوشی کی جاتی ہے۔ اور اُن کی یادگاریں قائم ہوتی ہیں تو اعلیٰ ترین کائنات اور مقصود آفرینش جو ذات ہو اُس کے رونق افروز ہونے کی کس قدر خوشی ہونا چاہیے اور اُس کی یادگاریں کس شان و شوکت کے ساتھ قائم کرنا لازمی ہیں۔ کار سازِ قدرت ناس و جوہرِ اقدس کو زلے انداز کے ساتھ عجب شان و شوکت سے ظاہر فرمایا۔ دنیا میں تبدیلیاں ہوتی ہیں فصل اور موسمی تغیرات نے ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے والی ہستی کے درود کی خبر دی۔ قحط سالی رفع ہوئی۔ تمام جہاں مرفہ الحال ہو گیا۔ اس کو اس مولود مسعود کی دعوتِ عامہ اور ضیافتِ سرر کہیے خواہ صدقہ و خیرات سمجھے حاصل یہ کہ عالمگیر مصیبت کے بجائے رحمتِ عامہ کا نزول ہوا۔ خشک اور چٹیل میدان سرسبز و شاداب ہوئے۔ سوکھے درخت پھل لائے۔ دُبلے جانور فر بہ ہو گئے۔ بھوکے قحط زدہ میر معلوم ہونے لگے۔ عالم کا نقشہ

بدل گیا۔ دنیا کی کاپیا پٹ گئی۔ نظامِ قدرت کے عظیم الشان تبدیل نے ایک ستر الہی کے ظہور کا پتہ دیا۔۔۔
 بت خانوں میں بل پل مچی بُت سرخاک ہوئے۔ جھوٹی عذائی کی جھوٹی شوکت خاک میں ملی۔ باطل مسجودوں
 کی رسوائی و خواری نے ان کے بطلان کی شہادت دی۔ آتش خانوں کی صد ہا سالہ آگ نتر ہوئی۔ عزت و
 جبروت والے بادشاہوں کے قصر الیواں زلزلہ میں آئے۔ فلک رفعت قلعوں کوہ ساماں دیواریں شق
 ہوئیں۔ کنگرے سر بسجود ہوئے۔ شیاطین کے تحت اُلٹ گئے۔ ربانی الوار خطہ خاک کی طرف متوجہ ہوئے۔
 عالمِ ملائکہ میں دھوئیں مچیں۔ روحانیات کے ورود سے صحنِ زمین پر ہو گیا۔ آرزو مند ان جمال کی چشم
 تمنا وا ہوئی۔ زکس منتظر کا فرس بچا۔ رحمتِ الہی کا شامیازہ تنا۔ گلشنِ تمنا میں باد مراد چلی۔ بامِ کعبہ پر علم سبز
 نصب ہوا۔ کونین کے تاجدار کی آمد آمد کا غلغلہ مچا۔ جہاں نور سے معمور ہوا۔ فرح و طرب نے عالم پر قبضہ
 کیا۔ شبِ غم نے بستر اٹھایا۔ صبحِ امید نے چہرہ دکھایا۔ ۲۰ اپریل ۱۹۷۵ء یا ۱۲ ربیع الاول کو صبح صادق
 نے طلوع فرمایا۔ محکمہ کے مقام پر عبدالمطلب کے گھر میں عبد اللہ کے فرزند خلیل اللہ کے نورِ نظر کونین کے
 سرور و ابرین کے تاجور نے آمنہ کے پیپوسے ظہور فرمایا۔ شنکانِ جمال کو شرابِ دیدار سے سیراب فرمایا۔
 آفتابِ حق و ہدایت طالع ہوا۔ نورِ الہی نے جلوہ فرمایا۔ تمام موجودات نے مرجامِ حیا کہا۔

ولد الحبيب ومثله لا يولد ولد الحبيب وخدا يتورد
 ولد الحبيب مطيباً ومكحلاً فالنور من وجناته يتوقد

يا قوم على النبي صلوا
 توبوا وتضرعوا وذلوا
 (ماہنامہ السواد الاعظم ص ۸ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُ مِنْهُ
 وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ
 الْفُسِينَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ فَلَا ضَلِيلَ
 لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وِلْدَانٌ لَهُ وَلَا إِدْرَاكٌ لَهُ وَلَا
 مَوْلُودٌ لَهُ وَلَا زَوْالٌ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا
 وَمَوْلَانَا وَمَلِجَانَا وَمَاوَانَا وَأَوْلِنَا وَأَعْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَمُحِبُّوَنَا
 وَرُفْنَا وَرَحِيمَنَا وَكَرِيمَنَا وَعَلِيمَنَا وَسَمِيعَنَا وَشَافِعَنَا وَ
 لَطِيفَنَا وَبَشِيرَنَا وَنَذِيرَنَا وَخَيْرَنَا وَكَفِيلَنَا وَمَطْلُوبَنَا
 وَكَفِيلَنَا وَمَلِيكَنَا وَمَالِكِ مَلِكِ رَبِّنَا يَا ذَا رَبِّنَا وَسَيِّدَنَا
 وَمَطْلُوبَنَا وَمَقْصُودَنَا وَمَوْجُودَنَا وَنُورَنَا وَنُورَ إِيْمَانِنَا وَنُورَ
 إِسْلَامِنَا وَنُورَ دِينِنَا وَنُورَ مِلَّتِنَا وَنُورَ شَرَعِنَا وَنُورَ رَبِّنَا وَ
 نُورَ ذَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ صِفَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ سَمَوَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ
 أَرْضِ رَبِّنَا وَنُورَ عَرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قُرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قَلَمِ
 رَبِّنَا وَنُورَ لُوحِ رَبِّنَا وَنُورَ كُرْسِيِّ رَبِّنَا وَنُورَ قَبُورِنَا وَ
 نُورَ صُدُورِنَا وَنُورَ قُلُوبِنَا وَنُورَ بَيُوتِنَا وَنُورَ عِيُونِنَا وَنُورَ
 أَجْسَادِنَا وَنُورَ أَجْسَامِنَا وَنُورَ أَرْوَاحِنَا وَنُورَ رِيْمِنَا وَنُورَ
 أَيْدِينَا وَنُورَ أَوْلِنَا وَنُورَ آخِرِنَا وَنُورَ ظَاهِرِنَا وَنُورَ بَاطِنِنَا
 وَنُورَ عُلُومِنَا وَنُورَ قُرْآنِنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَوْلَادِهِ وَخُلَفَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ
 وَعَشْرَتِهِ وَبَنَاتِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَأَجْبَائِهِ وَأَوْلِيَّاتِهِ أَحْبَبْتَنِي

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 نَبِيِّ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ -
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
 بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

(پ ۶ ع ۷)

جس اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب و مطلوب منزہ عن کل عیوب، دانائے غیوب
 احمد مختار، گل کائنات کے تاجدار، پیاری اُمت کے غمگسار، بکیسوں اور بے بسوں کے مددگار
 محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سیرت مطہرہ لکھی جا رہی ہے۔ رب
 العالمین جل جلالہ نے ان کو اپنی مقدس، تمام کتابوں سے برتر اور افضل کتاب قرآن مجید،
 فرقان حمید اور برہان رشید کی اس آیت میں ان کی آمد اور ان کی شان بیان کرتے
 ہوئے ان کو نور قرار دیا ہے جیسا کہ اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے
 اُن مستند مفسرین عظام محدثین کرام نے جنہیں ہر طبقہ اور گروہ کے اکابرین اور رہنما ان کو
 مسلمہ اور مستند سمجھتے ہوئے اپنی اپنی کتابوں اور تقریروں میں ان کے حوالہ جات بیان کرتے
 ہیں (اپنی اپنی کتب تفسیر اور کتب احادیث میں نور سے مراد سرور کائنات، مہمجز موجودات
 منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات کی ذات بابرکات قرار دیا
 ہے۔ ذوق و شوق میں اضافہ اور تسکین قلبی کی خاطر مفسرین اور محدثین کی اصل عبارات
 پیش خدمت ہیں۔

تفسیر کبیرہ
 امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں إِنَّ الْمُسَادَ
 بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْك نُورِ

۱۷ فخر الرازی ابراہیم میر سیالکوٹی نے امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کو امام ہمام لکھا ہے۔ (باقی صفحہ ۳۸ پر)

سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر کبیر ص ۳۹۵ ج ۳ مطبوعہ مصر)

امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

تفسیر خازن

قَدْ جَاءَكُمْ

بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور

مِنَ اللَّهِ نُورٌ لِّعَيْنِي حَمْدًا

یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

(بقیہ صفحہ ۳۷) نیز لکھا ہے کہ امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ عقیدہ اور مذہب کے مسلمان اہلسنت تھے۔ اور ان کی تفسیر کا اصلی نام مفاتیح الغیب ہے۔ جو اہم باسمیٰ ہے۔ اسلامی کتب خانہ میں اس کی نظیر وری تفسیر میں نہیں پائی گئی۔ نہ منتقدین کی نہ متاخرین کی۔ ہم (ابراہیم میر) امام کے وصف میں ورق کے ورق بھر دیتے لیکن خیال آیا کہ کیا یہ بزرگ امام میری توصیف کا محتاج ہے اور اس کی تصنیفات اس کی زندہ گواہ موجود نہیں ہیں؟ تفسیر کبیر کی تفسیر میں بھی ہم کئی ورق لکھ ڈالتے لیکن خیال آیا کہ اہل علم کے لیے خود تفسیر کبیر کا مطالعہ کافی ہے۔ ہمارے بیان کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں صرف اتنا کہوں گا کہ میرے (ابراہیم میر) استاد محترم عامل لوار السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اس کی کتاب عربیہ کے اسرار معلوم ہو جائیں (المحدثات امر ۲۵ جولائی ۱۹۱۲ء) وہابیہ کے مولوی عبد المجید سوہدوی بیان کرتے ہیں کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی تفسیر قرآن کے امام فخر الدین رازی کے بہت مداح تھے اور آپ کی تفسیر کبیر سے وہابانہ عقیدت رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے قرآن پاک کو جتنا سمجھا اسی تفسیر سے سمجھا۔ (الاعتصام لاہور ص ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے تفسیر کبیر کو بے مثل تفسیر لکھا ہے (تفسیر و شرح البیان ص ۲۵) وہابیہ کے حافظ محمد صاحب دہلوی نے امام رازی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلی ص ۱۹۲۲ء) وہابیہ کے حافظ عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ امام رازی کا پایہ علوم عالیہ اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہل علم پر مخفی نہیں (درایت تفسیری ص ۹۶)

۱۔ ان تفاسیر کے معتبر ہونے کا تذکرہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی (جو کہ وہابیہ غیر مقلدین کے سرخیل اور مقتدر رہنما شمار کیے جاتے ہیں) اس طرح کرتے ہیں کہ جملہ تفاسیر معتبرہ کیا معقولی اور کیا منقولی مثل تفسیر کبیر و تفسیر معالم و جلالین و تفسیر فیضی و رحمانی و فتح البیان و جامع البیان و مدارک و سراج منیر (باقی اگلے صفحہ پر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا اسم مبارک نور اس لیے رکھا کیونکہ جس
طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت
پائی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کی ذاتِ بابرکات
کی نورانیت سے راہِ ہدایت ملتی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انَّمَا
سَمَاءُ اللَّهِ نُورًا لِأَنَّهُ يُجْتَدَى
بِهِ كَمَا يُجْتَدَى بِالنُّورِ
فِي الظُّلَمِ -
(تفسیر خازن ص ۴۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

تفسیر بیضاوی | میں امام عبدالرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نور سے مراد سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہیں۔
(تفسیر بیضاوی ص ۹۲)

اللَّهُ نُورٌ يُرِيدُ بِالنُّورِ حُجْمًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

تفسیر معالم التنزیل | میں امام ابو محمد الحسین الفرار البغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(تفسیر معالم التنزیل ص ۲۳ بر حاشیہ تفسیر خازن)

تفسیر معالم التنزیل | قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللَّهِ نُورٌ يَعْنِي حُجْمًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

تفسیر ابن عباس | سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۸) و خازن و کشاف و تفسیر ابی السعود و عباسی و بیضاوی و تفسیر ابن کثیر میں وَ مُطَهَّرُكَ
مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا کے معنی کفار کے ہاتھ سے خلاصی اور نجات لکھے ہیں (شہادۃ القرآن ص ۴۸ ج ۱ از ابراہیم مہدی)
جب مُطَهَّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا کے معنی کفار آپ کے اور ہمارے نزدیک درست ہیں اور ہم
ان مفسرین کی اس تفسیر کو صحیح تسلیم کرتے ہیں تو پھر قد جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ کی تفسیر میں نور سے مراد سیدنا محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ماننا (جو کہ انہیں مفسرین کی تفسیر سے ظاہر اور واضح ہے) میں کیوں پس و پیش کیا جاتا ہے
بلکہ انکار کیا جاتا ہے۔ پس دیانتدار اور آخرت کا خوف رکھنے والا کوئی شخص بھی نور سے مراد سرکار محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کا انکار نہیں کر سکتا۔ حدیث اللہ تعالیٰ (تفسیر محمد صیاری اللہ العادری عن غزالی)

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَرَسُولٌ
يَعْنِي مُحَمَّدًا

(تفسیر ابن عباس ص ۱۷ مطبوعہ مصر)

میں امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہیں۔ کیونکہ ان کی نورانیت کی وجہ سے ہدایت حاصل
ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اسم
شریف سراجاً رکھا ہے۔

تفسیر مدارک
مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَالنُّورُ مُحَمَّدٌ
عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ لِأَنَّهُ يُهْتَدَى
بِهِ كَمَا سُمِّيَ سِرَاجًا۔

(تفسیر مدارک ص ۲۰۶ ج ۱)

میں امام محمد شریفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

تفسیر سراج المنیر

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور وہ نور محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ
هُوَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔
(تفسیر سراج المنیر ص ۳۴ مطبوعہ نو لکھنور)

میں امام ابو السعود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور روشن کتاب مفسرین کرام علیہم
الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اول نور سے مراد
رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

تفسیر ابو السعود
مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ
قِيلَ أَمْرًا دُيَا الْأَوَّلِ هُوَ
الرَّسُولُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
وَبِالْثَّانِي الْقُرْآنُ۔ (تفسیر ابو السعود ص ۳۴ ج ۳ برہان تفسیر کبیر مطبوعہ مصر)

تفسیر سراج منیر کا حوالہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتاب سراج منیر میں بھی

(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفری)

درج کیا ہے دیکھئے سراج منیر اصلہ

تفسیر جلالین میں علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
 بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے نور وہ نور نبی پاک احمد مجتبیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۹۷)

تفسیر ابن جریر میں امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
 بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے نور یعنی نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے حق کو
 روشن فرمایا اور جن کی طفیل اسلام کو علیہ عطا فرمایا
 اور آپ کی جلوہ نمائی سے ہی اسلام غالب ہوا۔
 آپ کے صدقہ سے شرک کو مٹایا گیا۔ تو آپ نور
 ہیں جن کے ساتھ روشنی ہوئی اور حق ظاہر ہوا۔

۱۔ تفسیر جلالین تمام مذاہب کے درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے ہر مولوی اپنے مدرسہ میں تعلیم
 حاصل کرتے ہوئے یہی پڑھتا ہے کہ نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں مگر نور کے منکر باہر
 لوگوں کو اپنے درس حاصل کردہ کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین (فیقر قادی)
 ۲۔ سردار الوہاب بیہ شمار اللہ امرتسری نے علامہ سیوطی کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ (المحدثین امرتسر ۲۶ ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء)
 ۳۔ دیوبندیوں کے مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین ان کے فضل و کمال
 وثوق اور وسعت علم کے معترف ہیں۔ ان کی تفسیر حسن التفاسیر خیال کیا جاتا ہے۔ محدث ابن خزیمہ کا قول ہے
 کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر عالم نہیں جانتا (سیرت النبی ص ۲-۳ ج ۱) حافظ ذہبی نے ابن جریر طبری
 کو اسلام کے معتمد اور مستند ائمہ کرام میں شمار کیا ہے۔ (میزان الاعتدال ص) غیر معتدین و باہیوں کا ترجمان
 لکھا ہے کہ ابن جریر طبری ایک عظیم الشان مفسر محدث اور مورخ ہیں۔ (الاعتصام لاہور ص ۲۰۹ فردری ۱۹۵۹ء)
 ۴۔ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر ابن جریر طبری اور تفسیر جلالین کو نافع تر تفسیر لکھا ہے۔ (المقالة الفیوض ص ۱۲)

تفسیر روح المعانی | میں امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور جو کہ عظیم نور ہے۔ اور وہ نور الانوار نبی مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱)

كَمْ مِنْ اللَّهِ نُورٍ أَيْ عَظِيمٍ وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيِّ الْمُخْتَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تفسیر صاوی | امام احمد الصاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور وہ نور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپ کا اسم شریف نور اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ دلوں کو نور بصیرت بخشتے ہیں اور ان کو ارشاد فرما کر ہدایت دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہر حسی اور معنوی نور کی اصل اور بنیاد ہیں۔

كَمْ مِنْ اللَّهِ نُورٍ وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ نُورًا لِأَنَّهُ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيهَا لِلْإِرْشَادِ وَلِأَنَّهُ أَصْلُ كُلِّ نُورٍ حَسِّيٍّ وَمَعْنَوِيٍّ۔

(تفسیر صاوی ص ۲۴۵ ج ۱)

تفسیر روح البیان | علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین مفسرین نے کہا ہے کہ اول نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ (تفسیر روح البیان ص ۲۴۹ ج ۲)

مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ قِيلَ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ وَهُوَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔

نیز فرماتے ہیں کہ:-

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اس لیے رکھا گیا کیوں کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اول

سُمِّيَ الرَّسُولُ نُورًا لِأَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ أَظْهَرَهُ الْحَقُّ بِنُورِ قُدْرَتِهِ مِنْ ظُلْمَةٍ

ظاہر فرمایا اور وہ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

الْعَدِيمَ كَانَ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ آوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي - (تفسیر روح البیان ص ۲۴ ج ۲)

تفسیر حسینی | میں علامہ معین الدین واعظ کا شفعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
گفتہ اند نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم است و کتاب مبین قرآن است

اللَّهُ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ -

مفسرین کرام علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کتاب مبین قرآن پاک ہے۔ (تفسیر حسینی فارسی ص ۱۴۱ مطبوعہ نو لکھنور)

تفسیر مظہری | علامہ قاضی شمس الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَيَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (تفسیر مظہری ص ۶۷ ج ۲ مطبوعہ دہلی)

۱۔ غیر مقلدین و ہابی حضرات کے مولوی ابوبیہی امام خاں نوشہروی نے قاضی شمس الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ کے لیے بیہقی وقت اور علم الہدیٰ کے معرزالقاب لکھے ہیں۔

۲۔ تفسیر مظہری کے متعلق نوشہروی ہی رقمطراز ہیں کہ تفسیر میں بیہقی وقت علم الہدیٰ قاضی شمس الدین پانی پتی المرقنی (۱۲۲۵ھ) کی تفسیر مظہری ہے جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و ارادت کی وجہ سے مدوح مرحوم کے نام کے ساتھ مضاف بھی کی گئی۔ قاضی صاحب مرحوم حضرت شاہ ولی اللہ کے تلامذہ سے ہیں۔ حدیث میں اتنے وسیع نظر کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے آپ کو بیہقی وقت کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ علوم باطن میں اس حد تک انشراح کہ آپ کے مرشد حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے آپ کو علم الہدیٰ کے سراپا سے عزت بخشی۔ قاضی صاحب کی یہ تفسیر اصل عربی میں ہے جس کے بعض حصص کا ترجمہ فارسی میں بھی چھپا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ دیوبند میں اس کی مکمل اشاعت زیر غور بلکہ زیر طبع تھی۔

(ہندوستان میں اجماعیت کی علمی خدمات ص ۱۵-۲۳) (فقہ اسلامیہ دہلی غفرلہ)

تفسیر القاسمی | میں محمد جمال الدین القاسمی الشامی قد جاءكم من الله نور كى تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ او النور محمد صلى الله عليه وسلم لانه يهتدى به كما سمى سراجاً۔ (تفسیر القاسمی المستمى محاسن التاويل ص ۱۹۲ ج ۶ مطبوعہ مصر)

شفار شريف | میں حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-
 قد سمى الله تعالى في القرآن نوراً
 وسراجاً منيراً فقال تعالى
 قد جاءكم من الله نور
 وكتاب مبين۔
 بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کا اسم گرامی نور اور سراجاً منیرا رکھا ہے۔
 جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

(شفار شريف ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

موضوعات کبیر | میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-
 نوراً في كتابه۔
 (موضوعات ص ۸۶)
 اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن پاک میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف نور رکھا ہے۔

ناظرین! قد جاءكم من الله نور كى تفسیر ان حضرات کی کتابوں اور تفاسیر سے درج کی گئی ہے جو ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ مفسرین اور اکابرین ہیں۔ اب ان حضرات کی تفسیر پیش کی جاتی ہے جو صرف اور صرف ایک خاص فرقہ یا گروہ کے ہی اکابرین ہیں۔

۱۔ فخر الہادیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے شفا کو بے نظیر کتاب قرار دیا ہے۔ (سراجاً منیراً ص ۱۹۲ ج ۶ مطبوعہ مصر)

۲۔ قاضی سلیمان منصور پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن موسیٰ اصوبہ عنناطہ کے شہر سبتہ کے قاضی، فقیہ، تفسیر، حدیث، و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۵ ج ۲) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

دیوبندی ولابی اکابرین کی تفاسیر

تفسیر ثنائی | سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ :-
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ - اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔
 (تفسیر ثنائی سورۃ المائدہ ص ۱ مطبوعہ امرتسر)

تفسیر محمدی | مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے کہتے ہیں کہ نور سے مراد محمد یا اسلام جو دین ربانی۔ (تفسیر محمدی ص ۲۳ منزل دوم)
تبویب القرآن | غیور مدین و ہابیہ کے مستند عالم مولوی وحید الزمان صاحب قدس جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ آیت کا ترجمہ لکھ کر لفظ نور سے مراد کے متعلق نشاندہی عاشریہ پر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یعنی حضرت محمد یا دین اسلام۔
 (تبویب القرآن ص ۱۳۹)

۱۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق وہابیہ کے مولوی ابو نعیم عبدالعظیم حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایک روشن خیال اور زمانہ کی رفتار سے واقف اور ایک اسخ الاعتقاد اہل حدیث کے لیڈر ہیں (المجلیہ امترسریہ یکم جنوری ۱۹۱۵ء) مولوی ثناء اللہ کو فرنگل لکھا ہے (المجلیہ امترسریہ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ثناء اللہ امرتسری کو ہمارے سردار لکھا ہے (سراج منیر ص ۹۲) نیز مشائخ قوم اور اعیان ملت میں شمار کیا ہے (المجلیہ امترسریہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء) وہابیہ غیر مقلدین کا مشہور اخبار الاعتصام لکھا ہے کہ حضرت علامہ امرتسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی تھی کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسلمین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں (الاعتصام لاہور ص ۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ ثناء اللہ امرتسری کا بحر علمی اور قادر الکلامی مسلم کل ہے۔
 (تاریخ المجلیہ ص ۴۴)

شرح اسماء الحسنیٰ | میں وہابیہ کے مستند اور محقق مولوی قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ

مِنْ اٰلِهٖ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ - اس آیت میں وجود باجوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بتلایا گیا ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ نور ہے اور اس نے اپنے رسول کو نور بنا کر بھیجا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۲) وہابیہ کے محقق قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ اسی مبارک نام سورہ مادہ میں نور بتلایا گیا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اٰلِهٖ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ خَادِنٌ وَّ مَعَالِمٌ فِي نُوْرِ كُوْنِي صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے حضور ہی و ضوح امر اور تبیین نبوت میں نور ہیں۔ اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تعلیم تنویر قلوب کے لیے نور ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۳)

ترجمان القرآن | جو کہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کی اردو میں تفسیر ہے اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ نہ جاج نے کہا مراد نور سے حضرت ہیں یا اسلام یا قرآن۔ (تفسیر ترجمان القرآن ص ۸۵ ج ۱)

لے شرح اسماء الحسنیٰ کتاب کے بارے مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ قاضی صاحب نے اسماء الہیٰ اکی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الہیٰ کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے قابل قدر کتاب ہے۔

(المہدیث امرتسر ص ۱۹ نومبر ۱۹۳۶ء)

لے مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔ اور انداز بیان دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (الاقسام ص ۱۹۶ جولائی ۱۹۶۰ء اخبار محمدی)

لے نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کو ثناء اللہ امرتسری نے مجد دلکھا ہے۔ (اخبار المہدیث امرتسر ص ۲۸ جون ۱۹۱۲ء) وہابیہ کے مفسر مولوی محمد دہلوی لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدمائے المہدیث روڈنا میں خلد مکانی نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار تو رہتی دنیا تک تاریخ عالم فراموش نہ کر سکے گی۔

(اخبار محمدی دہلوی ص ۹ یکم مئی ۱۹۲۲ء) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

تفسیر فتح البیان | وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مجتہد اور مفسر نواب صدیق حسن خان بھویالوی اور قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ:-

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ
كِتَابٌ مُبِينٌ قَالَ الزَّجَّاجُ النُّورُ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور روشن کتاب، زجاج نے فرمایا
ہے کہ نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(تفسیر فتح البیان ص ۱۹۳ تفسیر فتح القدیر)

تفسیر عثمانی | دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں
کہ شاید نور سے خود نبی کریم صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کتاب مبین سے قرآن کریم
مراد ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۹۳ برعاشیہ قرآن پاک مطبوعہ تاج کمپنی)

مولوی اشرف علی تھانوی | جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے نہایت ہی مقتدر
فرد، محدث اور مفسر ہیں بلکہ مجدد اور حکم الامت

کے القاب سے پکارے جاتے ہیں۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ
مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ایک مختصر سی آیت ہے اس میں حق سبحانہ
تعالیٰ نے اپنی دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہے۔

اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو لفظ نور سے ذکر فرمایا ہے اور
دوسرے کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے اور یہ توجیہ اس آیت کی ایک تفسیر
کی بنا پر ہے یعنی جبکہ نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود موجود مراد لیا جاوے۔
(اشرف المواعظ ص ۱۳۸)

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ النور میں تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قَدْ
جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ میں بھیدی اللہ کی ایک تفسیر
ہے کہ نور سے مراد حضور ہوں۔ اور اس تفسیر کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی
قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ لَنَا فرمایا ہے تو یہ قرینہ ہے اس پر کہ دونوں جگہ جاکم

کا فاعل ایک ہو۔ (رسالہ النور ص ۳)

تھانوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اب لیجئے کہ نور کی حقیقت سے ظاہر ہے
منظہر لغیرہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مظہر کے بہت مناسب ہے کہ مراد نور سے
آپ ہوں۔ (النور ص ۳)

مولوی اور پیرس کاندھلوی | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے
ایک نور آیا ہے۔ مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک روشن کتاب آئی ہے۔ قتادہ
اور زجاج سے منقول ہے کہ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باریکات مراد ہے۔
دیکھو روح المعانی ص ۴، تفسیر قرطبی ص ۴، تفسیر معارف القرآن ص ۴

مولوی مشتاق احمد دیوبندی | اپنی کتاب التوسل (جو کہ مولوی کفایت اللہ
دیوبندوی، مولوی محمود الحسن اسیر مالم، مولوی شبیر

احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع دیوبندی کی مصدقہ ہے) میں لکھتے ہیں کہ فرمایا اللہ کریم نے
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ترجمہ بیشک آیا ہے تمہارے
پاس اللہ پاک کی طرف سے نور اور کتاب مبین اس جگہ حسب روایت شفاء قاضی عیاض
نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآن مجید
ہے۔ اور کہا تفسیر روح المعانی میں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ نُورٌ
الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمَخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى هَذَا أَهْبَبَ
فَتَادَةً وَاخْتَارَهُ الزَّجَاجُ غرض نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور کی ذات
پاک پر اسی وجہ سے ہے کہ حضور نور مجسم اور روشن چراغ ہیں۔ نور اور چراغ ہمیشہ
ذریعہ وسیلہ صراطِ مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک طریق سے بچنے کا ہوتے ہیں۔ پس
حضور سراسر نور لقیقاً تمام اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتیمتہ کے واسطے اللہ کے
مقرر کیے ہوئے وسیلہ ہیں۔ اور ایسا وسیلہ ہیں کہ حالتِ حیات میں بھی وسیلہ تھے

اور بعد وفات بھی قیامت تک وسیلہ ہیں۔ کیونکہ جو نام اللہ کریم نے اپنے کلام قدیم میں آپ کا تجویز فرمایا وہ تمام زبانوں میں حضور کی ذات پاک کے واسطے ثابت ہے۔ بلکہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے جد امجد عبدالمطلب کو قریش مصیبت کے وقت ہی نور کے سبب حل مشکلات کا وسیلہ بنایا کرتے تھے۔ (التوکل ص ۲۲-۲۳)

نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہ ماننا معتزلہ کا عقیدہ ہے

قاریین ص! مفسرین عظام علیہم الرحمہ نے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ میں نور سے مراد سرور کائنات محمد مصطفیٰ علیہ التھیة والنار کی ذات بابرکات لی ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔ اب نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو مراد نہ لینا کن حضرات کا عقیدہ ہے؟ وہ حضرات معتزلہ ہیں جس کے ثبوت میں حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

جو کہ مستند تفسیر روح المعانی لکھنے والے ہیں قَدْ جَاءَكُمْ
عَلَامہ محمود آلوسی | مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے

ہیں کہ :-

ابوعلی جبائی نے کہا ہے کہ نور سے مراد قرآن
پاک ہے کیونکہ قرآن پاک کا کشف اور بیان
ہدایت کے طریقوں کو ظاہر کرتا ہے اور زعمشری
نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ الْجَبَابِيُّ عَنِ ابْنِ النُّورِ
الْقُرْآنُ لِكَشْفِهِ وَإِظْهَارِهِ
طُرُقَ الْهُدَى وَالْيَقِينِ وَ
اقْتَصَرَ عَلَى ذَلِكَ الزَّعْمُ شَرِيحًا

علامہ آلوسی نے جو زعمشری کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ زعمشری صاحب تفسیر
کشاف ہیں۔ اور ان کا نام جبار اللہ ہے اور زعمشری کے نام سے مشہور ہیں۔ اور
وہ معتزلی ہیں۔ اسی لیے زعمشری نے اپنی کنیت بھی ابوالمعتزلہ رکھی تھی۔ جیسا کہ

صاحب نبراس نے صاف لکھا ہے کہ وَكَانَ صَاحِبُ الْكُشَافِ يَكْفِي نَفْسَهُ
 آيَا الْمُعْتَزِلَةِ۔ صاحب الکشاف نے اپنی کنیت ابوالمعتز لہ رکھی تھی۔ (نبراس
 علامہ اوسمی نے ابوعلی الجبائی کا بھی جو عقیدہ تحریر کیا ہے۔ وہ ابوعلی الجبائی
 بھی معتزلہ تھا۔ صاحب نبراس نے ابوعلی الجبائی کے متعلق لکھا ہے کہ أَبُو عَلِيٍّ
 جَبَائِي هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ بَصْرَةَ
 ابوعلی جبائی جس کا نام محمد بن عبد الوہاب تھا بصرہ کے معتزلہ میں سے تھا۔ (نبراس)
 شاہ عبدالقادر دہلوی کی تفسیر موضع القرآن جو کہ وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک مستند
 ہے کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

تَدْرُجَاءُ كُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
 تحقیق آئی تم کو اللہ کی طرف سے ایک روشنی کہ کفر
 کی تاریکی کو دور کرتی ہے۔ اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکام شریعت کو روشنی محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔ (تفسیر موضع القرآن ص ۱۲)
 قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں بھی اپنے پیارے حبیب پاک
 صاحب لولاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کا
 تذکرہ فرمایا ہے۔

۱۲ نے فخر الوہابیہ براہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالقادر دہلوی اپنے زمانہ کے جملہ اہل کمال کے
 حلقہ میں ایسے ممتاز تھے جیسے جھللاتے تاروں کے حلقہ میں پوری روشنی کا چاند۔ قرآن مجید کے با محاورہ
 اُردو ترجمہ اور تفسیر موضع القرآن کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف دستیاب نہیں ہوئی۔ ترجمے
 اور حواشی میں اختصار، سلاست، زبان اور جامعیت ایسی ہے کہ عربی اور اُردو زبان کے محاورات جاننے
 والے عیش عیش کراٹھتے ہیں۔ کسی بزرگ نے سچ کہا ہے کہ اگر قرآن مجید اُردو زبان میں نازل ہوتا تو ان
 ہی محاورات کے لباس سے آراستہ ہوتا جس کی رعایت شاہ عبدالقادر نے برتی ہے (تاریخ اجماع ص ۱۹)
 ۱۳ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر موضع القرآن کو نافع تراست لکھا ہے۔ (المعارف اخصیوہ ص ۱۹)

اللَّهُ نُورٌ هِيَ آسْمَانُ وَأَرْضٌ هِيَ
 نُورٌ كَيْ مِثْلُ نُورٍ فِيهَا
 مِصْبَاحٌ أَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ
 الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ
 (پ ۱۸ ع ۱۱)

اس آیت کریمہ میں مَثَلُ نُورٍ کی تفسیر کرتے ہوئے ہضمیر کا مرجع شہنشاہ
 کون و مکان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التَّحِيَّةُ وَالتَّنَارُ کی ذات کو قرار دیا ہے۔
 مفسرین عظام علیہم الرِّحْمَةُ کی تفاسیر درج کی جاتی ہیں۔

تفسیر خازن | امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرِّحْمَةُ فرماتے ہیں۔
 مَثَلُ نُورٍ وَ قَبِيلٌ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ کی تفسیر میں مفسرین کرام علیہم الرِّحْمَةُ نے فرمایا ہے کہ وہ محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (تفسیر خازن ص ۶۲ ج ۵)

تفسیر ابن جریر | امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرِّحْمَةُ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ
 نُورٍ مَثَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ نُورٍ
 میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال ہے۔ (تفسیر ابن جریر ص ۴۵ ج ۱۸ مطبوعہ مصر)

تفسیر درمشور | امام جلال الدین سیوطی علیہ الرِّحْمَةُ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُورٍ مَثَلُ
 نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ میں محمد
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر درمشور ص ۴۹ ج ۵)

تفسیر معالم التنزیل | میں امام ابو محمد الحسین الفراء بغوی علیہ الرِّحْمَةُ فرماتے ہیں۔
 مَثَلُ نُورٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ حَبِيبٍ وَالضَّحَّاكُ
 هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ کے بارے میں حضرت سعید بن

سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرِّحْمَةُ (باقی اگلے صفحہ پر)

جبیر اور حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (معالم التنزیل ص ۴۳ ج ۵)

تفسیر غرائب القرآن | میں امام نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین النیشاپوری علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وَالنَّبِيُّ نُورٌ اَوْ سَرَّاجًا مُنِيرًا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور سورج ہیں نور دینے والے۔ (تفسیر غرائب القرآن ص ۹۳ ج ۱۸)

مواہب اللدنیہ زرقانی شریف | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری اور محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۱) : فرماتے ہیں کہ سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس ابن زبیر ابن عمرو، ابن معقل، ابو سعود انصاری، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اشعری، انس، ابو عبد الرحمن، سلمیٰ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت فرمائی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۲ ج ۲)

ابن حجر عسقلانی اور حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ جب کوفہ کے لوگ حج کو آتے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی مسئلہ دریافت کرتے تو آپ ان کو فرماتے کہ کیا تم میں سعید بن جبیر نہیں ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۲ ج ۲، تذکرۃ الحفاظ ص ۶۶ ج ۱) آپ کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا۔

(تقریب التہذیب ص ۱۲۳) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

اے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مواہب اللدنیہ و باب خود سعید بن جبیر سے مواہب اللدنیہ اپنے باب میں لائانی کتاب ہے۔ (بستان المحدثین ص ۱۱۹)

اے وہابیہ کے مشہور مولوی اشرف سندھو بلوکی اے نے علامہ زرقانی کو محققین میں شمار کیا ہے۔ (تسخیر التقلید) دیا نبیہ اور وہابیہ کے اکابرین مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع کراچی، مولوی قاضی سلیمان مضمون پوری، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی کی مواہب اللدنیہ اور زرقانی کے حوالہ جات ان کتب کو اور ان کے مصنفین کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں تحقیقات کے لیے نشر الطیب، سیرت خاتم الانبیاء، سیرت المصطفیٰ، سراجا منیر، رحمۃ للعالمین، سید البشر کتب

مَثَلُ نُورِهِ كَمَشْكُورَةِ الْمُرَادِ هُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللہ تعالیٰ کے فرمان میں نورہ کمشکورة میں نور سے مراد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم ہیں۔ (مواہب اللدنیہ۔ زرقانی شریف ص ۱۲ ج ۱۳)

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اس آیت اللہ نور
کتاب الشفا | السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ فِي كَعْبِ احْبَارِ اور

ابن جبر صنی اللہ عنہما فرماتے ہیں
 الْمُرَادُ بِالنُّورِ التَّالِيِ هُنَا
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ
 تَعَالَى مَثَلُ نُورِهِ أَيْ نُورِ
 مُحَمَّدٍ -
 دوسرے نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان
 مَثَلُ نُورِهِ کے معنی یہ ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے نور مبارک کی مثال ہے۔

(کتاب الشفا بتعريف حقوق المصطفى ص ۱۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

شرح شفا | میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ فی ہذیہ الآیۃ
 مِنْ قَوْلِهِ مَثَلُ نُورِهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں نورہ میں اس کے نور سے محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (شرح شفا ص ۱۲ ج ۱ ابرحاشیہ نسیم الریاض مطبوعہ مصر)
 اس کے بعد ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ وَالْأَظْهَرُ أَنَّ يُقَالُ
 الْمُرَادُ بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ سَبَّ سَعٍ وَاضِحٍ اور ظاہر بات یہی ہے کہ اس آیت میں
 نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔
 شرح شفا ص ۱۲ ج ۱ ابرحاشیہ نسیم الریاض

(بقیہ صفحہ) دیکھئے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ) دیوبندیوں کے مشہور مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں۔ کہ
 زرقانی علی المواہب یہ مواہب اللدنیہ کی شرح ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سہیلی کے بعد کوئی کتاب
 اس جامعیت اور تحقیق سے نہیں لکھی گئی۔ (سیرت النبی ص ۱۲ ج ۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

نسیم الریاض میں علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں **وَالْمَعْنَى امْتِلُ نُورَهُ أَيْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى**

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور مثل نورہ کے معنی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

(نسیم الریاض مذاج ۱، ص ۴۲۹ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ ہی فرماتے ہیں۔ **أَنَّ النُّورَ أُطْلِقَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا بِشَيْكٍ يَهَا نُورُكَ** اطلاق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صحیح اور درست ہے۔ (نسیم الریاض مذاج ۱ مطبوعہ مصر)

حضرت سہیل بن عبدالقدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ **مِثْلُ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا**

كَانَ مَسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ۔ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال جب کہ آپ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں جلوہ گر تھے۔

(شفا شریف مذاج ۱، نسیم الریاض مذاج ۱)

تفسیر محمدی غیر مقلدین و ہاتبیہ کے مفسر مولوی محمد لکھو کے والے اس آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن عباس نے کعب احباروں و چہ معامل لیا یا جو نور اللہ دانی محمد سینہ طاق ٹھہرایا تے دل اوسدا قذیل جو شیشہ اندر طاق لکایا تے دیو انور نبوت دل و رچ رکھ نبوت آیا

سراجا منیرا نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النوارہ کو اللہ تعالیٰ سے متصف فرمایا جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں ہے۔

۱۔ شفا شریف کے متعلق سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ماخذ کتب شمال میں سب سے ضخیم اور بڑی کتاب اس فن کی کتاب الشفا فی حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض کی اور اس کی شرح نسیم الریاض شہاب خفاجی کی ہے۔

(خطبات مدراس ص ۶۲)

۲۔ صاحب تفسیر نیشاپوری نے فرمایا ہے کہ **وَالنَّبِيُّ نُورٌ** اور **سراجا منیرا** اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور اور سراجا منیرا ہیں۔ (تفسیر عزاب القرآن ص ۹۲ ج ۱۸)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَذَاعِبًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (پ ۲ ع ۱۳) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تجھے بھیجا حاضرناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا۔ اور چمکادینے والا آفتاب۔

علامہ اغب اصفہانی قدس سرہ النورانی | السراج کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

يُعْتَبَرُ بِهِ عَنْ كُلِّ مُضِيٍّ

ہر روشنی کرنے والی چیز کو بھی سراج کہا جاتا ہے۔

(مفردات ص ۱۲ ج ۱)

اللہ کریم جل جلالہ نے سورج کو بھی قرآن پاک میں سراج فرمایا ہے۔ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اللَّهُ تَعَالَى نَ سُوْرَجٍ كُوْرُوْشَنِي دِيْنِي وَالْاَبْنَايَا۔ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَاجًا اور بنایا ہم نے چراغ سورج چمکتا۔ (پ ۲ ع ۱)

علامہ محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ الباری | لفظ سراج کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف سراج اس لیے رکھا گیا ہے کہ ایک چراغ سے جیسے کہی چراغ روشن کیے جاسکتے ہیں اور پہلے چراغ کی روشنی میں کسی طرح کی کمی نہیں ہوتی۔

سُمِّيَ السِّرَاجُ لِأَنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُؤْخَذُ مِنْهُ السِّرَاجُ الْكَثِيرُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ صَوْتِهِ۔ (زرقلنی شریف ص ۱۳ ج ۳)

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری | سراجا منیرا کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روشنی میں سراج کامل ہیں۔ اور سورج کی طرح وہاں جلانے والا کی صفت سے متصف نہیں فرمایا بلکہ منیرا

فَهُوَ السِّرَاجُ الْكَامِلُ فِي الْإِضَاءَةِ وَلَمْ يُوصَفْ بِالْوَهَّاجِ لِأَنَّ الْمُنِيرَ هُوَ الَّذِي

يَنْتِيرُ مِنْ غَيْرِ احْتِاجٍ
بِخِلَافِ الْوَهَّاجِ -

فرمایا۔ کیونکہ منیر اس کو کہتے ہیں جو اشیا کو روشن
کے مگر جلانے نہیں بخلاف وہاج کے وہ روشنی
کے ساتھ ساتھ حرارت بھی دیتا ہے اور جلا تا بھی ہے

(مواہب اللدنیہ ص ۱۷۱ ج ۲)

ابن قیمؒ دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد ابن قیم رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام سراج
منیر (روشن چراغ) رکھا۔ اور سورج کو سراج و تاج (جلانے والا چراغ)۔ منیر
جلانے بغیر روشنی دیتا ہے۔ اور وہاج کی روشنی میں حرارت اور جلا تا بھی شامل ہوتا ہے۔

(زاد المعاد ص ۸۲ ج ۲)

اللہ کریم نے قرآن پاک میں سورج کو سراج اور قمر (چاند) کو منیر فرمایا ہے۔ مگر اپنے محبوب پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اس میں لطیف نکتہ یہ ہے
کہ سورج کی روشنی دن کو ہوتی ہے۔ اور چاند کی روشنی رات کو مگر اللہ تعالیٰ کا محبوب دن کو بھی اور رات
کو بھی اپنی نور پاشی اور ضیاء پاشی منور فرماتا رہتا ہے۔

سورج اور چاند کی روشنی زمین کے نیچے نہیں جاتی مگر پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور

مبارک لوں کو بھی اور قبروں کو بھی منور فرماتا ہے۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ

سَرَّاجًا لِكُونِنَا وَمُنِيرًا عَلَيَّ

وَجُودِنَا - (بیان المیلاد النبوی ص ۹)

سراج ہمارے وجود کے لیے چراغ ہیں اور منیر
ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔

غیر مقلدین وہابی حضرات کے محقق سراج منیر کی تشریح کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر

قاضی سلیمان منصور پوری

کہا ہے۔ اور یہ بتلادیا کہ حضور کی ذات گرامی میں سہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں۔ اور

۱۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے ابن قیم کو مجدد وقت لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵۱ مئی ۱۹۳۲ء) (فقیر قادری)

۲۔ مفتی الہا بیہ مولوی محمد دہلوی صاحب قاضی سلیمان صاحب منصور پوری کے متعلق لکھتے ہیں کہ قاضی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت

دکاش ہونا تھا اور مدلل ہوتا تھا۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵۱ جولائی ۱۹۳۲ء۔ ۱۵ مارچ ۱۹۳۲ء)

جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ اور افروز و بصیرت افزا ہے۔ (تیسرا بشر ضحج ۲)
 قاضی صاحب مزید تشریح کرتے ہوئے اپنی کتاب رحمت للعالمین میں لکھتے ہیں کہ نظام شمسی
 میں آفتاب کا سبب بڑا درجہ ہے۔ کیونکہ نظام ہذا کے جملہ سیارگان کا قبضہ اعظم جس کا طواف ان اجرام
 پر لازم ہے۔ یہی تیرا کبر ہے۔ عالم کون و فساد میں بھی آفتاب کی سبب بڑی ضرورت ہے۔ اس کی
 حرارت اس کا نور ہر اک شے کے وجود اور قیام پر گہرا اثر رکھتا ہے۔ ہاں عالم مادی کا آفتاب ایسا ہی ہے
 اب خداوند کریم عالم روحانی سے تیرا اعظم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے نور میں دکھلاتا
 ہے۔ اور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ کو سراجاً منیراً کے خطاب سے روشناس عالم فرماتا ہے۔ سچ ہے
 کہ جملہ سیارگان سماویات کا مدار اعظم ہی ہیں۔ اور عالم شریعت کی بقائے دوام کی علت اولیٰ بھی۔
 (صلی اللہ علیہ وسلم)

آفتاب رات کو تاریکی دور کرتا ہے اور سراج منیر نے ظلمت کفر و شرک کو محو کر دیا ہے۔ آفتاب
 کی روشنی سب تاروں پر چھا جاتی ہے۔ انہیں چھپا لیتی ہے۔ سراج منیر کی شریعت بھی تمام شریعتوں
 کی مہین ثابت ہوتی ہے۔ آفتاب کی روشنی جرائم روک دیتی ہے۔ سراج منیر کے نور نے بھی معاصی کو
 بند کر دیا ہے۔

آفتاب ایک وقت میں جاہلیت کی ظلمت جہالت کی تاریکی کفر و شرک کی سیاہی، رسوم کے اندھیر
 راج کی گھٹا، عقیدہ کی اندھیاری کو اپنی نورانی شعاعوں سے اٹھا کر دلوں کو نور ایمان سے، دماغوں کو عقائد
 صحیحہ کی لمعات سے آنکھوں کو کتاب مبین کے مطالعہ سے، خللا کو نورانی تعلیم سے دھندلے تذبذب کو
 دلائل ساطعہ سے تاریک ظنون کو براہین مبینہ سے روشن فرما دیا۔ اس روشنی میں ہر ایک نے حقیقت اشیا
 کو دیکھا۔ اور ہر ایک کی نگاہ خود اپنے آپ کو بھی دیکھ سکنے کے قابل ہوئی وہ جو انسانیت کی حقیقت کو فراموش
 کر بیٹھے تھے۔ اب خود اصحابی کا لُجُومِ بَابِیہم اِقْتَدِیْمُ اِهْتَدِیْمُ ثابت ہوئے۔ وہ جو
 عمايات سے راہ و رہنما گم کردہ تھے اب خود خضر راہ بنے۔

بعض شہر چشم آفتاب کی روشنی میں چندھیا جاتے ہیں۔ اور بعض بوم طبع رات کی تاریکی ہی میں
 پڑبال کھولتے ہیں۔ یہی حال ان تیرہ دونوں کا ہے۔ جو انوار محمدی کی تاب نہیں لاسکتے۔ اور ضرورتاً
 سے مستنیر نہیں ہوتے مومنین کو تو اس سراج ربانی پر پڑانہ وار نشان رہونا ضروری ہے۔

رحمت للعالمین ص ۲۲۴، ۲۲۵ ج ۱۲

ابراہیم میر سیالکوٹی | جو کہ غیر مقلدین و مابی حضرات کے امام العصر ہیں سراجاً منیراً کی ہی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جہاں ذات اقدس

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم و عالمیاں کے لیے رحمت بنایا ہے۔ وہاں آپ کو سراجاً منیراً (آفتابِ عالمات) بھی فرمایا ہے کہ دنیا جہاں کے لوگ آپ سے نور قلبی حاصل کریں۔

(سراجاً منیراً ص ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لفظ منیراً کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عربی زبان میں منیراً لازم بھی اور متعدی بھی۔ لازم کا مفاد یہ ہے کہ وہ روشن ہے اور متعدی کا حاصل یہ ہے کہ دوسروں کو روشنی دینے والا ہے۔ آفتاب کی بھی یہی شان ہے کہ وہ اپنے آپ میں بھی روشن ہے۔ اور دوسروں کو بھی روشنی دیتا ہے یعنی ستاروں کو۔ چاند کو۔ اور زمین کو۔ (سراجاً منیراً ص ۱) ابراہیم میر تفسیر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تفسیر معالم میں اس آیت کے ذیل میں کہا ہے **سَمَاءٌ سِرَاجًا لَّأَنَّهَا يُبْهِتَدَىٰ بِهَا كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِهَا فِي الظُّلْمَةِ** حق تعالیٰ نے آپ کا نام سراج فرمایا ہے کیونکہ آپ سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ مانند چراغ کے کہ اس سے اندھیرے میں روشنی حاصل ہوتی ہے (ص ۸ ج ۳) (سراجاً منیراً ص ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی توضیح تمثیل کی نمایاں سُرخی دے کر لکھتے ہیں کہ اسی طرح ذاتِ باریکات آں سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو سراجاً منیراً ہونے کی وجہ سے خزانہِ روشنی ہیں اور ازنگ مُرشد و شیخ یا پیر و استاد ہے جس کی ایک جانب تو ذاتِ گرامی صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور دوسری طرف بلب ہے جو اپنا یا فیض کے طالب مُرید کا دل ہے۔

پس اس مُرشد کا متبع سنتِ صحیح العقیدہ اور صالح العمل ہونا ضروریات سے ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ کفر و شرک، الحاد و بدعت، فسق و فجور اور اعمالِ سیئہ کی آلودگیوں سے پاک ہو۔ اور یہ بھی کہ وہ فرائض و سنن اور مستحبات کا ادا کرنے والا۔ اور محرمات اور مکروہات اور مشتبہات سے پرہیز کرنے والا ہو۔ پس ایسا پاکباز۔ متبع سنت۔ شیخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خزانہِ روشنی سے قلبی تعلق رکھتے ہوئے آنحضرت صلعم) سے نور حاصل کرے اور اس کی انعکاسی

نہ صلعم لکھنا بدعت ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکمل لکھنا جیسا ہے۔ (فقیر قادری عفرلہ)

شعاعیں مرید کے آئینہ صافی پر ڈالے۔ (سراجا منیرا ص ۲۶)

مولوی ابراہیم میرسیا کوئی ٹی ہی اس بات کو اپنی تفسیر سورۃ کہف میں کچھ تبدیلی کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو حق تعالیٰ نے سِرَاجًا مُنِيرًا بنایا۔ پس وہاں سے روشنی آنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ وارزنگ درست ہو یعنی پیر و مرشد متبع سنت صحیح العقیدہ، صالح العمل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قلبی رکھتے ہوئے وہاں سے نور حاصل کرے۔ اور اس کا عکس مرید کے دل پر ڈالے۔ اور یہ تو آپ سمجھ ہی چکے ہیں کہ بلب کا نول وارزنگ سے روشنی نہیں لے سکتا۔ بلکہ اس کے اندر جو باریک سی تاز بلی کی ہے۔ وہ روشنی لے کر منور ہوتی ہے۔ پس اس کی سلامتی بھی ضروری ہے۔

(تفسیر سورۃ کہف ص ۶۲)

قاری محمد طیب دیوبندی نے سراجا منیرا کی تشریح کرتے ہوئے تفصیلاً بحث کی ہے۔ جو کہ از حد مفید ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اس موقعہ

پر آپ کے ذہن میں شاید یہ کھٹک پیدا ہو کہ سراج کے معنی تو لغت عرب میں چراغ کے ہیں۔ سورج کے نہیں اس لیے اس آیت میں اگر آپ کو تشبیہ دی گئی ہے۔ تو روشن چراغ سے دی گئی ہے نہ کہ سورج سے۔ اور محض چراغ سے حضور کو تشبیہ دیا جانا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس تشبیہ سے آپ کے ہمہ گیر کمالات پر کوئی جامع روشنی ہی پڑ سکتی ہے۔ تو پھر سراج سے سورج کیسے مراد لے لیا گیا؟

جو اباعرض ہے کہ جہاں تک لغت کا تعلق ہے عربی زبان میں سراج کے معنی محض چراغ ہی کے نہیں بلکہ سورج کے بھی آتے ہیں۔ چنانچہ لسان العرب کی تیسری جلد میں وا شمس سراج ہنھار (آفتاب دن کا چراغ ہے) کہہ کر آفتاب کو چراغ کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں شمس چراغ کو بھی کہتے ہیں۔ اور پھر وا لسراج الشمس (چراغ سورج ہے) کہہ کر چراغ کو آفتاب کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں سراج سورج کو بھی کہتے ہیں آگے صاحب لسان العرب نے اس پر اس آیت کریمہ و سِرَاجًا مُنِيرًا کو بطور دلیل کے پیش کیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے نزدیک بلحاظ لغت اور بلحاظ تفسیر اس آیت میں سراج

کے معنی چراغ کے بھی لیے جاسکتے ہیں۔ اور سورج کے بھی۔ چنانچہ اس کی تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

بلاشبہ اس آیت میں سراج منیر سے حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا چراغ کی مثل فرمایا ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا آفتاب کی مانند فرمایا ہے نور میں اور ظہور میں۔

إِنَّمَا يُرِيدُ مِثْلَ السِّرَاجِ
الَّذِي يُسْتَضَاءُ بِهِ أَوْ مِثْلَ
الشَّمْسِ فِي النُّورِ وَالظُّهُورِ۔

(لسان العرب ج ۱۲ ص ۱۳)

اس سے واضح ہے کہ سراج منیر سے حضور کو آفتاب سے تشبیہ دیا جانا لغت کے عین مطابق ہے۔ تفاسیر کو دیکھا جائے تو ان کی رو سے بھی سراج کے معنی چراغ اور آفتاب دونوں لیے جاسکتے ہیں۔ صاوی حاشیہ جلالین میں لکھتے ہیں۔

سراج منیر کے معنی میں دونوں احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ سراج سے مراد آفتاب ہو۔ اور ظاہر یہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس سے مراد چراغ ہو۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا يَجْتَمِلُ أَنَّ
السِّرَاجَ بِالسِّرَاجِ الشَّمْسُ
وَهُوَ ظَاهِرٌ وَيَجْتَمِلُ أَنَّ
السِّرَاجَ بِالسِّرَاجِ الْمُبْصِحِ۔

بیضاوی کے محشی نے بھی آیت میں دونوں احتمالوں کا ذکر کیا ہے۔ کہا ہے کہ

سراج منیر جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا تو اس سے مراد آفتاب ہے کیونکہ قرآن نے آفتاب ہی کو سراج کہا ہے اور یا چراغ مراد ہے۔

وَهُوَ الشَّمْسُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا
أَوِ الْمُبْصِحِ۔

حافظ ابن کثیر محدث اپنی مشہور و مقبول تفسیر میں لکھتے ہیں۔

سراج منیر کے معنی یہ ہیں کہ اے پیغمبر تمہارا معاملہ تمہاری لائی ہوئی شریعت کے بارہ میں ایسا نمایاں اور واضح ہے یعنی تم اپنے امر میں ایسے روشن اور کھلے ہوئے ہو جیسے

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا أَيْ وَ
أَمْرِكَ ظَاهِرًا فِيمَا جِئْتَ
بِهِ مِنَ الْحَقِّ كَالشَّمْسِ فِي
إِشْرَاقِهَا وَإِضَاءَتِهَا لَا تَجْعُدُهَا

إِلَّا مُعَانِدٌ. (تفسیر ابن کثیر مصری ، سورۃ الاحزاب ص ۵۷۳)
سورج اپنی چمک دمک میں نمایاں ہوتا ہے
کہ معاند کے سوا کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

بہر حال تفسیروں کا رخ اس بارہ میں واضح ہے کہ سراج سے سورج بھی مراد لیا جاسکتا ہے اور لیا گیا ہے۔ چنانچہ ابن کثیر نے احتمال کے طور پر نہیں بلکہ تعین کے ساتھ واضح کر دیا۔ یہاں سراج سے سورج ہی مراد ہے۔ اس لیے لغت اور تفسیر دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہاں سراج سے آفتاب مراد لیا جانا لغت اور تفسیر دونوں کے لحاظ سے درست اور صحیح ہے۔ لغت اور تفسیر کے علاوہ اگر عین قرآن پر نظر کی جائے تو اس سے تو نمایاں طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہاں سراج منیر کے معنی آفتاب ہی کے لیے گئے ہیں۔ اور ذات بابرکات نبوی کو آفتاب ہی ثابت کرنا مقصود ہے کیونکہ قرآن حکیم کی اصطلاح میں سراج لقب ہی آفتاب کا ہے۔ اور اس سے سورج ہی مراد لیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ قرآنی تعبیر میں چاند کا لقب نور ہے۔ اور اس سے چاند بھی مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۃ نوح میں چاند کو نور اور سورج کو سراج فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا۔
اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

بلکہ قرآن کے عرف میں سورج کا یہ لقب (سراج) اس قدر معروف اور متعین ہے کہ اگر سورج کا نام لیے بغیر ہی سراج کا ذکر کر دیا جائے تو اس سے سورج کے سوا کوئی اور شے مراد ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورۃ فرقان میں چاند کو منیر فرما کر اس کے متقابل سورج کا منیر لقب (سراج) ہی ذکر کر دیا جانا کافی سمجھا گیا ہے۔ جس سے خود بخود سورج ہی ذہنوں میں آجاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا۔

اس آیت سے تو یہ واضح ہوا کہ قرآنی عرف میں سراج آفتاب ہی کا لقب ہے۔ اور قرآن کی اصطلاح میں سراج آفتاب ہی کو کہتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ ایک طرف تو قرآن نے سورج کا مخصوص لقب سراج بتلایا ہے اور دوسری طرف ہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سراج فرمایا ہے جیسا کہ آیت وَسِرَاجًا مُنِيرًا سے واضح ہے۔ تو لقب کی اس وحدہ

سے کہ سورج بھی سراج ہے اور حضور بھی سراج ہیں۔ اور سراج کے معنی قرآنی عرف میں آفتاب کے ہیں۔ حضور کا آفتاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جانا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ اگر سورج کا مخصوص لقب سراج ہے۔ اور وہی سراج حضور کا بھی لقب ہے۔ تو قرآنی اصطلاح کے مطابق حضور آفتاب ثابت ہوئے۔ جو تشبیہ کا حاصل ہے اور خلاصہ یہ نکل آیا کہ اگر سورج فلکی آفتاب ہے تو حضور ملکی آفتاب ہیں۔ وہ افق آسمانی سے طلوع کرتا ہے تو یہ افق زمین سے۔ جس سے اس تمثیل کی نوعیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ الحاصل اولاً لغت سے پھر تفسیر سے اور پھر عین قرآن سے ثابت ہوا کہ سراجاً منیراً میں سراج کے معنی آفتاب کے ہیں۔ اور یہاں اس کا مصداق ذات بابرکات نبوی ہے۔ تو حضور کی ذات اقدس بلحاظ لغت و تفسیر و قرآن آفتاب ثابت ہوئی اور نمایاں ہو گیا کہ اس آیت میں حضور کو آفتاب سے تشبیہ دینی مقصود ہے۔ جو ہمارا مدعا تھا۔ (آفتاب نبوت ص ۳۲ تا ص ۳۶)

لیکن آفتاب نبوت کو حق تعالیٰ نے سراج فرما کر اس کا لقب و ہاج کے بجائے منیر ذکر فرمایا جو چاند کی شان ہے۔ چنانچہ چاند کو قرآن نے منیر اور نور فرمایا ہے۔ (وَقَمَرًا مِّنِيرًا وَالْقَمَرَ نُورًا) جس روشنی کے ساتھ ٹھنڈک بھی ملی ہوئی ہے۔ اس لیے منیر کے معنی ٹھنڈی روشنی والے کے ہوئے۔ اور ثابت ہوا کہ اس آفتابِ رحمانی (ذاتِ نبوی) میں روشنی تو سورج کی سی ہے۔ جس میں چاند کا دھماپن نہیں کہ ظلمتِ شب کا نور نہ ہو سکے۔ مگر ٹھنڈک چاند کی سی ہے۔ جس میں سورج کی سی سوزش اور تپش نہیں کہ اذیت دہ ثابت ہو۔ جس کا حاصل یہ نکلا کہ مادی سورج نار ہے اور روحانی سورج نور۔ اس سے دونوں آفتابوں کی روشنی اور نورانیت کی نوعیتوں کا فرق واضح ہو گیا کہ ایک ناری ہے اور ایک نوری!

ساتھ ہی ان دونوں آفتابوں کی اصلیت کا فرق بھی اس سے کھل جاتا ہے اور وہ یہ کہ مادی سورج چونکہ ناریت لیے ہوئے ہے اور نار کا مخزن ہے۔ بخلاف روحانی آفتاب کے کہ وہ ناریت کی بجائے نورانیت کا پیکر ہے جس میں روشنی کے ساتھ ٹھنڈک اور سلامتی ہے اور ظاہر ہے کہ نور و سلامتی کا مخزن جنت ہے۔ چنانچہ جنت کی ہر ہر چیز میں رحمت

اور نورانیت ثابت ہے۔

بلکہ یہ آفتاب (سورج) اس کا (سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نمائندہ ہو کہ وہاں سے نور و سلامتی جذب کرتا ہو اور دنیا پر پھینکتا ہو۔ چنانچہ آپ کے جسم مبارک، جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے وقت بنفص حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھلکتا ہوا نظر آتا۔ بینی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے بلند محسوس ہونا، چہرہ مبارک کا چمک دمک میں سورج جیسا محسوس ہونا بنفص حدیث کان الشمس تجری فی وجہہ (گویا آفتاب آپ کے چہرے میں گھوم رہا ہے) چودھویں رات کے چاند سے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر فوقیت دینا اور حقیقت محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں کہ یہ روحانی آفتاب ان انوار کے ہجوم کی وجہ سے اسی مخزن نور (جنت) سے مناسبت رکھتا ہے۔

(آفتاب نبوت ص ۳۲ تا ص ۳۴)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق آپ کی
والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی خدمت گزار عورتوں،
سیدنا آدم علیہ السلام، خلفاء راشدین صحابہ کرام، اہلبیت
اطہار علیہم الرضوان، محدثین کرام اور اولیاء الرحمن کے عقائد

سرکانات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا عقیدہ

خاتم النبیین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ
نُورًا - سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔
(تفسیر نیشاپوری ص ۵۵ ج ۸، تفسیر عرائس البیان ص ۲۲ ج ۱، تفسیر روح البیان ص ۵۴۸
ج ۱، زرقانی شریف ص ۳ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار

لے سرور الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اس کو حدیث شریف تسلیم کرتے ہوئے اپنے اخبار المحدثات ص ۶
۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء میں درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گلگوبی نے بھی اس کو حدیث رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۵ مطبوعہ دہلی، تلامذہ علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے بھی اس حدیث
شریف کو قصیدہ امالی کی شرح کے ص ۲۵ پر درج فرمایا ہے اور شرح قصیدہ امالی تلامذہ علی قاری فرزاویہ
ابراہیم میر سیالکوٹی کے نزدیک بھی مستند کتاب ہے کیونکہ میر سیالکوٹی نے اپنی معرکہ الآراء کتاب شہادۃ القرآن
کے صفحہ ۸۹ ج ۱ پر مرزا سیوں کی تردید میں شرح قصیدہ امالی کا حوالہ درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی ذوالفقار
علی صاحب نے بھی عطر الوردہ ص ۲۲ میں یہ حدیث درج کی ہے۔ (فقیر ابو حامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

بیان المیلاد النبوی ص ۲۴، مطالع المسرات ص ۲۷، شرح قصیدہ امالی ص ۳۵، فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶، اخبار المحدثات ص ۱۶، اپریل ۱۹۰۵ء، عطر الوردہ ص ۲۱، تفسیر حسینی ص ۱۴۰
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں نے آقائے نامدار مدنی تاجدار
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کس شے
کو پیدا فرمایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

یا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ
قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ
مِنْ نُورِهِ۔
اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک سب
اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے
نور سے پیدا فرمایا۔

(مصنف عبدالرزاق، مواہب اللدنیہ ص ۹، زرقانی شریف ص ۲۶ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۲۱ ج ۱،
مطالع المسرات ص ۲۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۸، انوار المحدثین ص ۹، عقیدۃ الشہدہ ص ۱۰، نشر الطیب
ص ۶۱۵ از اشرف علی تھانوی دیوبندی، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۵۸ از ابن حجر مکی) یہ
شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے
ہیں کہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد
سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ اُن کے جدِ اعلیٰ سیدنا علی المرتضیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حبیبِ کریم گار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اے اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔
(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ)

۱۰ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث شریف شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فتاویٰ حدیثیہ میں تفصیلاً درج کی ہے اور علامہ ابن حجر مکی کے متعلق فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ
ابن حجر مکی مکر شریف میں مفتی حجاز تھے۔ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (حاشیہ تاریخ المحدثات ص ۳۹۲)
۱۱ دیوبندی حضرات کے مغز اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی یہ حدیث شریف نشر الطیب مطبوعہ
دیوبند میں درج کی ہے اور نشر الطیب سرار الوہابیہ ثناء اللہ مرثوی کے نزدیک بھی نہایت مستند ہے۔ (فقیر قادری)

فرمایا۔

كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَجِي قَبْلَ
خَلِقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ
أَلْفَ عَامٍ۔

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ
ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور
میں ایک نور تھا۔

(مواہب اللدنیہ منارج ۱، زرقانی شریف منارج ۱، جواہر البحار ص ۶۷، انوار المحمدیہ
من اشرف الطیب ص ۶، تفسیر روح البیان ص ۲۱ ج ۲، حجة اللہ علی العالمین ص ۲۱۶)

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ میں عرض کیا۔ اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی
ذات والاصفات کے متعلق فرمائیے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
اَنَا دَعْوَةٌ اِذَا ابْرَاهِيمَ وَبِئْسَ اِي
عَيْسَىٰ عَلَيْنَا السَّلَامُ وَرَاثِ
اُمِّي حَيْثُ حَمَلْتَنِي اِنَّهُ
خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ اَصْأَعَتْ لَهٗ
قُصُورُ الشَّامِ۔

میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
دُعا کا نتیجہ ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی بشارت ہوں۔ اور جب میری والدہ ماجدہ
مجھ سے حاملہ ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک
نور کا ان سے ظہور ہوا جس سے شام کے مہلات
لوشن ہو گئے وہ نور میں ہوں۔

رد لائل النبوت بہیقی ص ۱۱ ج ۱، دارمی شریف ص ۱۱ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱،
تفسیر ابن کثیر ص ۳۶ ج ۴، زرقانی شریف ص ۱۱ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۴ ج ۱،
سیرت حلبیہ ص ۱۱ ج ۱، البدایہ والنہایہ لابن کثیر ص ۲۵ ج ۲، سیرت النبویہ للذہبی ص ۲۱
مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۔

مخدومہ دارین سیدہ طیبہ
طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

عنها جو کہ سید الكل ہادی سبیل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ
ہیں، فرماتی ہیں۔

لَمَّا وَلَدَتْهُ خَرَجَ مِنْ فَرْجِ جَنِي
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ قُصُورَ الشَّامِ

جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو میں نے جنا تو مجھ سے نور نکلا جس سے
اُن کے سامنے شام کے محلات نے روشن ہو گئے۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۳ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۲، زرقانی شریف)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

رَأَيْتُ كَأَنَّ شَهَابًا خَرَجَ مِنِّي
أَضَاءَتْ لَهُ الْأَرْضُ

میں نے دیکھا کہ مجھ سے روشن ستارہ
ظاہر ہوا جس سے پوری زمین منور اور
روشن ہو گئی ہے۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۴ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱)

سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرور کائنات
مفخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم والشارکی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ

لَمَّا فَصَلَ مِنِّي خَرَجَ مَعَهُ
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیدا ہوئے تو ان سے ایسا نور ظاہر ہوا
جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز
روشن ہو گئی۔

(مجمع الزوائد لابن حجر ص ۲۱ ج ۸)

مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۳ ج ۱، زرقانی سیرت حلبیہ ص ۹ ج ۱، الوار

لہ خصائص الکبریٰ لعلاتہ السیوطی، مواہب اللدنیہ للقسطلانی، سیرت حلبیہ لعلاتہ الحلبی، زرقانی
لعلاتہ محمد بن عبد الباقی یہ ایسے مستند محدثین کی مستند کتب ہیں جن کے حوالہ جات دیوبندیوں اور
وہابی غیر مقلدین کے اکابرین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی مفتی محمد شفیع آف کراچی کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے صفحات ۱۶-۸۸۔
۲۴-۲۵-۲۶۔ وہابیوں کے قاضی سلیمان پوری کی کتاب رحمۃ للعالمین جلد دوم کے صفحات ۲۷۸-۲۸۰-۱۰۶۔
۲۵۰-۲۶۰ وغیرہم ملاحظہ فرمائیں کہ کتنی روایات ان کتب سے درج کی ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

المحمدیہ ص ۱۶، البیادیہ والنہایہ ص ۲۶۴ ج ۲، ماثبت من السنۃ ص ۵۳

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں روایت درج

فرمائی ہے کہ :-

إِنَّ أُمَّه رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْهُ
نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ
الشَّامِ ۲

بے شک نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
کی والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ جب انہوں نے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنائز حضور
کے نور سے شام کے محلات منور اور روشن ہو گئے

کتاب الوفا ص ۳۶ ج ۱، ص ۹ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۹۲ ج ۱، دلائل النبوت للبیہقی ص ۶۹ ج ۱،
مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، انوار المحدثیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱ ج ۱، ماثبت من السنۃ
ص ۵۳، مجمع الزوائد ص ۲۲۲ ج ۸، اسعاف الراغبین ص ۱

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج

فرمائی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

إِنِّي رَأَيْتُ خَرَجَ صِنِّي نُورًا
أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ ۳

میں نے دیکھا کہ مجھ سے نور نکلا ہے جس
سے میں نے شام کے محلات روشن اور

۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ وہابیہ کے نزدیک بھی بہت مستند کتاب ہے
کیونکہ فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتابوں میں مرزا میوں کی تردید کرتے ہوئے اور سیدنا عیسیٰ
علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ثبوت درج کرتے ہوئے کتاب الوفا میں درج شدہ روایت پیش کی
ہے دیکھئے شہادۃ القدر ص ۲۱۹ ج ۱، الخیر الصیح عن العبر المبیع ص ۱۔

وہابیہ کا آرگن الاسلام، دہلی محدث ابن جوزی کی شخصیت کے متعلق لکھتا ہے کہ محدث ابن جوزی علیہ
الرحمۃ، چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے دست
حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے امن رحمت میں سچکے ہیں۔
۲۔ دیوبندیوں کے مولوی بدر عالم مہاجر مدنی نے بھی یہ روایت اپنی کتاب ترجمان السنۃ ص ۱۱۵ ج ۴ پر درج کی ہے (فقیر قادری

(دلائل النبوت بہقی ص ۲۹۵ ج ۱ مطبوعہ مدینہ منورہ) منور ہوتے دیکھے۔

دیوبندیوں کے مفسر اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نثر الطیب میں لکھتے ہیں کہ حمل رہنے کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصری علاقہ شام کے محل ان کو نظر آئے۔ کذا فی سیرۃ ابن ہشام۔ (نثر الطیب ص ۱)

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیر المصطفیٰ ص ۱۱۱) بے شک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (سیر المصطفیٰ ص ۱۱۱)

امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ آرَادَ أَنْ يَبْنِيَهُ

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ کریم نے

سزاوار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ ام تسری دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ شرک و بدعت کی تردید میں جماعت المحدث کے سمبوا تھے۔ (اخبار الہدیٰ ام تسری ص ۲۰، جولائی ۱۹۴۴ء)

نیز ان کی تصنیف لطیف نثر الطیب کے متعلق لکھتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات پیدش سے لے کر تا وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے صحیح و مستند روایات سے قلمبند کیے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث ام تسری ص ۱۴، مئی ۱۹۴۳ء ص ۲۳، مارچ ۱۹۲۱ء)

اب تو وہابیوں کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کی جماعت کے امام العصر ابراہیم میر نے نورانیت کا ذکر کرتے ہوئے پہلے بیٹک کا لفظ لکھا ہے۔ (فقیر قادری) علامہ عارف حقانی علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت بیداری میں! ایشافہ بچتر مرتبہ زیارت کی ہے۔

(میزان الکبر اے ص ۲۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

فَجَعَلَ يَسَارِي فَضَائِلَ لِبَعْضِهِمْ
عَلَى بَعْضٍ رَأَى نُورًا سَاطِعًا
فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ
مَنْ هَذَا أَقَالَ هَذَا ابْنُكَ
أَخَذُ وَهُوَ أَوْلُ وَهُوَ آخِرُ
وَهُوَ أَوْلُ شَافِعٍ .
رخصائص البكري ص ۹۳ ج ۱ مطبوعه :

پیدا فرمایا تو ان کی اولاد ان کو دکھائی گئی
تو آپ نے بعض مخلوق کی بعض پر فضیلت
دیکھی تو نیچے کی طرف سے بلند ہونے والا نور
آپ نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض
کیا۔ اے رب! یہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ہیں اور وہ اول اور وہی آخر اور
وہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔

سعودی عرب

محدث ابن جوزی اور علامہ بکری علیہما الرحمہ فرماتے ہیں۔

جب سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنے آخری
وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے
اپنے بیٹے حضرت شیبث علیہ السلام کا
ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بیٹے! مجھے اللہ
تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تم سے اس
نور محمدی کے بارے عہدوں جو تمہاری
پیشانی میں جلوہ گر ہے۔ کہ تم اس کو پاکیزہ

فَلَمَّا أَتَيْتَ آدَمَ بِالمَوْتِ
أَخَذَ بِيَدِهِ وَوَلَدَهُ شَيْبَثَ
وَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّ اللَّهَ
بَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي
أَنْ أَخْذَ عَلَيْكَ عَهْدًا
مِنْ أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي
أَوْسَى بِي وَجُوهَكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ
إِلَّا فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ النِّسَاءِ

ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۲، کتاب الانوار و مصباح السرور والافکار ص ۷۶)

لہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ کان من الاعیان و فی الحدیث
من الحفاظ ما علمت ان احد من العلماء تصنف هذا الرجل محدث ابن جوزی علوم قرآن اور
تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے
معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں سے کسی کی ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴)

سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیدہ طیبہ طاہرہ سرکار مانی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی اپنے قدم میمنت لزوم سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔ مجھے دیا کہ اسے پی لیں۔ میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے مجھے کہا کہ سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ پھر اس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔

اے رسولوں کے سرور ظہور فرمائیے۔ اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جاتیے۔ اے رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمائیے۔ اے نبی اللہ رونق افروز ہو جاتیے۔ اے رسول اللہ تشریف لائیے۔ اے خیر المخلوق جہان کو منور فرمائیے۔ اے نور من نور اللہ جلوہ افروز ہو جاتیے۔ بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے جہان میں رونق ہوئے۔

الصَّلَاةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

إِظْهَرِ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ
إِظْهَرِ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ أَظْهَرَ
يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ أَظْهَرَ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِظْهَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِظْهَرِ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ
إِظْهَرِ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهِ
بِسْمِ اللَّهِ إِظْهَرِ يَا مُحَمَّدُ
بُنْ عَبْدِ اللَّهِ فَظْهَرَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْبَدْرِ
الْمُنِيرِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

(بیان المیلاد النبوی ص ۱۱)

۱۔ اِظْهَرَ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهِ سے جبریل امین کا عقیدہ بھی اظہر من الشمس ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا عقیدہ

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

عارفہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

كُنْتُ أُخِيَطُ فِي السَّحَرِ
فَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا
فَلَمَّا قَدِرْتُ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُولُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ
بِشُعَاعِ نُورٍ وَجْهًا قَصَصَ الْأَنْبِيَاءُ ۲۶۶،
كے نور کی شعاعوں سے سُوتی مل گئی۔

میں سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی کہ سُوتی
گر گئی بڑی تلاش کے باوجود سُوتی نہ ملی۔
اتنے میں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مکہ میں تشریف لائے تو اُن کے چہرہ مبارک
خصائص الکبریٰ ص ۱۵۶ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۶۸۸، القول البدیع ص ۱۴۷، عہدہ الشہدہ رضی اللہ
حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ شفا شریف کی شرح میں ایک روایت درج فرماتے ہیں
کہ طیبہ طاہرہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

كُنْتُ أَدْخُلُ الْخَيْطُ فِي الْإِبْرَةِ
حَالِ الظُّلْمَةِ لِبَيَاضِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
میں تاریک باتوں میں حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وسلم کی نورانیت کی چمک سے سُوتی میں
دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔

قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶، خصائص الکبریٰ للسیوطی ص ۱۵۶ ج ۱، حاشیہ نسیم الریاض ص ۲۲۸ ج ۱ مطبوعہ مصر
علامہ محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی ہے کہ سیدہ اُمّ المؤمنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

۱۔ فخر الوہاب بیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علمی فضیلت کا اقرار
کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علمی مشکلات کے حل کرنے میں مرجع صحیح تھیں اور حاجز
۱۴

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمًا مَسُورًا وَ
أَسَارِيًّا وَجْهَهُ تَبْرُفٌ
(دلائل النبوت ص ۵۲، مطبوعہ مدینہ منورہ)

ایک دن نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم
خوشی خوشی گھر میں تشریف لائے۔ تو آپ
کے چہرہ الزر کے حد و خال سے بھی بجلی کی
طرح نور چمک رہا تھا۔

ایک روایت جو سرکارِ طیبہ عارفہ زاہدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے اور آپ نے اس روایت میں اپنی آنکھوں و دیکھا منظر بیان فرمایا ہے جس کو علامہ
جلال الدین سیوطی اور علامہ شہاب الدین خواجه علیہما الرحمہ نے اپنی مبارک تصانیف
میں درج فرمایا ہے نیز غیر مقلدین و ہابیوں کی مقتدر شخصیت قاضی سلیمان منصور پوری
نے بھی اپنی کتاب 'رحمۃ للعالمین' میں بھی درج کیا ہے۔ یہاں پر قاضی سلیمان منصور پوری
کی تحریر کردہ عبارت درج کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی نعل کو پونڈ لگا رہے تھے۔ اور میں چرخ کات رہی تھی میں
نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ ہو رہا ہے۔
اور اس پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا ہے۔ یہ ایسا نظارہ تھا کہ
میں سر اپا حیرت بن گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مجھ پر پڑی۔ فرمایا
عائشہ تو حیران سی کیوں ہو رہی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ
حنور کی پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر ایک چمکتا دکھتا نور ہے۔
(اس پاک نظارہ نے مجھے سہرا چشم کر دیا ہے)

اے خنک چشمے کہ او حیران دست
دے ہمایوں دل کہ آں قربان دست

مفسر الہدایہ مولوی محمد صاحب ہلوی لکھتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین کتاب جو جامعہ عثمانیہ دکن جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دارالعلوم
دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے! اور تمام اسلامی ہائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ محرمین اور
مورخین و فلاسفر اس کی صحت برتری کے مقرر ہیں۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۹، آرا ماہ ۱۹۲۲ء)

بخدا اگر ابو کبیر ہذنی (ایام جاہلیت کا مشہور شاعر) حضور کو دیکھ پاتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے اشعار کے صحیح مصداق حضور ہی ہو سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس کے شعر کیا ہیں۔ میں نے یہ شعر پڑھ کر سنا دیئے۔

وَمَبِيَّتِي مِنْ كُلِّ غَبْرٍ حَيْضَةٍ
وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى اسْتِرَاةٍ وَجْهٍ
وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَائِرِ مُعْضَلٍ
بَسَقَتُ كَبْرَتِي الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے پاک امراض سے مبتلا ہیں۔ ان کے درختاں چہرہ پر نظر کرو تو معلوم ہو گا کہ نورانی اور روشن برق جلوہ دے رہی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ میں جو کچھ تھا اُسے رکھ دیا پھر عاتشہ کی پیشانی کو چوما۔
درجۃ للعالمین ص ۱۹۶-۱۹۸ ج ۲، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۷ ج ۱، نسیم الریاض ص ۲۲۴ ج ۱، حلیۃ الاولیاء ص ۱۰۰

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كِي شَهَادَتِهَا وَرِغْمِهَا

اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَرَمَاتِي فِي كِي مَحْدُومَةٌ كُلُّ سَكْرَةٍ آمَنَهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي فَرَمَاتِي۔

لَقَدْ رَأَيْتُ لَيْلَةً وَضَعْتُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُورًا أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ
الشَّامِ حَتَّى رَأَيْتُهَا۔

ابستہ تحقیق میں نے اُس رات کو نور دیکھا
جس رات رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
پیدا ہوئے کہ اُس نور سے شام کے محلات
روشن ہو گئے یہاں تک کہ اس روشنی میں
میں نے ان محلات کو دیکھ لیا۔

خصائص الکبریٰ ص ۱۱۵ ج ۱، کتاب الوفا لابن جوزی ص ۹۴، زرقانی تشریف موابہ اللہ فیہ ص ۲۲ ج ۱

خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

خليفة اول سيدنا ابو بكر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | علامہ احمد قطلانی قدس سرہ

النورانی جو کہ شارح بخاری ہیں۔ روایت نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ وَجْهَهُ رَسُولِ اللَّهِ
كَدَارَةِ الْقَمَرِ - رَجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ ۴۸۹، انور چاند کی طرح منور تھا۔

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا رخ
خصائص الکبریٰ ج ۱، مواہب اللدنیہ ج ۲۵، انوار المحمدیہ ج ۱۲۵، دلائل النبوة از ابو نعیم،
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شعر کہتے ہیں۔
أَمِينٌ مُصْطَفَىٰ بِالْخَيْرِ يَدْعُوْنَا
كَضَوْعِ الْبَدْرِ زَائِلَةَ الظَّلَامِ
حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امین ہیں۔ اور نیکی کی طرف بلانے والے ہیں۔ آپ کی روشنی اندھیروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل کرنے والی ہے۔ (دلائل النبوت ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۸)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُءِيَ
كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ
حبیب کبریا، مالک بر دوسرا، محمد
مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب

کلام فرماتے تو آپ کے دندان مبارک کے
درمیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

(مواہب اللدنیہ ص ۲ ج ۱، انوار المہدیہ ص ۱۳۲، زرقانی شریف)

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک شخص نے
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور شان بیان فرمائیے تو آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

كَانَ عَرَقٌ وَجْهَهُ اللَّوْلُوۗۙ
آپ کے پسینہ کے قطرات چمک دار موتی
(دلائل النبوت ص ۱۸۷ ج ۱ حجة اللہ علی العالمین) ۶۶۲ تھے۔

سیدنا واما منا حسن مجتبیٰ
سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

ہیں کہ میرے ماموں جان ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نانا جان سیدالانسن
والجان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے میں
ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ ان سے عرض کیا کہ نانا جان کا مبارک
عقیدہ بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا:-

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
رَسُولِ كَرِيمٍ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ بَلَدٍ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَنَّا مَضْحَمًا
رُتَبَهُ وَاللَّي تَحْتَهُ - آپ کا چہرہ مبارک اس
طرح روشن اور منور تھا جیسے چودھویں
يَتَلَاءُ كَوْ وَجْهَهُ تَلَاءُ لَوْءِ الْقَمَرِ

لے حکیم ترمذی اور محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی
بیان فرمایا ہے۔ دلائل النبوت ص ۱۹۳ ج ۱ شامل ترمذی ص ۳۱ پس واضح ہوا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما کا بھی یہی عقیدہ تھا۔
(فقیر قادری عفری)

لے بیتلاؤء کے معنی اور تشریح کرتے ہوئے علامہ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

لَيْلَةَ الْبَدْرِ - رات کا چاند چمکتا ہے -
 (مجمع الزوائد ج ۸، شمائل ترمذی ص ۲ مطبوعہ دہلی، خصائص الکبریٰ ص ۱۸ ج ۱، جواہر البحار
 ص ۳۵، دلائل النبوت ج ۲، نشر الطیب ص ۱۱)

سیدنا علی المرتضیٰ، امام حسین اور امام زین العابدین کا عقیدہ | سیدنا امام
 زین العابدین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد محترم سیدنا امام حسین رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جدِ امجد سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے
 بیان فرماتے ہیں کہ نبی غیب دان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا -
 كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي | میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے
 قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ | سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے
 أَلْفَ عَامٍ - حضور میں ایک نور تھا -

(مواہب اللدنیہ ص ۱۱، زرقانی شریف ص ۱۱، انوار المحمدیہ ص ۹، جواہر البحار ص ۷۷، للنبھانی،
 سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | غزوة تبوک سے فتح و نصرت
 حاصل کرنے کے بعد جب

(بقیہ صفحہ ۷۶) - معنی یتلوا یعنی

ویشرق كاللؤلؤ قوله تلالوا القمر ليلة البدر ای مثل تلالوا القمر ليلة البدر یعنی
 یتلوا کے معنی روشن ہونے اور چمکنے کے ہیں جیسے موتی چمکتا ہے اور تلالوا القمر ليلة البدر
 کے معنی یہ ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ نور اس طرح چمکتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند
 چمکتا ہے - (شرح شمائل محمدیہ ص ۱۹ مطبوعہ مصر)

سے دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اس روایت کو درج کیا ہے - (دیکھئے
 نشر الطیب ص ۱۹ مطبوعہ دیوبند) اور نشر الطیب دیوبندیوں اور دہلیوں کے نزدیک بھی مستند

سُورِ كَاتِنَاتٍ، مَفْحَزِ مَوْجُودَاتٍ مَبْنُوعِ كَمَالَاتٍ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالْحِجَابِ وَ
 التَّسْلِيمَاتِ مَدِينَةِ مَنُورِهِ (زادہ اللہ شرفاً) جلوہ افروز ہوئے۔ تو حضرت عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت
 مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کی شانِ اقدس میں مدحیہ اشعار کہوں۔ تو حضور پر نور
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا چچا جان کہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت
 رکھے تو انہوں نے اشعار کہے جن کے آخری دو شعر درج کیے جاتے ہیں۔ جن سے
 عم رسول اللہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ مبارکہ کا بھی واضح علم ہو جاتا
 ہے۔ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین
 نے اپنی مبارک تصانیف میں بھی وہ اشعار لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

أَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتْ
 الْأَرْضُ وَصَاغَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ
 فَخَنَّ فِي ذَاكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ
 وَسُبُلُ الشَّرِّ شَادِنُ خَشْرَتِ

کتاب الوفا ص ۳۵ ج ۱، خصائص الکبر اے ص ۹۷ ج ۱، النسان العیون ص ۹۲ ج ۱، اہریت
 النبویہ ص ۳۷، جواہر البحار ص ۴، النوار المحمدیہ ص ۱۶-۸۴، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۲۲،
 مواہب اللدنیہ ص ۲۳، الاستیعاب، مستدرک ص ۳۲۶ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۵۸ ج ۲، نشر الطیب ص ۹،
 کتاب الملل والنحل ص ۲۴ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲۱۶ ج ۸، تلخیص المستدرک ص ۳۲۶ ج ۳

ان اشعار کا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس طرح کرتے ہیں۔
 اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ آپ کے نور سے آفاق منور
 ہو گئے۔ سو ہم اُس ضیاء اور اُس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔
 (نشر الطیب ص ۹ مطبوعہ دیوبند)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | سید المفسرین سیدنا عبد اللہ
 بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں:-

إِذَا تَكَلَّمَ رَأْيُ كَالنُّورِ
 نَبِيٌّ پَاكٍ صَا حِبِّ لَوْلَاكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وسلم جب کلام فرماتے تو ان کے دندان
مبارک کے درمیان سے نور مبارک نکلتا
ہوا نظر آتا تھا۔

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ
ثَنَائِيَا ه

(سنن دارمی شریف ص ۲۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، شمائل ترمذی ص ۲، خصائص الجبرائے
ص ۵۶، جواہر البحار ص ۴۵، مجمع الزوائد ص ۲۷، شیم الجیب)
علامہ ابن عبدالبر محدث علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابو طفیل عامر بن واثلہ کنانی نے سیدنا
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اشعار پڑھے جن میں ایک شعر یہ ہے
أَنَّ النَّبِيَّ هُوَ النُّورُ الَّذِي كُنْتُ
بِهِ عَمَائَاتٌ مَاضِيًا وَيَأْتِينَا - !!

بے شک نبی رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ایسے نور ہیں جن کے سبب ہمارے
انگول اور بچپوں کے سب اندھیرے اور گمراہیاں دور ہو گئیں۔ (الاستیعاب ص ۳۷، ج ۱)
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرور کون و مکالم، محبوب
رب دو جہان محمد مصطفیٰ علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا سایہ نہ تھا۔ آپ کا
نور مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف لاتے
تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر بھی غالب آجاتا۔

قَدْ نَطَقَ الْقُرْآنُ بِأَنَّ النُّورَ
الْمُبِينُ فَإِنْ فَهِمْتَ فَهُوَ
نُورٌ عَلَى نُورٍ -
بے شک قرآن پاک میں آپ کو نور مبین
فرمایا گیا ہے۔ جان لے کہ آپ تو نور
علیٰ نور تھے۔ (نسیم الریاض ص ۲۸۲، ج ۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
جلیل القدر صحابی سیدنا ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لے اس شعر سے معلوم ہوا کہ ابو طفیل عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔

(فقیر محمد نصیر اللہ قادری عفرلہ)

اِذَا ضَعَبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَاؤُ
فِي الْجُدْرِ - (عصيدة الشبده ص ۱۸۲،
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تسم فرماتے تو دیواریں آپ کے نور مبارک
سے چمک اٹھتیں۔

خصائص الکبرای ص ۱۸۲ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص ۱۲۱ ج ۱ - انوار المحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - حجة اللہ
علی العالمین - شفا شریف ص ۲۹ ج ۱، حاشیہ شمالی ترمذی ص ۱۴، شرح للملا علی قاری بر
حاشیہ نسیم الریاض ص ۲۳۸ ج ۱، مدارج النبوة ص ۱۲۱ ج ۱، انشر الطیب ص ۱۳۲ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۶۸۹
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي
فِي وَجْهِهِ - (ترمذی شریف ص ۲۵۵ ج ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۸ مطبوعہ دہلی، خصائص الکبرای ص ۱۸۲ ج ۱،
سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور
صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ

لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ -
جس دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی نورانیت
سے مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہو گئی۔

ابن ماجہ ص ۱۱۹، مشکوٰۃ شریف ص ۵۲، ترمذی شریف ص ۲۵۲ ج ۲، مواہب اللدنیہ ص ۱۲۱ ج ۱،
انوار المحمدیہ ص ۲۸، جواہر البحار ص ۴ ج ۱، اسیرت حلبیہ ص ۲۳۷ ج ۲، خصائص الکبرای ص ۱۸۲ ج ۱،
مدارج النبوة فارسی ص ۸۱ ج ۲، طبقات ابن سعد ص ۲۲۱ ج ۱، مستدرک ص ۲۳ ج ۲، تلخیص المستدرک ص ۲۳ ج ۲

۱۔ علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فَشَبَّهَ وَجْهَهُ الشَّرِيفُ بِالشَّمْسِ
فِي الْإِسْرَاقِ وَالتَّوَرِّدِ (نسیم الریاض ص ۳۳۸ ج ۱ مطبوعہ مصر)

۲۔ مظاہر حق والوں نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے درو دیوار بھی روشن ہو گئے تھے مظاہر حق ص ۲۳۵ (فقیر قادری)

یحییٰ بن سعید اور شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما
دونوں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے سنا کہ نبی کریم روف و رحیم علیہ افضل
الصلوة والتسلیم نے جب اپنے دونوں ہاتھ
مبارک اٹھائے تو میں نے آپ کی دونوں
مبارک گلبوں کی سفیدی دیکھی۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
وَشَرِيكَ سَمِعَا اَنْسًا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ
اِبْطِيهِ -

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱، ص ۶ ج ۲، نسائی شریف ص ۲۲ ج ۱، مسلم شریف ص
دلائل النبوت ص ۱۸ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۵ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوائے
استسقا کے کسی اور دعا میں اپنے مبارک
ہاتھوں کو زیادہ اونچا نہیں اٹھاتے تھے۔
اور استسقا میں اتنے ہاتھ اٹھاتے تھے
کہ آپ کی مبارک گلبوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔
مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ شریف ص ۱۳ مطبوعہ دہلی، دار قطنی ص ۱۹،
ترجمہ انصاری علی العالیین ص ۲۸

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ
فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا
فِي اِلسْتِسْقَاءِ فَانَّهُ يَرْفَعُ
حَتَّى يَرَى بَيَاضَ اِبْطِيهِ -

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سفید رنگ
والے روشن آفتاب تھے آپ کے پسینے کے

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ

لے ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے ازہر اللون کا ترجمہ ابیض نیوً اً روشن آفتاب کیا ہے۔
(مرقات) علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام سہیلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ الزہرۃ
فی اللغۃ اشراق فی اللون بیاضاً زہراً لغت میں بہت زیادہ سفیدی کی چمک
والے رنگ کو کہتے ہیں۔ (شرح شمائل محمدیہ ص ۱۹)

اللُّغُزُورُ

مبارک قطرات چمکدار موتی تھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۶، دلائل النبوت بہیقی ص ۱۵۵ ج ۱، دارمی شریف ص ۳۳ ج ۱، خصائص
البحر ص ۱۸۴ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۴۲ ج ۲)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سید العالمین احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ علیہ افضل

الصلوٰۃ والسلام کا درباری نعت خوان اور شاعر اپنے رسول کریم کی نعت بیان کرتے
ہوتے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

مَتَى يَبْدُ فِي اللَّيْلِ الْبَهِيمِ جَبْنُهُ
يَلُوحُ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَى الْمُتَوَقِّدِ

جب سخت تاریک میں آپ کی پیشانی نورانی ظاہر ہوتی ہے۔ تو وہ اندھیری رات
میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔

(دلائل النبوت ص ۲۱۶ ج ۱، زرقانی شریف ص ۶۱ ج ۴، الاستیعاب ص ۳۴ ج ۱)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے مقام پر اپنے عقیدہ کا اظہار
اس طرح فرمایا ہے۔

نُورٌ أَضَاءَ لَهُ عَلَى الْبَرِّيَّةِ كُلِّهَا!
مَنْ يَهْدِي لِلنُّورِ الْمُبَارِكِ يَهْتَدِي

آپ کے نور مبارک کی نورانیت نے تمام دنیا کو روشن فرمایا ہے جو بھی اس

لے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ما سمعت بشيء احسن من شعر
حسان میں نے کسی شخص کے شعر حسان کے شعروں سے عمدہ نہیں سنے (ابن جریر ص ۱۸، ترجمان القرآن ص ۹۴ ج ۹)
لے قاضی سلیمان منصور پوری وہابی نے بھی اپنی کتاب رحمۃ للعالمین ص ۴۲ ج ۲ پر یہ شعر لکھا ہے۔ اور
ترجمہ کیا ہے جو درج ہے جب شب تاریک میں اُس کی پیشانی نمایاں ہوتی ہے تو روشن چراغ کی
طرح چمکا کرتی ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

مبارک نُور سے مستفیر ہوا وہی ہدایت پا گیا۔ (نسیم الریاض ص ۲۵ ج ۳، مطبوعہ مصر)
ابن کثیر علیہ الرحمۃ جو کہ مفسرِ قرآن بھی ہیں نے حضرت حنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
بارگاہِ مصطفویٰ میں پیش کردہ شعر البدایۃ والنہایۃ میں درج کیا ہے۔۔

وَافٍ وَمَاضٍ شَهَابٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
بَدْرٌ أَنَارَ عَلَى كُلِّ الْأَمَاجِدِ

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نُور ایسا نُور ہے کہ جس نے تمام اماجد اور بزرگیوں
کو منور اور روشن فرما دیا ہے۔ آپ کا نُور مبارک پورا ہونے والا اور پُرانا ستارہ
ہے آپ کے نُور ہی سے چودھویں رات کا کامل چاند بھی نُور اور روشنی حاصل
کرتا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۷، البدایۃ والنہایۃ ص ۲۳۶ ج ۳)

اہم اجل سند المفسرین والمحدثین علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز نے بھی
سیدنا حنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے۔

أَعْرَسَ عَلَيْهِ لِلنَّبِیَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ نُورِ یَلُوحُ وَیَشْهَدُ!

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مہرِ نبوت بہت ہی چمکتی تھی اور آپ کا اللہ کی
طرف سے نُور ہونا ظاہر اور واضح ہو جاتا تھا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۹۴ ج ۱)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ بارگاہِ نبوی میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا۔

هُوَ یَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ | آپ کا چہرہ مبارک بجلی کی طرح چمک رہا ہے

لہٰذا امام ابن کثیر کی کتاب البدایۃ والنہایۃ کے حوالہ جات فخر الوہاب سید ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی دیئے
ہیں۔ (دیکھئے سرابا منیرا ص ۱۲، ص ۱۱۱)

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَسَّ اسْتَنَادَ وَجْهَهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ قَبِيْرٍ - اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام جب خوش ہوتے تو آپ کا رخ انور اس طرح منور نظر آتا جیسا کہ چاند کا کھڑا ہے

(صحیح بخاری ص ۱۸ ج ۲، مستدرک ص ۶ ج ۲، خصائص الجبرائیل ص ۱۸، نسیم الریاض ص ۳۳۹ ج ۱، دلائل النبوة ص ۵۲ ج ۱، دلائل النبوت ص ۲۲ ج ۳، ابوالنعیم حجة اللہ علی العالمین ص ۴۸۹ منتخب الصحیحین للنہجانی ص ۱۳۸)

امام ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ اشعار جو انہوں نے حضور پر نور ﷺ کے نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں لکھے ہیں درج کیے ہیں۔ ان میں سے ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ بھی بالکل عیاں ہے۔

وَرَدْنَا هُ وَ لَوُرُّ اَللّٰهُ يَجْلُوْا !
وَجَّ الظُّلْمَاءُ عَنَا وَ الْعِطَاءُ

اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے اندھیروں کی سیاہی اور تاریکی دور ہو گئی اور روشنی ہی روشنی ہو گئی۔ اور سب پردے اٹھ گئے۔ (البدایہ والنہایہ ص ۳۳۶ ج ۳ مطبوعہ مصر)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری

نے حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ رَأَيْتُ
بَيَاضَ اِبْطِيْهِ - سید مسلمان فخر کون و مکان محمد مصطفیٰ علیہ
التيمة و الثنار نے دعاء فرمائی اور اپنے
دونوں نورانی دست مبارک اٹھائے تو میں
نے آپ کے دونوں مبارک بطنوں کی سفیدی دیکھی

(صحیح بخاری ص ۶۵ ج ۴ مطبوعہ مصر)

سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سرور کائنات، منبع کمالات،
محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

والتسميات کے متعلق سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔
 وَيُظْهِرُ فِي الْبَلَدِ دِضَاءَ نُورٍ
 يَقُومُ بِهِ السَّرِيَّةُ أَنْ تَمُوجًا ..
 اور شہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہوگئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔

(سیرت ابن ہشام ص ۹۲ ج ۱، البدایہ والنہایہ ص ۱ ج ۱، ص ۲۹۶ ج ۲)

محدث ابن جوزی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عنه فرماتے ہیں۔
 لما وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ -
 (کتاب الوفا ص ۹۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ
 ص ۱۲۶ ج ۱)
 جب رسولِ معظم نورِ مجتسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ
 کے نورِ مبارک سے ساری زمین روشن اور
 منور ہوگئی۔

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے
 بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنه کے سامنے کسی نے کہا کہ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

مالک ہر دو سرا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رخ نور تلوار کی طرح تھا تو حضرت
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا بَلُّ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 وَكَانَ مُسْتَدِيرًا - (حجۃ اللہ ص ۶۸۸، کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔
 نہیں! بلکہ آپ کا چہرہ نور سورج اور چاند

مشکوٰۃ شریف ص ۵۵، شامل ترمذی، صحیح مسلم شریف، مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، الوار
 المحمدیہ ص ۱۲۴، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۱ ج ۱، ص ۱۹۳ ج ۱، ہنفا شریف ص ۲۹ ج ۱، خصائص

الکبرای ص ۱۸ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۲، دارمی شریف ص ۳۲ ج ۱، انوار الطیب ص ۱۳۲
منتخب الصحیحین ص ۱۳۶

حضرت مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى
الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرٌ آوٍ
فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي
مِنَ الْقَمَرِ -

میں نے سید الشافعیین علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو سُرخ حُلّہ مبارک لیے ہوتے دیکھا اور چاند
بھی اُس رات پوری تابانی پر تھا یعنی چودھویں
رات کا تھا اور میں نے ایک نظر چاند کی طرف
اور ایک نظر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانیت
اور حُسن چاند سے کہیں بڑھ کر زیادہ ہے۔

(شمالی ترمذی ص ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۸، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۴ ج ۳، مواہب اللدنیہ ص ۲۵
ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۸ ج ۱، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۴، رحمۃ للعالمین
ص ۲۴۲ ج ۲، قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶)

فروغ مہر بھی دیکھا نمود گلشن بھی! تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے
قارئین کرام:- شیخ محقق شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے
ہیں کہ آنحضرت تمام از فرق آتدم ہمہ نور بود کہ دیدہ خبرت در جمال باکمال وے خیرہ
میشد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودے
بیکس را مجال نظر و ادراک حسن اور امکان نبودے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے مبارک سے لے کر قدم مبارک تک بالکل نور تھے۔ آپ کے جمال و کمال کو دیکھنے سے
آنکھ چنڈھیا جاتی تھی۔ چاند اور سورج کی مانند روشن اور چمکدار تھے۔ اگر آپ لباس بشری
میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حُسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۱۲۹ ج ۱)

علامہ نیربانی لکھتے ہیں کہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا تمام
نورانی حسن مبارک ہمارے سامنے ظاہر
نہیں ہوا۔ اگر تمام حسن مبارک ظاہر ہو جاتا
تو ہماری آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم۔ (النوار المحمّدیہ) وسلم کو دیکھنے کی تاب ہی نہ لائیں۔

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ
لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ لَمَا
أَطَاقَتْ أَعْيُنُنَا دُرُوبَيْتَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا برابرن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام بخاری رحمۃ اللہ الباری
نے روایت نقل فرمائی ہے

کہ سیدنا برابرن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نور مجسم رسول مکرم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ نور کوار کی طرح چمکد ارتھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔
لَا بَلْ مَثَلُ الْقَمَرِ۔
نہیں! بلکہ چاند کی طرح منور تھا۔

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶ ج ۲، ترمذی شریف ص ۲ ج ۲، مسلم شریف، شامل ترمذی ص ۱،
خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۹ ج ۱، النوار المحمّدیہ ص ۱۲۲، مدارج النبوت
فارسی ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۴۸۸)

چاند اور سورج کی تشبیہ کے متعلق محدث ملاح علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے
ہیں کہ

رسول انس و جاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعض صفات مبارکہ کو
سورج اور چاند سے تشبیہ دینا یہ شاعروں
اور عربی ادیبوں کی عام عادت اور طریقہ ہے
وگر نہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی کسی بھی صفت مبارک سے کوئی شے بھی
برابری اور ہمسری نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر صفت

تَشْبِيهِهُ لِبَعْضِ صِفَاتِهِ
بِنُجُومِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
إِنَّمَا جَرَى عَلَى عَادَةِ
الشُّعْرَاءِ وَالْعَرَابِ وَ
إِنَّمَا فَتَى شَيْءٍ يَمَّا
دَلَّ شَيْئًا مِنْ أَوْصَافِهِ
إِذْ هِيَ أَعْلَى وَأَحَبُّ
مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ۔

(جمع الوسائل بشرح الشامل) جملہ مخلوقات سے افضل و اعلیٰ اور بالا ہے

امام جلال الملئ و الدین سیوطی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں۔

جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ
فرماتے تو آپ کی بطنوں کی سفیدی دکھی جاتی تھی
ان کی سفیدی سے نور اور چمک ظاہر ہوتی
تھی۔

إِذَا سَجَدَ يُرَى بَيَاضَ الْبَطْنِ -
(خصائص الجبرائے ص ۱۵۶ ج ۱ طبرانی ص ۹۸)
يَعْلُو بَيَاضُهُ النُّورُ وَالْإِشْرَاقُ
(شرح شامک محمدیہ ص ۲۵)

نیز فرماتے ہیں

بے شک سفیدی سے روشن چمکدار مراد
ہے۔

إِنَّ الْمُرَادَ كَانَ نَيْسًا الْبَيَاضِ
(شرح شامک محمدیہ ص ۲۵)

علامہ ابراہیم سجوری علیہ الرحمۃ بیاض کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
كَانَ يَعْلُو بَيَاضُهُ النُّورُ وَالْإِشْرَاقُ -

سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
نبی آخر الزمان
محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صحابی سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ
کی مدح سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو کہ محدث ابن عبد البر علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب
مستطاب الاستیعاب میں درج فرمایا ہے۔

لے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ الاستیعاب ابو عمر ابن عبدالبر
کی مشہور معروف کتاب ہے۔ حافظ ابن عبد البر حفظہ و اتقان میں اپنے زمانہ کے سردار تھے۔
دبستان المحدثین فارسی ص ۶۸، فخر الوہاب بیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی ان کی کتاب الاستیعاب کے کثیر تعداد
میں روایات درج کی ہیں دیکھئے سراجاً منیراً (ص ۱۱۱، ۱۲۲، ۱۲۸، ۱۳۵) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

وَعَلَيْكَ مِنْ سِمَةِ الْمَلِيكِ عَلَامَةٌ
نُورٌ أَعْرَسُ وَخَاتَمٌ مَحْنُومٌ

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اور آپ پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کی جو نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں ان میں سے ایک نشانی آپ کی چمکتی ہوئی نورانی پیشانی مبارک اور دوسری مہر نبوت ہے۔

(الاستیعاب ص ۵۶ ج ۱)

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
وہابیہ نجدیہ کے مشہور
محقق قاضی سلیمان منصور

پوری روایت درج کرتے ہیں کہ حدیث ترمذی میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں آپ کو دیکھنے گیا تھا۔
فَلَمَّا اسْتَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ
وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ -
یعنی مجھے تو چہرہ نظر آتے ہی عرفان ہو گیا تھا
کہ جھوٹے میں یہ بات کہاں ہے۔ یعنی جھوٹے کے
چہرے پر یہ نور اور روشنی نہیں ہو سکتی۔
(رحمۃ للعالمین ص ۷۲ جلد ۲)

سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
سرور کائنات، باعث تخلیق
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ

والحمیات والتسلیمات کی بارگاہ بکیں پناہ میں سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ

۱۔ یہ روایت وہابیہ ہی کے ابراہیم میرسیا لکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۲۹ ج ۱ پر درج کی ہے۔

۲۔ وہابیوں کے امام العصر مولوی ابراہیم میرسیا لکوٹی لکھتے ہیں کہ الغرض آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رُخِ النور پر نور نبوت پوری حقیقت سے جلوہ گر تھا جو کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ متعدد احادیث میں مذکور ہے کہ فلاں فلاں اشخاص نور نبوت کے منادہ سے مشرف باسلام ہوئے (سیرت المصطفیٰ ص ۱۲۸ ج ۱) ۳۔ یہ شعر نواب صدیق بھوپالی نے اولد المسائل ص ۲۱۶ پر بھی کہا ہے۔

عنه نے آپ کی شانِ مقدسہ میں ایک نورانی قصیدہ پڑھا جس کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے صحابی کے عقیدہ کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

إِنَّ الزُّسُولَ لَنُورٍ يُسْتَضَاءُ بِهِ
مُهَنْدٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ مَسْلُوكٌ

تحقیق رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور نور ہیں۔ آپ سے نور حاصل کیا جاتا ہے۔ آپ اللہ کریم کی ہندی تلواروں میں سے نیگی تلوار ہیں۔

دالاستیعاب ص ۲۲ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۶، زرقانی شریف ص ۵۹ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۳۱ ج ۱، مستدرک ص ۵۸۲ ج ۳، تلخیص المستدرک ص ۵۸۲ ج ۳

علامہ محمد بن عبد الباقی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بارگاہِ نبوی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا تھا تو اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا تھا۔

مُهَنْدٌ مِنْ سُيُوفِ الْهِنْدِ مَسْلُوكٌ

تو خدا کے محبوب دانائے غیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مصرعہ کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا کعب اس کو یوں پڑھو۔

مُهَنْدٌ مِنْ سُيُوفِ الْهِنْدِ مَسْلُوكٌ

قاریں کرام :- اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نور نہ ہوتی تو جیسے آپ نے دوسرے مصرعہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح یقیناً پہلے مصرعہ کی بھی اصلاح فرمادیتے۔ آپ کا پہلے مصرعہ کی اصلاح نہ فرمانا بین دلیل ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ اور جو آپ کو نور کہے اور سمجھے اس پر آپ خوش ہیں۔

فَصَلِّ اللَّهُ عَلَى نُوْرِكَ وَوَسِّدْ نُوْرًا يَأْتِي

زَمِيْنٍ دَرَحْبٍ أَوْ سَاكِنِ فَلَكَ دَرَعِيْنٌ أَوْ شَيْدَا

سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت

درج فرمائی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ:
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَتَرَاحَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَسَى ابْطِيئَهُ -
 نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ ہم آپ کی دونوں بغلوں سے سفیدی نظر آتی تھی۔
 (صحیح بخاری ص ۱۶۸ ج ۲، ص ۹ ج ۱)

جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی مستند کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب مدینہ منورہ میں ہجرت فرما کر جلوہ افروز ہوئے تو مدینہ منورہ کی عورتیں، بچے اور لڑکیاں یہ اشعار پڑھتی تھیں کہ چودھویں رات کا مبارک چاند وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر ظاہر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا ہم پر شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔

البدایہ والنہایہ لابن کثیر

ص ۲۳ ج ۵، مواہب اللدنیہ للقسطلانی ص ۶۵، ص ۱۴۵ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۳۸، سیرت حلبیہ

ص ۲۳۲ ج ۲ - ص ۲۴۳ ج ۲، دلائل النبوت ص ۲۳۲ ج ۲

سیدنا عوف بن ابوجحیفہ کا عقیدہ
 امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عوف بن ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے۔ انہوں نے اذان کہی۔ پھر انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی مبارک نکالا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس پر ٹوٹ پڑے

بعد ازیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر جا کر نیزہ لائے۔

وَحَدَّثَنَا رَجُّ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ كَانَتْ
النُّظُرُ إِلَى وَبَيْضِ سَائِقِيهِ

اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
باہر تشریف لائے اور آپ کی پنڈلی مبارک
کی نورانیت اور سفیدی کی چمک اس قدر تھی
کہ اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے

(صحیح بخاری شریف ص ۸۶) مطبوعہ مصر

وہی چمک اور نورانیت ہے۔

محدث قاضی عیاض علیہ الرحمۃ شفا شریف
میں تحریر فرماتے ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ حسن وجمال اور
تناسب اعضاء شریفہ کے متعلق بہت سے
آثار اور احادیث صحیحہ اور مشہورہ آئی ہیں۔
جو حضرت علی، انس بن مالک، ابو ہریرہ، برار
بن عازب، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، ابن

أَمَّا الصُّورَةُ وَجَمَالُهَا وَتَنَاسُبُ
أَعْضَائِهِ فِي حُسْنِهَا فَقَدْ جَاءَتْ
الْأَثَارُ الصَّحِيحَةُ وَالْمَشْهُورَةُ الْكَثِيرَةُ
بِذَلِكَ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَأَنْسِ بْنِ
مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَيْتَاءِ
بْنِ عَازِبٍ وَعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

بہ غیر تقلیدین و ہابی حضرات کے مولوی سلیمان منصور پوری قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ عیاض
بن موسیٰ صوبہ غرناطہ کے شہر سبتہ کے قاضی، فقہ، تفسیر، حدیث و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۵ ج ۲)
لے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے برادر زادہ نے ایک روز اپنے
چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب
کے دیکھنے سے ان پر ایک دہشت سی طاری ہوئی اور توہم لاحق ہوا۔ تو ان کے چچا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ جو ان
کی اس حالت کو آڑ گئے تھے فرمانے لگے اے میرے بھتیجے میری کتاب شفا کو مضبوط پکڑے رہو اور
اس کو اپنے لیے حجت بناؤ۔ گویا اس کلام سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت
ملا ہے۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۱۳ مطبوعہ دہلی) (فیض قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

ابی ہالہ، البرجمیہ، جابر بن سمرہ، ام معبد،
ابن عباس، معرض بن معیقب، ابوالطفیل،
عدار بن خالد، غریم بن فایک، حکیم بن عزام
وغیرہ ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمائی ہیں

وَابْنِ عَبَّاسٍ لَهٗ وَابْنِ جَحْفَةَ وَجَابِرِ
بْنِ مَمَّاتَةَ وَامِّ مَعْبِدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنَ ابْنِ
هَالَةَ وَمُعْرِضِ بْنِ مُعَيْقِبٍ وَابْنِ الطُّفَيْلِ
وَالْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ وَخُرَيْمِ بْنِ فَايَكٍ
وَحَكِيمِ بْنِ عَزَامٍ وَغَيْرِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

اس کے بعد قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں ان میں یہ

بھی ہیں۔

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب
مُسکراتے تو آپ کے دندان مبارک بجلی اور
برق کے ادلوں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے
آپ جب کلام فرماتے تو آپ کے مبارک
دندان کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا

إِذَا افْتَرَّ ضَاحِكًا افْتَرَّ عَنْ
مِثْلِ سَنَا الْبَرْقِ وَعَنْ
مِثْلِ الْغَامِرِ إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى
كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ شَنَائِيَاهُ
رثفہ شریف ص ۳۹ ج ۱ مطبوعہ مصر

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین نے آقائے نامدار حبیبِ کریم کو گوارا احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔
اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ - ہمیں اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمائیے۔

تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام
کی دُعا کا نتیجہ ہوں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی بشارت ہوں۔ میں وہ نور ہوں
کہ جب میری والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں

أَنَا دَعْوَتْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ
وَبُشْرَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَرَأَتْ أُمِّي حِينَ حَمَلَتْ
بَنِيَّ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ

لے اس روایت کو دہلی کے مولوی ابراہیم میرسیا لکھنوی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۴۶
میں بھی درج کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورَ الشَّامِ -
 (خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱، تفسیر ابن
 کثیر ص ۲۶ ج ۴، دارمی شریف ص ۱ ج ۱،
 تو انہوں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور
 نکلا ہے جس سے شام کے مملات روشن
 ہو گئے۔

البدایہ والنہایہ ص ۲۵۵ ج ۲، زرقانی شریف ص ۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار شریف ص ۱۱۲ ج ۳،
 مستدرک ص ۶۱۶ ج ۲، مدارج النبوت فارسی، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲ ج ۵، جواہر البحار ص ۱،
 سیرت النبویہ للدحلان ص ۳، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۱ ج ۱،
 سیرت ابن ہشام ص ۱۶۶ ج ۱

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا عقیدہ

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ
 القوی روایت فرماتے

إِذَا أَدْنَعَتْهُ فِي الْمَنْزِلِ
 أَسْتَعْنِي بِهِ عَنِ
 الْمِصْبَاحِ -
 جب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو دودھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ
 کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھے ام خولہ سعدیہ نے کہا کہ اے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں
 رات بھر آگ روشن رکھتی ہو تو میں نے جواب دیا کہ
 لَا وَاللَّهِ لَا أَوْقِدُ نَارًا وَلَكِنَّهُ
 نُورُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ - (بیان المیلاد النبوی ص ۵۲)
 نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو آگ روشن
 ہی نہیں رکھتی لیکن یہ نور اور روشنی نور
 مجسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہے
 سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ میں حضور پر نور

نور علیٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لینے کے لیے حاضر ہوئی تو اس وقت حسین منظر یہ تھا۔

فَأَشْفَقْتُ أَنْ أُدِقِّظَهُ مِنْ
نَوْمِهِ لِحُسْنِهِ وَجَمَالِهِ فَنَدَّ
نَوْتُ مِنْهُ رُؤَيْدًا فَوَضَعْتُ
يَدِي عَلَى صَدْرِهِ فَتَبَسَّمَ
صَاحِكًا وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ لِيَنْظُرَ
إِلَيَّ فَخَسَّجَ مِنْ عَيْنَيْهِ
نُورٌ حَتَّى دَخَلَ حِلَالِ
السَّمَاءِ .
(مواہب اللدنیہ ص ۲۸ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۹)

پس میں نے اُس وقت دیکھا کہ آپ لیٹے
ہوتے ہیں۔ اور آپ کا حُسن و جمال دیکھ کر
مجھ پر حیرت طاری ہو گئی اور میں رُک گئی۔
اور آپ کو بیدار کرنا مناسب سمجھا۔ پھر
میں آپ کے قریب ہوئی اور آپ کے
سینہ مبارک پر میں نے اپنا ہاتھ رکھا۔ تو
آپ نے مسکراتے ہوئے اپنی مبارک آنکھوں
کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی نورانی آنکھوں
سے نور نکل کر آسمانوں میں داخل ہو رہا ہے۔

سیدنا عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ
سیدہ ام عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

بنت عبد اللہ ہے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کی ولادت باسعادت ہوئی سماں یہ تھا کہ فَمَا شَيْءٌ أَنْظَرُ إِلَيْهِ فِي
الْبَيْتِ إِلَّا نُورٌ وَإِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى النُّجُومِ تَدُنُو حَتَّى إِخْتِ
لَا قَوْلٌ لِيَقَعَنَّ عَلَيَّ فَلَمَّا وَضَعْتُ خَسَّجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ
الْبَيْتُ وَالذَّارُ حَتَّى جَعَلْتُ لَا أَرَى إِلَّا نُورًا۔ اس حدیث شریف
کا ترجمہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے جو کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔
آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو
دیکھا کہ زمین سے اس قدر نزدیک آگئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (نشر الطیب ص ۱۹)
پس جب ان کو میں نے جنتا تو ان سے نور نکلا جس سے خانہ کعبہ اور گھر روشن اور منور ہو گیا یہاں
تک کہ میں نور ہی نور دیکھتی تھی۔ (شفا شریف ص ۲۱ ج ۱، خصائص البحرانے ص ۱۱، مواہب

اللذنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۹۴ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۵، جواہر البحار ص ۵ ج ۱، دلائل النبوة بیہقی ص ۹۲، ۹۱ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱، شواہد النبوة ص ۲۲ دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱، مجمع الزوائد ص ۱۸ ج ۱۸

نور اندر نور باہر کو چہ کوچہ نور ہے بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا عبدالرحمن بن عوف
حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

کہ میری والدہ محترمہ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رحمت کائنات، خلاصہ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ

فَأَصْبَحْتُ مَبِينِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى بَعْضِ قُصُورِ الشَّامِ
 مجھ پر روشن ہو گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے مابین تھا یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض محلات دیکھ لیے۔

کتاب الوفا ص ۹۵ ج ۱، مواہب اللذنیہ ص ۲۳ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار ص ۵ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۵، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، نشر الطیب ص ۱۹، زرقانی شریف ص ۱، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱ ج ۱

حضرت ابو عبید رضی اللہ
حضرت زینب بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

حضرت زینب بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ محبوب خدا، سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا۔

يَا بُنَيَّ كَوِّرْ آيَتَهُ ذَا آيَةِ
 اَلشَّمْسِ طَالِعَةً
 اے بیٹے! اگر تو ان کے حسن مبارک کو دیکھتا تو دیکھتے ہی پکار اٹھتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔

دارمی شریف ص ۳۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، حجة التذلل علی العالمین ص ۶۸۹

دلائل النبوت للبیہقی ص ۱۵۴ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱، مواہب اللذنیہ ص ۲۵۱ ج ۱

طبرانی شریف، انوار المحمدیہ ص ۱۲۵، رحمۃ العالمین ص ۲۷۲ ج ۲، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۲۲ ج ۳

علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی نے اپنی تصنیف لطیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں

ایک ہمدانی صحابیہ کا عقیدہ

میں بھی ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ درج فرمایا ہے کہ حبیب کبریٰ شہنشاہ بہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے ہمراہ ایک ہمدانی عورت نے حج مبارک ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عورت جب اپنے وطن

لے فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے علوم حدیثیہ و تاریخہ میں ان کے تبحر و فضل و کمال کا اقرار کیا ہے (تاریخ الہدیت ص ۷) وہابیہ کے سہفت روزہ الاعتصام میں ہے کہ امام ابن حجر صرف محدث ہی نہ تھے بلکہ بے مثل مؤرخ، نغز کفار شاعر اور سخن کار ادیب بھی تھے۔ فقہ پر اس حد تک آپ کو دسترس تھی کہ اکیس سال مصر کے قاضی القضاہ رہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے! امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کی تصانیف کی فہرست تین صفحوں میں دی ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) وہابیہ کے مجتہد اور امام قاضی محمد بن علی شوکانی نے علامہ عسقلانی کو ان العاقب سے ملقب کیا ہے۔ الحافظ البکیر الشہیر الامام المنفرد بمعرفۃ الحدیث و عللہ فی الازمنۃ المتأخرۃ (السبۃ الطالع) علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ فرید زمانہ و حامل لواء السنۃ فی آوانہ (نظم العقیان فی اعیان الاعیان) علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ آپ کے متعلق فرماتے

میں کہ لہ الحفظ الواسع الذی اذا وصفته محدث عن البحر ابن حجر ولا حرج (الضواللہ) علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ شمس الدین سخاوی علیہما الرحمۃ آپ کے تلامذہ تھے۔ (فیقر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

فتح الباری کے متعلق فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ خاتمہ الخاط حافظ ابن حجر عسقلانی کی یہ شرح

سب سے بڑی ہے اور صحیح بخاری کے حل کرنے میں سب سے اول نمبر پر ہے۔ (علمائے اسلام ص ۹۴) وہابیہ کا مشہور آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ فتح الباری کی تمام شرحوں کی سردار ہے۔ فتح الباری کی عظمت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کی تالیف میں ۲۵ سال صرف ہوئے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء)

(فیقر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

واپس آئی تو ابواسحاق نامی شخص نے اُس سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اُس نے بتاتے ہوئے کہا۔

كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَمْ
أَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔
(فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۲۶ ج ۶،
مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، خصائص لکبرے
ص ۱۹ ج ۱، دلائل النبوة للبیہقی ص ۱۵۳ ج ۱)

آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند
کی طرح تھا۔ میں آپ جیسا صاحب جمال و
صاحب کمال نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا
اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا۔

نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء مٹھرے
حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا مٹھرے

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ در شب ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں موجود
تھی۔ دیدم کہ نور وے بر نور چراغ غالب گشت۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے
نور پر غالب ہو گیا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۲۲ از علامہ عبدالرحمن جامی)
طبقات ابن سعد میں ہے کہ حبیب رب العالمین، رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ علیہ

لہ دیوبندیوں اور ولایتیوں کے محمد علیہ اور مشہور مولوی شبلی نعمانی کتاب طبقات ابن سعد اور اس کے مصنف محدث
ابن سعد کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن سعد مشہور محدث ہیں خود قابل سند ہیں خطیب بغدادی نے ان کی نسبت یہ الفاظ
لکھے ہیں کَانَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ وَالْفَهْمِ وَالْعَدَالَةِ صَنَّفَ كِتَابًا كَبِيرًا فِي طَبَقَاتِ الصَّحَابَةِ
وَالتَّابِعِينَ إِلَى وَقْتِهِ فَأَحَادِيثُهُ وَأَحْسَنَ۔ (سیرت النبی ص ۲۹) سرر الولابیہ نواب صدیقی حسن خاں
مہوپالوی نے بھی طبقات ابن سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب ہدیۃ السائل ص ۲۱۶ پر دیئے ہیں۔ مولوی سلیمان ندوی
نے طبقات ابن سعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔
(خطبات مد اس ص ۶۲) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

افضل الصلوة والسلام کا انتقال پر طلال ہو تو آپ کی بھوپھی جان نے اپنے آقا و مولا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری طور پر پردہ پوش ہو جانے کا افسوس اور غم کا
اظہار کرتے ہوئے شانِ مصطفویٰ بیان کرتے ہوئے کہا۔

عَلَى الْمُرْتَضَى لِلْهُدَى وَالنُّورِ
وَلِلرُّشْدِ وَالنُّورِ بَعْدَ الظُّلْمِ

میں آنسو بہاتی ہوں مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ محبتہ ہدایت اور لقوے
میں اور جو ظلمتوں اور اندھیروں کے رُشد و ہدایت اور نور ہیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۲ مطبوعہ بیروت)

بعد ازاں آپ کا ایک مصرعہ درج کیا جاتا ہے جس میں غم و الم کے اظہار کے ساتھ ساتھ
واضح طور پر اپنا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔

لِفَقْدِ الْمُصْطَفَى بِالنُّورِ حَقًّا

آنسو بہاتی ہوں مصطفیٰ علیہ التیمۃ والشارک کے پردہ پوش ہو جانے پر جو کہ واقعی نور ہیں
(طبقات ابن سعد ج ۲)

حضرت زین العابدین علیہ السلام نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بھوپھی جان سیدہ

عائشہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جی سرور کائنات علیہ افضل الصلوة والسلام کے
ظاہری طور پر پردہ فرما جانے پر غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے اور شانِ مصطفیٰ بیان کرتے ہوئے
اپنا عقیدہ بھی اس طرح بیان فرماتی ہیں۔

يَا عَيْنُ فَاخْتَفَى وَسُخِيَ وَاسْتَجَبِي

وَأَبِي عَلَى نُوْرِ الْبِلَادِ مُحَمَّدٍ

اے آنکھ! آنسو بہا اور افسوس کر شہروں کے نور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں رو رہی ہوں۔

عَلَى الْمِصْطَفَى بِالْحَقِّ وَالنُّورِ وَالْهُدَى

اُس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نور ہیں۔ اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے۔
اور سرایا ہدایت ہیں۔ (طبقات ابن سعد ۲۲۴، ۲۲۶ ج ۲)

سیدہ اروی رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محبوب رب اکبر شافع محشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے انتقال

پر لال پر آپ کی پھوپھی جان اروی بنت عبدالمطلب بھی آپ کی ظاہری فرقت پر غم و اہم
کا اظہار کرتی ہوئی اپنا عقیدہ بیان فرماتی ہیں کہ :-

عَلَى نَوْرِ الْبَلَاءِ وَمَعَاجِمِيْعًا
رَسُولِ اللَّهِ أَحْمَدًا فَاشْرُ كَيْتِي

آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام شہروں کے لیے نور ہیں۔ مجھے آپ
کی مدح اور تعریف کرنے دو۔ (طبقات ابن سعد ۲۲۵ ج ۲)

سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | حضور اکرم، رسول معظم، فخر آدم و بنی آدم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر لال پر ظاہری
فرقت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا عقیدہ بھی بیان
کرتی ہیں۔

لے فخر الوہابیہ براہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔
ام ایمن وہ لونڈی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے دراشت میں ملی تھی۔ اور جو
آپ کی والدہ کے وفات پا جانے پر آپ کو مقام ابواس سے متشریف تک ہمراہ لائی تھی۔ اُس کا نام برکت تھا۔ آنحضرت
اس کی بہت عزت کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البر نے باسناد خود حدیث روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ام ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے۔ حافظ ابن کثیر نے
اپنی تاریخ البدیۃ النہایہ میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے تو آپ نے ام ایمن کو آزاد کر دیا۔
اور اپنے مولیٰ اور متبنتی زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ پس ان سے اسام بن زید بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا
ہوئے۔ حضرت ام ایمن کا نام برکت تھا اور تھیں بھی بابرکت اور مقبول درگاہ الہی چنانچہ ابن حجر نے اصابع میں ابن سعد سے نقل

وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ نُورًا
وَسِرَاجًا يُضِيءُ فِي الظُّلُمَاءِ

اور البتہ تحقیق آپ نور تھے۔ سورج تھے اور آپ اندھیروں اور تاریکیوں میں بھی روشنی دیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۳ ج ۲)

نبی پاک صاحبِ لولاک
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ہند بنت اناثہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

کی صحابیہ حضرت ہند بنت اناثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی مقام پر بیان کرتی ہیں کہ
قَدْ كُنْتُ بَدْرًا وَ نُورًا يُسْتَضَاءُ بِهِ
عَلَيْكَ تُنَزَّلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْكُتُبُ
بے شک آپ چودھویں رات کے چاند اور نور تھے۔ آپ کے نور سے روشنی حاصل
کی جاتی تھی۔ آپ پر عزت والی کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۳ ج ۲)
ناظر فیہ کرام، مہند سحر بالا احادیث شریفہ دیوبندی، غیر مقلد و ہابی اور اہلسنت و جماعت بریوی حضرت
ہر سہ فرقہ کے نزدیک مستند محدثین کی کتب سے درج کی گئی ہیں جن سے بالکل عیاں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل
الصلوة والتسليم ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ
نبی آخر الزمان سیاح لامکاں سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نور تھے۔ سر کائنات
احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ التسلیمات نے ناجی اور حنبلی فرقہ کی نشاندہی ما انا علیہ و اصحابی
یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدہ کے مطابق ہے سے فرمائی ہے۔
احمد شہد رب العالمین مسلک حق اہلسنت و جماعت کا عقیدہ فرمان مصطفوی کے ارشاد کے مطابق ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۰)

کیا ہے کہ جب اُمّ ایمن نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو یہ روزہ سے تھیں۔ رستہ میں سخت پیاس لگی۔ آسمان کی طرف سے
ایک ڈول جس میں نہایت شفاف و سفید پانی تھا اُترا۔ میں نے اسے خوب سیر ہو کر پیا۔ اس کے بعد مجھے پیاس کی تکلیف نہیں
ہوئی۔ حالانکہ میں سخت گرمیوں میں روزے رکھتی تھی۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۰۱ ج ۱۔ اسباب البدایہ والنہایہ)

چنانچہ موجودہ دور کے دیوبندی حضرات کی معتد شخصیت مولوی سرفراز خاں لکھنوی لکھتے ہیں کہ خلفاءِ اربعہ میں سے ہر ایک کا قول قابلِ اقتدار ہے۔ ان کا منفرذ قول بھی حجت ہے۔ (راہِ سنت ص ۳۳)

اسی کتاب میں مزید رقمطراز ہیں کہ صحابہ کرام اُمت کے لیے حق و باطل، خیر و شر، سنت و بدعت اور ثواب و عتاب غیر امور کے پرکھنے کی کسوٹی اور معیارِ حق ہیں۔ جو کام انہوں نے کیا وہ حق اور سنت اور باعثِ نجات ہے۔ اور ان کا ہر قول و فعل ہمارے لیے ذریعہ فلاح اور وہی ہمارے لیے ترقی اور سعادت کی راہ ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی تباہی اور بربادی پر منتج ہوگی اور بس۔ (راہِ سنت ص ۳۴)

غیر مقلدینِ ہاہیوں کے محدث اور مجتہد عبدالشہر و پڑی لکھتے ہیں کہ اقوال صحابہ کے ساتھ استدلال کرنا ٹھیکہ اسلام میں داخل ہے۔ (ضمیمہ سالہ المحدث ص ۳۴)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ صحابہ کی مقدس جماعت سوان کے علماء زبانِ عربی کی سند ہیں۔ اور وہ سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بہترین شاہد ہیں۔ اور حضرت پیغمبر صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعد کی اُمت کے درمیان وہی واسطہ ہیں۔ قرآن ان کے سامنے اُترا۔ اس میں ان کے واقعات مذکور ہیں وہ اپنی زبان اور اپنے واقعات کو دوسروں کی نسبت اچھا جانتے ہیں۔ پس ان کے اجماع یا ان کے جمہور علماء کے اقوال سے سر نہیں پھیر سکتے۔ (دیباچہ تفسیر واضح البیان ص ۳۹)

حافظ عبدالشہر و پڑی لکھتے ہیں کہ صحابہ کا طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے الگ نہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبتِ ایمنہ اور شاگرد تھے۔ وحی ان کے سامنے اُرتی قرآن اور احوال ان کے سامنے تھے۔ علم صحیح اور عمل صالح رکھتے تھے۔ غرض جتنی باتیں کسی کلام کے صحیح سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ (فتاویٰ المحدث ص ۳۵)

روپڑی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ جس طریق پر صحابہ ہوں گے۔ اس طریق پر پہنچنے والا فریق حق پر ہوگا۔ جو ان کے خلاف ہوگا وہ باطل پرست ہے۔ (فتاویٰ المحدث ص ۳۶)

قاری تھو کرام :- اس حدیثِ بالا کو دیکھیں تو روپڑی صاحب کے فیصلہ کے مطابق اہلسنت و جماعت فرقہ حق پر ہے اور دیگر فرقے باطل پرست ہوتے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی عقیدہ تھا کہ آپ نور ہیں۔

اپنے آپ کو اہلسنت کہلانے والے حضرات اپنے مولوی تقریباً احمد سہسوانی کا تحریر کردہ

حوالہ ذہن نشین رکھ کر سوچیں کہ کیا واقعی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرنے سے التجاہت رہ سکتے ہیں؟

امرتسری صاحب لکھتے ہیں کہ اہلحدیثوں نے عقائد میں بھی کسی کی پیروی کا لزوم اپنے لیے پسند نہیں کیا۔ بلکہ ان کا طرز عمل یہی رہا۔ کہ کتاب الہی اور احادیث مصطفوی اور آثار صحابہ پر عمل کرتے تھے اور اس پر اعتقاد رکھتے۔ (اہلحدیث دہلی ص ۲ کالم ۲ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ اہلسنت وجماعت وہ ہیں جو عقائد میں صحابہ کے طریقہ پر ہوں۔ (الاقصاد فی التقلید والاجتہاد ص ۶۵)

لہذا اشرف علی تھانوی کی تحریر سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننے والے ہی صحیح معنی میں اہلسنت ہیں کیونکہ مندرجہ احادیث سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔

ناظرین صحیح کو امر: حضور پر نور، نور، علی نور محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے والدین کریمین، اہلبیت اطہار، ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مستند مفسرین کرام علیہم الرحمہ اور مخالفین کے اکابر مفسرین کے عقیدہ کو واضح براین اور دلائل سے بیان کرنے کے بعد اب اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مستند اکابر محدثین و فقہاء اور اولیاء الرحمن علیہم الرضوان جو کہ ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ محدث، فقیہ اور ولی اللہ ہیں کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد پیش خدمت ہیں۔

مفسرین محدثین اور سلف صالحین علیہم الرضوان کا عقیدہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ حضور پر نور قطب الاقطاب سیدنا لایاد

فرد الافراد غوث الاعیاش شیخ الملک و ابن والانس علی الاطلاق سیدنا وسندنا و مرشدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرابی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر یہ صلوٰۃ و سلام اس طرح پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّبَّابِ لِلْمَخْلُوْقِ نُورُهُ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ظُهُورُهُ عَدَدُ مَنْ مَضَىٰ مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَ

۱۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سر الرابیہ مولوی شہار اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ ہم جماعت اہل حدیث کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بڑے بچے موصدا درپورے متبع سنت تھے جن کو آج کل کی اصطلاح میں اہل حدیث کہا جاتا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ۳، جون ۱۹۴۲ء) فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ) اہل حدیث تھے۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توحید اور اتباع سنت کی تاکید کرتے اور شرک و بدعت سے منع کرتے ہیں۔ (آریخ اہل حدیث ص ۱۵) محدث الوہابیہ حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی اصل اہل حدیث تھے شاہ ولی اللہ نے ان کو محقق المہنت شمار کیا ہے۔ آپ مشائخ کے سردار اور اولیاء اللہ کے سرکردہ ہیں (فتاویٰ اہل حدیث ص ۱۵) اکابرین وہابیہ اور دیانہ نے اپنی کتب میں حضرت شاہ جیلانی کو غوث اعظم اور غوث الثقلین کے معزز لقب سے ملقب تحریر کیا ہے۔ دیکھئے صراط مستقیم فارسی ص ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، مولوی نذیر حسین دہلوی کا فتاویٰ نذیریہ ص ۱، اشرف علی تھانوی کی تصانیف امداد الشائق، فتاویٰ اشرفیہ ص ۱، التذکیر ص ۱۳، دعوات عبدیت ص ۱۵، ابراہیم میر سیالکوٹی کی تاریخ اہل حدیث ص ۱۴، شہار اللہ امرتسری کے اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۲۱، جون ۱۹۴۰ء، ص ۲۶، ستمبر ۱۹۴۱ء، ص ۲۷، جون ۱۹۴۱ء،

مَنْ شَقِيَ صَلَاةً تَسْتَعْرِقُ الْعَدَدَ يُحِيطُ بِالْحَدِّ صَلَاةً لَا غَايَةَ
لَهَا وَلَا مُنْتَهَى وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاةً دَائِمَةً بَدَاؤًا وَمِكَ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا - (افضل الصلوات ص ۸۲ مطبوعہ مصر)

اس درود شریف میں پہلا جملہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ
لِلْخَلْقِ لُزُورًا سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کا بین ثبوت ہے
علامہ فارسی علیہ الرحمۃ اسی جملہ کی تشریح اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کی وضاحت
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لَفْظُ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ لُزُورًا وَالْخَلْقُ مَصْدَرُ خَلْقٍ وَ هَذَا الْاَصْلُ فِيهِ
وَالْاَمْرُ بِمَعْنَى فِيْ اَوْ عِنْدًا وَيُطْلَقُ الْخَلْقُ بِمَعْنَى الْمَفْعُولِ كَثِيْرًا اَوْ يَحْتَمِلُ
ذٰلِكَ هُنَا وَلَا شَكَّ اَنَّ كُلَّ مَخْلُوْقٍ فَالسَّابِقُ لَهُ لُزُورُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ لُزُرِي وَمِنْ لُزُرِي خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ کہ صلی اللہ علی سیدنا محمد السابق للخلق لوزرہ اللہ تعالیٰ

۱۔ علامہ نجالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف جو شخص
ایک مرتبہ پڑھے تو اس کو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (افضل الصلوات ص ۸۲)
نیز امام سخاوی نے فرمایا ہے کہ ہمارے نہایت ہی مستند مشائخ نے اس درود شریف کو پڑھنے سے بہت فوائد اور برکات
حاصل کی ہیں۔ شیخ محی الدین عینی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف صبح اور شام دس دس مرتبہ پڑھے اللہ کریم اس سے
راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں آجاتا ہے۔ متواتر اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے
اور تمام خصل امور اس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں (افضل الصلوات ص ۸۲) شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں کہ مجھ اس درود شریف کی اجازت میرے شیخ اور مرشد سیدی عبدالوہاب متقی قادری علیہ الرحمۃ نے مدینہ
منورہ سے رخصت ہوتے وقت دی تھی اس سے بہت نور و حضور اور خضوع و خشوع حاصل ہوا۔
(جذب القلوب فارسی ص ۲۶۷) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت
عبدالوہاب متقی قادری کا بھی حضور کے لوزر ہونے کا عقیدہ تھا۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

کاوردو ہمارے سرار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہوجن کا نور تمام مخلوق سے پہلے تمام مخلوق
مصدر ہے جو کہ پیدا کی گئی ہے اور آپ تمام مخلوق کی اصل ہیں۔ لام فی (دین) کے معنی میں ہے
یا عند (نزدیک) کے معنی میں ہے۔ اکثر مقام پر بھی خلق سے مراد مخلوق ہے۔ پس اس میں
کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا نور مبارک تمام مخلوقات سے پہلے
ہے۔ اس لیے کہ وہ نور ایجاد اور اسداد (بڑھانے پھیلانے) میں اصل اور بنیاد ہے۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۱۲۹)

علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی نے اپنی بابرکت کتاب مستطاب افضل الصلوٰت
میں لکھا ہے سیدنا غوث اعظم غوث العالمین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معومات
میں ایک اور ورد شریف درج فرمایا ہے جس میں یہ جملے آتے ہیں جن سے آپ کے عقیدہ
مبارک کی وضاحت ہوجاتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ
الْبَهِيِّ وَالْبَيَّانِ الْجَلِيِّ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ الْاَوْاْرِكِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ۔
(افضل الصلوٰت ص ۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۵)

کسی نے کیا خوب کہا ہے

رُخِ النُّوْرُ كِي تَجْسَلِي جَوْمًا نِي دِي كَيْفِي
رِهْ كِيَا بُوْسَهْ وَهْ نَقْشِ كَفِي يَا هُوْ كَرِي!

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ وہ مستند اور مقتدر علمی شخصیت ہیں جن کی کتاب مستطاب جامع کرامات الاولیاء
عربی کا اردو میں ترجمہ دیوبندیوں کے حکیم الامت، مفسر اور مشہور مصنف اشرف علی تھانوی نے کیا اور اس
ترجمہ کا نام جمال الاولیاء رکھا۔ یہ کتاب تھانوی بھون سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

دفتر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم
ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار
اس طرح فرماتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ الْكَتْسِيُّ
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِ بِهَالِكَ (قصيدة النعمان ص ۲۳)
آپ وہ نور ہیں کہ چودھویں رات کا چاند آپ کے نور سے منور اور آپ ہی کے
جمال و کمال سے سورج روشن ہے۔

اے وہابیہ کے مقتدر اور مستند مولوی داد غزنوی سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں رقمطراز ہیں کہ مشکوٰۃ
المصابیح کے مصنف محمد بن عبد اللہ الخطیب کا ایک سارہ الکمال فی اسرار الرجال مشکوٰۃ کے ساتھ ہی مطبوع ہے اس
میں انہوں نے ان صحابہ تابعین اور اکابر کے حالات مختصراً لکھے ہیں جن کا ذکر مشکوٰۃ کی روایات کے سلسلہ میں آتا
ہے۔ آئمہ اربعہ کے مناقب پر بھی مختصراً لکھا ہے امام ابوحنیفہ کا تذکرہ میں لکھتے ہیں اگرچہ مشکوٰۃ میں ان سے
کوئی حدیث مروی نہیں ہے لیکن ان کے ذکر سے ہم تبرک حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مناقب لکھتے لکھتے
آخر میں فرماتے ہیں کہ اگر ہم ان کے مناقب شرح و بسط سے لکھیں تو مضمون بہت پھیل جائے گا لیکن بایں ہمہ ہم
ان کے فضائل پورے نہ لکھ سکیں گے۔ مختصراً الفاظ میں ان کے مناقب یوں کہے جاسکتے ہیں۔ إِنَّهُ كَانَ عَالِمًا
عَامِلًا وَرِعًا نَاهِدًا عَابِدًا إِمَامًا فِي عُلُومِ الشَّرِيْعَةِ. یعنی وہ عالم باعمل پرہیزگار، عابد اور
علوم شرعیہ کے امام تھے۔ (الاعتصام ص ۲۵، جنوری ۱۹۵۹ء) حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ
عنہ کی شان اسلام میں بہت بڑی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عظمت بہت ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۱۰۱)
مطبوعہ مکتبہ (اسی طرح حافظ ذہبی نے آپ کو امام اعظم کے معزز لقب سے مزین کر کے لکھا ہے۔ كَانَ إِمَامًا
وَرِعًا عَالِمًا مُتَعَبِّدًا كَبِيرَ الشَّانِ آپ دین کے پیشوا، صاحب ورع، نہایت پرہیزگار عالم باعمل
عبادت گزار اور بڑی شان والے تھے (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱)، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی امام الوہابیہ حافظ عبد المنان
وزیر آبادی (جو کہ ابراہیم میر اور ثناء اللہ امرتسری کے اُستاد تھے) کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو

(ذاتی لکھی ہوئی)

اے جلوہ نور خدا اے نور ذات کبریا ہے نور سے تیرے بجایا ہر منور کی ضیا
یہ جلوہ یہ تابندگی یہ نور یہ رخسندگی! مہر درخشاں میں نہ تھی گر تو نہ ہوتا جلوہ زرا

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور ابن جوزی کا عقیدہ علامہ ابراہیم
بیجوڑی اور علامہ

محمد بن قاسم جسوس علیہما الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی علیہما

(بقیہ صفحہ) شخص آمدین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ (تاریخ اہل حدیث
۲۳۴ بہفت سوزہ الاعتصام لاہور ص ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء) مولوی نذیر حسین دہلوی نے امام صاحب کے متعلق لکھا ہے **يُحَدِّثُنَا
وَسَيِّدُنَا أَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانَ** نیز لکھا ہے کہ ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی
ہے۔ (معیار الحق ص ۵۲) وہابیہ کے مشہور ترجمان الاعتصام میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو سراج اُمت، امام اعظم
ابوحنیفہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء، ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء) فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں
کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت عابد، زاہد، متقی اور متورع تھے اور خوفِ الہی آپ کے دل میں نہایت درجہ کا تھا
امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے آپ سے بڑھ کر افضل اور پرہیزگار اور فقہ بہ نہیں دیکھا۔ آپ کی تعریف
اور آپ کے کمالاتِ امامت کے تسلیم میں ہر زمانے کے کابل اور فاضل لوگ متفق اللسان ہیں۔ پس نبوتِ محمدیہ کی
تصدیق کے لیے امام اعظم علیہ الرحمۃ کا آپ کے امتیوں میں سے ہونا غیر کافی دلیل نہیں (علماء اسلام ص ۱۹، ۲۰)
اکابرین وہابیہ شمار اللہ امرتسری، ابراہیم میر داؤد عزیزی وغیرہم نے امام صاحب علیہ الرحمۃ کو امام اعظم لکھا ہے
(المحدث امرتسر ص ۲۹ جنوری ۱۹۲۳ء۔ احیاء المیت ص ۱، الاعتصام ص ۱) فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر
سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے امام سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ علی الاطلاق امام اعظم کے
معزز لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ کم ظرف ناقص العلم الادب لوگ اس سے چڑھیں نہیں (احیاء المیت ص ۱)
۱۔ فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے امام مالک اور ہر دو سفیان یعنی سفیان ثوری
اور سفیان بن عیینہ اور ہشام بن عروہ اور عاصم احول اور سلمان تیمی اور حمید طویل اور خالد خدر رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر کبار
تابعین سے علم حدیث روایت کیا ہے۔ اور اس فن میں یہاں تک کمال حاصل کیا کہ محدثین میں سے بڑے بڑے
علماء اور مجتہدوں کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے چار ہزار اشخاص سے علم

الرحمة فرماتے ہیں کہ

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا سایہ نہ
تھا۔ آپ سورج کے سامنے جب کھڑے ہوئے
تو آپ کا نور مبارک سورج کے نور پر غالب
آجاتا۔ اور جب آپ چراغ کے سامنے کھڑے
ہوتے تو آپ کا نور مبارک چراغ کے نور
اور روشنی پر غالب آجاتا۔

لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ
مَعَ شَمْسٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ
ضَوْوُهُ عَلَى ضَوْءِ الشَّمْسِ وَ
لَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ
إِلَّا غَلَبَ ضَوْوُهُ عَلَى ضَوْءِ
السِّرَاجِ -

(بقیہ صفحہ ۱۰۸)

حدیث جمع کیا ہے۔ آپ محدث بھی تھے نقیبہ بھی تھے اور مجاہد و غازی بھی تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بہت
سے صلحانے آپ کو خواب میں دیکھا کہ کوئی نذر کرنے والا کہتا ہے کہ عبداللہ بن مبارک فردوس اعلیٰ یعنی
بہشت بریں میں پہنچ گیا۔ (علمائے اسلام ص ۶۸-۷۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نقیبہ
بن سعید بنی بعلانی جو اصحاب ستہ کے شیخ ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ خیر اہل زماننا ابن المبارک
ثمّ احمد بن حنبل ہمارے زمانہ کے بہترین شخصیت عبداللہ بن مبارک اور پھر احمد بن حنبل میں (بستان
المحدثین فارسی ص ۵۸) فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ وَ رَبِّ ذَا الْبَيْتِ مَا رَأَتْ عَيْنَايَ
مِثْلُ بِنِ الْمُبَارِكِ اس بیت اللہ شریف کی قسم میری نظروں نے تو عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں
دیکھا۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۵۸) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے علاوہ مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی
اور مولوی اشرف سندھو بلوکی جو کہ وہابیوں کے مشہور مولوی ہیں نے بھی لکھا ہے کہ ایک
مدریچہ اشخاص عبداللہ بن مبارک کی خدمت میں بغرض طلب علم حدیث آئے اور یہ کہا کہ یا عالم المشرق
حدیثنا یعنی اے مشرق کے عالم ہم کو حدیث سنائیے سفیان ثوری علیہ الرحمۃ اس جگہ تشریف فرما تھے۔
انہوں نے فرمایا کہ وَيُحْكُمُ عَالِمُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ
تَعْقِلُونَ افسوس ہے تم پر کیا کہتے ہو یہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے
عالم ہیں اگر تم جانو۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۵۸ علمائے اسلام ص ۷۱)

(سیرت حلبیہ ج ۳، شرح شمائل محمدیہ ص ۲۲ فوائد حلبیہ ج ۱،
خورشید تھا کس زور پر کیا پڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی
محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر، ہادی
ہدی، مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین، برہان
شاہد، مبارک، نور الامم اور اللہ تعالیٰ کے
ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس
سید البشر، مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت، خیر الملائق
منبر اعلیٰ کے مالک، حضرت آدم علیہ السلام

فَهُوَ السِّرَاجُ الْمُنِيرُ وَالْهَادِي
وَالْمُهْتَدِي وَالْمُرْتَضَى
وَالْمُصْطَفَى وَالْمُخْتَارُ وَالنُّورُ
الْمُبِينُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ وَ
الْمُبَارَكُ وَالنُّورُ الْأَمَمُ وَالنُّورُ الْأَمَلُ
الَّذِي لَا يُطْفِئُ سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ

لہ دیوبندیوں اور دہلیوں کے شیخ الاسلام اور مجدد ابن تیمیہ حضرت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے
متعلق لکھتے ہیں کہ امام ابن جوزی جلیل القدر مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ اور بہت سے
فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں شمار کیا ہے تو انہیں ہزار سے بھی زیادہ پایا۔
خصوصیت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود ہیں کہ ان کی مانند

شاید ہی کوئی تصنیف ہو۔ اور عمدہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات لکھے
گئے ہیں ہر بات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے۔ اور لکھنے پر کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی۔ اور ہر فن میں لوگوں
کی تصنیفات سے آپ کی تصنیفات بہت عمدہ اور معتبر ہیں۔ (الاعتصام کو جہ الزوال ص ۲۹، فروری ۱۹۵۲ء)
حافظ ابن دینی علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف
فنون میں ہیں جیسے تفسیر، فقہ، حدیث، وعظ، وقائل، تواریخ وغیرہ اور حدیث اور علوم حدیث کی معرفت
اور صحیح ضعیف حدیث کی واقفیت آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور چالیس برس
سے زیادہ علم حاصل کیا۔ (طبقات ابن رجب) شیخ سعدی ابن جوزی کے شاگرد تھے۔ (حاشیہ بوستان ص ۱۸)

الْبَشَرِ وَمُجْتَمَعِ اللَّهِ عَلَى الْخَلْقِ وَخَيْرِ
الْخَلَائِقِ صَاحِبِ الْمَنِيرِ الْأَعْلَى وَالْكَرِيمِ
وَلِدِ آدَمَ حَبِيبِ الرَّسْمَانِ -

کی اولاد میں سب سے زیادہ عزت و محترم
و اے، رحمن جل جلالہ کے حبیب ہیں۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۱۱)

اَبَدٌ دُوسرے مقام پر بارگاہ نبوی میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
مَبْرُوقَةٌ تَجَلَّى عَلَى ذَلِكَ الْحَمَى
وہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے۔ جو اس چراگاہ میں ہے۔ یہ سرایا نور ہے۔ جس کی محبت
میں میری عقل خود رفته ہو گئی۔ (بیان المیلاد النبوی ص ۱۲)

امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام یوسف فاسی علیہ الرحمۃ امام
اہلسنت علامہ ابو الحسن اشعری علیہ

الرحمۃ کا عقیدہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

علامہ اشعری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ایسا نور ہے جو کسی نور کی مثل نہیں ہے۔ اور
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح اسی
نور کی چمک ہے۔ اور فرشتے اُس نور کے چمکے ہیں
میں۔ اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان
ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور پھر میرے ہی نور سے سب چیزوں
کو پیدا فرمایا۔

قَالَ الْأَشْعَرِيُّ إِنَّهُ تَعَالَى
نُورٌ لَيْسَ كَالْأَنْوَارِ وَالرُّوحِ
النَّبَوِيِّ الْقُدْسِيِّ لَمَعَةٌ مِنْ نُورِهِ
وَالْمَلَائِكَةُ شَرُّرٌ تَلِكِ الْأَنْوَارِ
وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي
وَمِنْ نُورِي خُلِقَ كُلُّ
شَيْءٍ.

(مطالع المسرات شرح دلائل الخيرات ص ۱۲۷ مطبوعہ مصر)

۱۔ امام ابو الحسن اسماعیل بن علی الاشعری نوو اسطوں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ صحابی کی اولاد
سے تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد پچاس تک پہنچتی ہے۔ آپ ۲۷۰ھ میں بصرہ میں پیدا
ہوئے اور ۳۳۰ھ میں آپ کا بغداد شریف میں انتقال ہوا۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام نظام الدین بن حسن النیشاپوری علیہ الرحمۃ جو کہ جلیل المرتبت مفسر قرآن ہیں اپنے عقیدہ

کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

أَنَا أَوَّلُ الْمُسْتَسْلِمِينَ عِنْدَ الْإِبْرَاهِيمَ
لَا مَرَكُنْ كَمَا قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللَّهُ نُورِي -

(تفسیر نیشاپوری صفحہ ۸ ج ۱ بر حاشیہ
تفسیر ابن جریر مطبوعہ مصر)

امرگن کے ایجاد کے وقت میں اللہ کو تسلیم کرنے والوں میں سے سب سے اول ہوں۔ جیسا کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام احمد بن محمد بن ابوبکر الخطیب القسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنے عقیدہ

کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

أَيْ يَضِيءُ فِي الْجُدْرِ أَحْمَرٌ
لِيَشَاقُ نُورَهُ عَلَيْهَا إِشْرَاقًا
كَاشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَيْهَا -

(مواہب اللدنیہ ص ۲۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حصہ نور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک دیواروں پر اس طرح چمکتا تھا اور روشن ہوتا تھا جیسے سورج کی روشنی دیواروں پر جب پڑتی ہے تو چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

۱۔ دیوبندیوں کے شبلی نعمانی علامہ قسطلانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ قسطلانی بخاری کے مشہور شارح ہیں حافظ ابن حجر کے ہر تہ تہ تھے (سیرت النبی ص ۱۱ ج ۱) دیوبندیوں کے مولوی مشتاق احمد نے اپنی کتاب التوسل، جو کہ دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مفتی محمد شفیع کی تصدیق سے لکھی ہے کہ ۲۳ پر علامہ قسطلانی کو امام المحدثین لکھا ہے۔ مواہب اللدنیہ کے حوالہ جات اکابرین دیوبند و ہابہ مثلاً اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع، شبلی نعمانی، ابراہیم میر سیالکوٹی، سلیمان منصور پوری وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں اس کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | قرآن پاک کے عظیم مفسر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علامہ زرقانی

تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے والضحیٰ سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا چہرہ مبارک اور واللیل سے بال مبارک مراد ہیں۔

لَا نَهْ وَجْهَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ شَدِيدَ النُّورِ بِحَيْثُ
يَقَعُ نُورُهُ عَلَى الْجَدَارِ إِذَا قَابَلَهَا۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس قدر نورانی تھا کہ جب اُس کی نورانیت دیواروں پر پڑتی تو وہ چمک اٹھتیں۔

ہے کلام الہی میں شمس وضحیٰ تیرے چہرہ نور فرزا کی قسم
(زرقانی شریف ضاحج ۶)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ الباری اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
ان الملائكة امدوا بالتعبود لآدم
لاجل ان نور محمد عليه السلام
في جنبه آدم۔

فرشتوں کو حضرت آدم کے سجدہ کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔

(تفسیر کبیر ص ۳۰۲ ج ۲، جواہر البحار ص ۴۵۵)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

مَدَّ خَلْقَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دَرَدِيهِ الْحَدِيثُ

بیشک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہر شے پیدا کی گئی ہے جیسا کہ

سے فخر الوابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ میرے اُستاد محترم حافل لوا السنن مولانا مولوی غلام حسن صلیب جو مختلف علوم عقیدہ و نقلیہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں۔

(تفسیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری عفرہ)

(المحدثات ص ۲۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

الصَّحِيح - (حلیقہ نذیریہ شرح طریقہ محمدیہ) صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔
سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ربانی، غوثِ صمدانی، مجدد الف ثانی
 قدس سرہ الربانی اپنے مکتوبات شریف

لے وہابیہ کے ترجمان پندرہ روزہ المحدث دہلی میں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت امام
 ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ذات گرامی سے ایک دنیا محبت و عقیدت کے جذبات رکھتی
 ہے۔ سب لوگ حضرت امام کی مجددیت و ولایت اور بزرگی کے یکساں قائل ہیں اور ان کا پورا احترام بجالاتے ہیں
 ان کی شہرہ آفاق علمی یادگار مکتوبات کی صورت میں موجود ہے۔ یہ مکتوبات ان کے ارشاد کے مطابق ان کی
 زندگی ہی میں مرتب و مدون کیے گئے تھے۔ (پندرہ روزہ المحدث دہلی ص ۱۹۵۹) محدث الوہابیہ
 عبد اللہ وپڑی بکھتے ہیں کہ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید
 اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ اپنی کا حصہ ہے اور ایمان و اعتقاد کی سلامتی
 کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی
 شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم المحدث لاہور ص ۱۳)
 (۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء) مولوی داد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا ہفت روزہ الاعتصام لکھا
 ہے کہ اس نازک زمانہ میں اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبد اللہ
 سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا فرمایا۔ شیخ سرہندی تمام داعیہ صلاحتوں سے آراستہ تھے۔ شیخ احمد سرہندی نے
 نابغہ روزگار علماء فحول اساتذہ اور کبار فقہاء سے علم حاصل کیا تھا۔ اور تمام مروجہ علوم میں پوری مہارت حاصل کی
 تھی۔ (الاعتصام ص ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و
 اسرار کے خزانے بہنا ہیں۔ (الاعتصام ص ۳ جون ۱۹۵۵ء) امام الوہابیہ والیانہ اسماعیل دہلوی نے مجدد صاحب
 علیہ الرحمۃ کے متعلق امام ربانی قیوم زمانی جیسے معزز القاب لکھے ہیں (صراط مستقیم فارسی ص ۱۲۲) قاضی سلیمان منصور
 پوری نے امام ربانی لکھا ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱ ج ۱۲) وہابیہ کا مشہور آرگن المحدث امرتسر میں مرقوم ہے کہ مجدد الف
 ثانی مجدد وقت تسلیم کیے گئے ہیں۔ مجدد کا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی اسلامی خرابیوں یا غلط فہمیوں کی اصلاح
 کر کے لوگوں کو راہِ راست کی طرف توجہ دلائے۔ بنا بریں حضرت ممدوح سے لوگوں نے تصوف اور شریعت کے بے انتہار
 سوالات کیے اور ثانی جوابات لے کر اپنی غلط فہمیوں سے باز آئے۔ (المحدث امرتسر ص ۲۱ جون ۱۹۱۲ء) (فقیر قادری)

میں اپنے عقیدہ مبارکہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ
خلق سائر افراد انسانی نیست بکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی
اللہ علیہ وسلم باوجود نشا عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشته است کما قال علیہ
وَ عَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ خَلِقَتْ مِنْ نُوْرِ اَللّٰہِ وَ یَخْرِاں برا این دولت
میسر نشدہ است جاننا چاہیے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش
دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے
ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود مسعود مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود جسم عنصری رکھنے کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ جبکہ
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا
ہوں۔ اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف فارسی ص ۲۱۱ مکتوب ۱۱۱)

علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر الہیتمی
المکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بے شک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے
آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے
تو آپ کا سایہ مطلقاً نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ سایہ
کشف شے کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جسمانی
کثافتوں سے متبرا اور پاک رکھا ہے۔ اور ایسا
خالص نور بنایا کہ جس کا بالکل سایہ ظاہر نہیں
ہوتا تھا۔ (فضل القری از ابن حجر مکی)

اِنَّہٗ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَامٌ سَاۡرٌ لُّوْرًا
اِنَّہٗ اِذَا مَشٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَ
الْقَمَرِ لَا یُظہَرُ لَہٗ ظِلٌّ لِاَنَّہٗ لَا
یُظہَرُ اِلَّا لِلکَثِیْفِ وَ ہُوَ صَلٰی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَامٌ قَدْ خَلَصَہٗ
اللّٰہُ مِنْ سَاۡیِرِ الْکَثٰفٰتِ الْجِسْمَانِیَّةِ
وَ صَیَّرَہٗ لُوْرًا صَرًّا لَا یُظہَرُ
لَہٗ ظِلٌّ اَصْلًا۔ (شرح قصیدہ ہمزیہ)

۱۔ دیوبندیوں کے مولوی عبداللہ گنگوہی ابن حجر کے متعلق رقمطراز ہیں کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی عرب کے
مشاہیر علماء میں سے تھے۔ بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ (مقدمہ کمال الشیم ۲۳)

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام الہمام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب
مستطاب وقائق الاخبار کی ابتداء ہی میں باب بی

تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم باندھا ہے جس سے اطہر من الشمس ہے کہ آپ کا
عقیدہ بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے نور ہونے کا تھا۔ (دقائق الاخبار ص ۱)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی
علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

فرماتے ہیں۔

بے شک اس حقیقت پر تمام اہل ظاہر اور شہود کا
اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے تمام انبیاء کرام علیہم
السلام کو پیدا فرمایا۔

قَدْ اتَّفَقَ أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّهَادِ عَلَى
أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ
نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(تفسیر روح البیان ص ۱۳۹ ج ۲)

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ
الرحمۃ اپنا اور ابن سبع کا عقیدہ بیان کرتے

ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن سبع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ

قَالَ ابْنُ سَبْعٍ مِنْ خَصَائِصِهِ إِنَّ ظِلَّهُ

مفسرِ دو عالم محمد ہلوی نے امام غزالی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی ہلوی ص ۱۹۴) وہابیہ نجدیہ کا آرگن
الاعتصام لکھتا ہے کہ امام محمد بن غزالی عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ ابن کی عبقریت سے نابغیت کا پوری دنیا علم میں شہرہ ہے۔
اور ان کے ذہن و فکر کی بلند پروازیوں کا بڑے بڑوں نے لوہا مانا ہے یہی سبب ہے کہ حکما مغرب و مشرق نے انگریزی
اور عربی میں ان کے افکار اور تصورات پر متعدد کتابیں لکھیں اور ان کو دادِ تحقیق دی۔ (الاعتصام ص ۱۹۵)۔
وہابیہ کے مشہور اخبار الاعتصام میں امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو آسمانِ علم کا نور و ماہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون
۱۹۵۶) علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی حالتِ بیداری میں بالمشافہہ بچتر مرتبہ زیارت کی ہے (میزان الکبریٰ ص ۱۱۱) (باقی اگلے صفحہ پر)

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ
آپ کا سایہ زمین پر بالکل نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ
نور تھے۔

كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ
وَإِنَّهُ كَانَ نُورًا -
(خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱)

عمدۃ المحدثین علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی قدس سرہ
النورانی فرماتے ہیں کہ

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ
میرا نور ہے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے وضع لغوی
کے اصول پر مقدر فرمایا ہے اسی لیے سرکارِ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک
نور الانوار اور ابوالا و اح رکھا گیا ہے۔

لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي أَيْ قَدَرُ
عَلَى أَصْلِ الْوَضْعِ اللَّغَوِيِّ وَبِهَذَا
الْإِعْتِبَارِ سُمِّيَ الْمُصْطَفَىٰ بِنُورِ
الْأَنْوَارِ وَبِأَبِي الْأَوْدَاحِ -
(زرقانی شریف ص ۲۷ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ حدیث کنتُ اَوَّلَ الْبَنِيَّةِ فِي الْخَلْقِ یعنی تخلیق کے لحاظ سے میں
سب نبیوں سے پہلے ہوں کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لَخْلِقَ نُورِي قَبْلَهُمْ کیونکہ آپ کا
نور مبارک سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا۔ (زرقانی شریف ص ۱۶۴ ج ۱۳)
أَبْرَزَ الْحَقِيقَةَ الْمَحْمُودِيَّةَ مِنَ الْأَنْوَارِ الصَّمَدِيَّةِ کی تشریح کرتے ہوئے
لکھتے ہیں عَيْنَ النُّورِ الْأَحْمَدِيِّ لِمُشَارِكَةِ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي كَمَا فِي حَدِيثِ جَابِرٍ عِنْدَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ -
مَرْفُوعًا يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ
نُورِيهِ اس سے مراد نور احمدی ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث شریف

(بقیہ صفحہ ۱۱۶) مولوی اشرف علی تھانوی نے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو بڑے بڑے علماء کی صف میں شمار کیا ہے۔
لہذا وہ علامہ بخاریہ کے مشہور مولوی اور مصنف محمد اشرف سندھو آف بکو کی نے علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کو محققین میں
شمار کیا ہے۔ (تاریخ العقیدہ ص ۲)

اشارہ کرتی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا جیسا کہ عبدالرزاق والی مرفوعاً
حدیث دلالت کرتی ہے کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور
کو پیدا فرمایا ہے۔ (ذرقانی ص ۲ ج ۱)

شیخ ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ المشائخ قطب زمان شیخ ابوالمواہب

وسلام کا ہدیہ ان القاب سے پیش کرتے ہیں جن سے ان کے عقیدہ کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے
یا سَیِّدَنَا یا رَسُوْلَ اِلهِ اَنْتَ
المَقْصُوْدُ مِنَ الْوُجُوْدِ وَاَنْتَ النُّوْرُ الَّذِیْ
مَلَأَ اَشْرَاقَهُ الْاَرْضِیْنَ وَالسَّمَوَاتِ -
اے ہمارے سردار اے رسول اللہ آپ ہی کائنات
کے وجود سے مقصود ہیں۔ اور آپ وہ نور ہیں کہ جس
کی چمک نے زمینوں اور آسمانوں کو نور سے بھر دیا ہے۔

(افضل الصلوات ص ۱۱۵)

شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ بارگاہ بکسین پناہ رالتاب
علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں یوں تحفہ صلوٰۃ و

السلام پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَبَةِ
الْاَصْلِ النُّوْرَانِيَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَلْوَارِثِيْنَ وَالْاَسْرَارِ -
تَرْيَاقِ الْاَعْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْبَسَائِرِ - سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ وَآلِهِ
الْاَطْهَارِ وَاصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اِلٰهِ وَافْضَالِهِ -

(افضل الصلوات ص ۸۵-۸۶)

۱۱ علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ (جو کہ اکابرین و ہابیبہ کے نزدیک بھی مسلمہ محقق ہیں) لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالمواہب
شاذلی بہت بڑے زیرک نیکو کار علماء و راہنما اور برابر میں سے تھے۔ آپ نے عمدہ اور اعلیٰ تصانیف
لکھیں (طبقات اکبر اے عربی ص ۱)

۱۲ شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ تمام روئے زمین میں ان کی اس قدر شہرت ہے کہ میری
تعریف کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہوں۔ (طبقات اکبر اے عربی ص ۱)

شیخ العارفین سید احمد بغدادی علیہ الرحمۃ وروود
سید احمد بغدادی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شریف ان الفاظ میں پڑھتے تھے - اللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ الذَّائِحِ السَّارِي فِي جَمِيعِ الْاَثَارِ
 وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلَى آلِهِ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ (افضل الصلوات ص ۱۱۳)
ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | سند الحدیث ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

هُوَ صَلَاتِي يَا لَللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِي وَقَالِبِهِ
 نُورٌ يُسْتَنَارُ مِنْهُ الْاَكْوَادُ وَيُسْتَضَاءُ مِنْهُ الْاَسْرَادُ سرور کائنات علیہ
 افضل الصلوة والتسليمات کا قلب مبارک اور بدن اطہر تمام نور ہے۔ اور جملہ نور اسی نور ہی سے روشن اور
 مستنیر ہیں۔ اور دلوں کے اسرار اور بھید آپ کے نور سے چمک اور روشنی حاصل کرتے ہیں۔

(شرح شفا ص۔ بر حاشیہ نسیم الریاض)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء شریفہ میں سے ملا
 بھی آپ کا اسم شریف ہے! اور ملا کے عدد حروف ابجد کے حساب سے چودہ ہیں۔ اور چودہ چھویں رات
 کے چاند کو بد کہتے ہیں۔ دَجْهَةٌ فِي غَايَةِ النُّورِ پس نبی کریم علیہ وآلہ افضل الصلوة والتسليم کے چہرہ
 مبارک کو نور علی النور ہونے کی وجہ سے بد فرمایا گیا ہے۔ (شرح شفا ص ۲۳ ج ۱۱)
 ملا علی قاری علیہ الرحمۃ موضوعات کبیرہ میں فرماتے ہیں اَمَّا النُّورُ فَيَعْلِيهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 فَهِيَ كَيْفَ غَايَةِ مِثْلِ الظُّهُورِ شَيْءٌ تَادَعْنَا بَادَا ذَلْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ النُّورَ بِذَلِكَ
 سَمَّاهُ فِي كِتَابِهِ نُورًا لِّكِنُّ لِنُورِ مُحَمَّدٍ مِصْطَفَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ شَرَفًا اَوْ غَرَبًا خَيْرٌ نَّظِيرًا

لہ اسے اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے ہمارے سر اور جناب محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والثناء پر جو کہ نور ذاتی ہیں۔ اور
 ان کا نور تمام آثار آسمانوں اور صفات میں سرایت کرنے والا ہے۔ اور ان کی اولاد پاک اور صحابہ کرام علیہم
 الرضوان پر۔

لہ دیوبندی مولوی سرفراز صاحب لکھنوی نے ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی یگانہ روزگار فقہیہ و محدث
 لکھا ہے۔ (تبرید النواظر ص ۱۱)

ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں آپ کا نام نور رکھا ہے۔ (موضوعات کبیرہ ص ۸۶)

علامہ سہیلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا نزار پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی نور محمدی سے چمک رہی تھی۔ (روض الاف ص ۱ ج ۱)

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
 علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اِنَّهٗ كَانَ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهٖ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِاَنَّهٗ كَانَ نُورًا۔ بے شک آپ کے جسم مبارک کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہ پڑتا تھا۔ کیونکہ آپ نور تھے۔ (شفا شریف ص ۲۲۳ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ حلبي علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
 علامہ علی بن برہان الدین حلبي علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ اَوْ فِي الْقَمَرِ لَا يَكُونُ لَهٗ ظِلٌّ لِاَنَّهٗ كَانَ نُورًا۔ آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ نور تھے۔ (سیرت جلیہ ص ۳۸ ج ۳ مطبوعہ مصر)

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
 علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّهٗ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهٖ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِاَنَّهٗ كَانَ نُورًا۔ (مقاصد الحسنہ ص ۶۳)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
 علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی المصری علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ تحریر فرماتے ہیں کہ

كَانَ نُورًا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِبْهَةِ اَبَائِهِ مِنْ اَدَمَ اِلَى اَبِيهِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ نُورٌ حَسْبِي كَالْقَمَرِ فِي اللَّيْلِ الظُّلْمَاءِ۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ کے تمام آباؤ اجداد کی پیشانی مبارک میں تھا اور آپ کا نور حسنی ہے جیسا کہ اندھیری رات میں چاند۔

(شرح شفا شریف ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سید عبدالرحمن العیدوس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

سید عبدالرحمن العیدوس علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

تمام اشیاء کے پیدا کرنے میں آپ کا نور اصل (سبب) ہے۔ (جواہر البحار شریف ص ۱۳ مطبوعہ مصر)

كَانَ نُورًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَصْلُ فِي تَكْوِينِ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ -

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ اپنی مبارک کتاب دلائل الخیرات شریف میں بارگاہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

سید سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

وسلم میں درود شریف کا ہر بیان نورانی القاب سے پیش کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْأَنْوَارِ اے اللہ ہمارے سرور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

لے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کے ستر سال بعد بلا دسوس میں آپ کی قبر میں سے نعت مبارک کو مراکش نقل کیا گیا۔ تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسا دن کیا گیا تھا۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ مراد ڈاڑھی کے بالوں میں خط بوزانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بوزایا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون بہا گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زہد آدمی میں ہوتا ہے۔ اور آپ کی قبر مراکش میں ہے۔ قبر پر بہت عظمت برتی ہے۔ لوگوں کے ٹھٹھے کے ٹھٹھے بندھے رہتے ہیں اور قبر پر دلائل الخیرات بھرت پڑھتے ہیں اور پائے ثبوت کو پہنچ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ (جمال الاولیاء ص ۱۲۹، جامع کرامات الاولیاء فضائل درود شریف ص ۹)

لے حاجی امداد اللہ بھاجرکتی اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی اشرف علی تھانوی وغیرہم کو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (المہند ص ۱۴ دیوبند)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کی ہم (شاہ ولی اللہ) کو اجازت ہمارے شیخ ابوظہر نے انہوں نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے سید عبدالرحمان ادیس سے جو کہ محبوب مشہور ہیں۔ انہوں نے باپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا محمد سے انہوں نے باپ کے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے مولف سید شریف محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ (انتباہ فی سلال اولیاء ص ۱۲)

دستِ الانسار -
علیہ وآلہ وسلم پر جو سب انوار کے نور اور سب بھیدوں
کے بھید میں درو بھیج -
(دلائل الخیرات ص ۵۹ مطبوعہ مصر)

علامہ لیمان جزولی علیہ الرحمۃ نے امام الانبیاء مالک ہر دو سر محمد مصطفیٰ علیہ التمجید و المنار کے اسماء
شریفہ لکھے ہیں جن میں ایک اسم شریف نور بھی لکھا ہے - (دلائل الخیرات ص ۳۶ مصری)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ المحدثین شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ

اور انور نام و سراج منیر درغایت انارت خواند کہ روشن شد و پیدا گشت بسے طریق قرب و اصول
و روشن شد بجمال و کمال و سے البصار و بصائر چنانکہ فرمود قد جبار کم من اللہ نور و کتاب میں - حضرت
حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نام اور سراج منیر نہایت روشنی میں اپنے
کلام کے درمیان فرمایا ہے اور پیدا ہوئے - اس سرور سے طریق قرب اور وصول - اور اس جناب کے
جمال و کمال سے البصار اور بصائر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ
تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب (مدارج النبوت ص ۱ ج ۱)

دوسری جلد کی ابتداء ہی میں فرماتے ہیں کہ بدائیکہ اول مخلوقات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی
اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول ما خلق اللہ نور و سائر مخلوقات علوی و سفلی ازاں
نور و ازاں جو ہر پاک پیدا شدہ یہ ایک ذمہ اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ
اور تخلیق عالم و آدم کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

سے فخر الوہابیدہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے مجھ عاجز و ابراہیم میر کو علم و فضل
اور خدمتِ علم حدیث اور صاحب کلماتِ ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے آپ کی کسی ایک تصانیف میرے
پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں - (تاریخ اہم حدیث ص ۳۹)

و ابیہ نجدیہ کے مشہور اسٹرمولوی حکیم عبدالرحیم اشرف جو المنبر لائپز کے ایڈیٹر بھی لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی حکمت
نے تین عظیم المرتبت شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس ظلمت کدہ میں اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنی اصل نورانیت کے جلو میں پھر
سے ظاہر کریں ان حضرات نے قرآن و سنت کے خشک ستوتوں کو از سر نو ساری کر دیا - اسلام کے عقاید کو رہا کی اگلے صفحہ پر

نے سب سے پہلے جو چیزیں یاد فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ مکونات علوی و سفلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۱۲ ج ۲)

آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم سر سے لے کر پاؤں مبارک تک تمام نور ہی نور تھے۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۱۲ ج ۱)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ نور کے از اسماء آنحضرت است و نور اسایہ نئے باشد۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کے اسماء شریفیہ میں سے آپ کا ایک اسم شریف نور ہے۔ اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۱۲ ج ۱)

غوث صمدانی سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے پیدا فرمائی وہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(الابریز ص ۲۶۶ ج ۱ مطبوعہ مصر)

(بقیہ صفحہ ۱۲۲ پر) اس شکل میں پیش کیا جو داعی اسلام فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش کئے گئے تھے بلکہ سو کو بے لقب کیا گیا۔ ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا گیا اور وہ اسکان کیا گیا کہ ان کے اتوال اس قابل تو ضرور ہیں کہ انہیں جبر سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ لیکن اس لائق ہرگز نہیں کہ انہیں اسلام کی تفسیر و تعبیر کے طور پر حجت شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامے جن میں پاکباز نفوس نے انجام دیئے ان کے اسم گرامی یہ ہیں۔ اول حضرت شیخ احمد سرسبندی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں دنیائے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ دوم شیخ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی کے علوم کو عام کیا۔ سوم شیخ احمد بن عبدالحق جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارتا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۹، مارچ ۱۹۵۲ء) و ہامیہ نجدیہ کی اہم حدیث کا نفرین دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ دسویں صدی ہجری میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر و اشاعت قرآن و حدیث پر کافی توجہ فرمائی۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۲۱، اپریل ۱۹۴۴ء)

لے دیوبندیوں کے مولوی غلام محمد مصنف حیات اشرف نے سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کو معارف باللہ لکھا ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ خرپوٹی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عمر بن احمد خرپوٹی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ إِنَّ اللَّهَ

تَعَالَى خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ
بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔

(عصیدۃ الشہدہ ص ۳۱)

شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ زادہ شارح قصیدہ بردہ شریف علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار
اس طرح فرماتے ہیں کہ

إِنَّ الْمَكُونَاتِ تَكُونَتْ بِإِفَاضَةِ فَيْضِ
نُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي هُوَ الْمُسْتَفِيزُ مِنَ الْفَيْضِ
الْأَوَّلِ فَوْجُودِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے کیونکہ وجود اول
آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام
علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔

شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ بر حاشیہ عصیدۃ الشہدہ

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جہاں نہیں!

مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نورِ حق را کس بخوید زاد و بود
خلعتِ حق را چه حاجت تا رپود!

(مثنوی شریف ص ۱۲۵)

اس شعر کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
نورِ حق کے لیے کوئی زاد و بود تلاش نہیں کرتا۔ اور خلعتِ حق کے لیے تانے بانے کی کیا ضرورت ہے
مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مغز اور اصل تو نورِ حق تھا تو اس کی کوئی اصل اور اس کے

اے وہابیہ کے مستند مولوی تقی رضا احمد سہسوانی کی زیر ادارت شائع ہونے والی بیوں کے اخبار المہدیث دہلی میں لکھا ہے
کہ مولانا روم المہدیث تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک نبردست عارف باللہ اور باکمال انسان تھے (باقی اگلے صفحہ پر)

باو اجداد تھوڑا ہی تھے اُس کے لیے تو کسی تانے بانے یا اصل وغیرہ کی ضرورت نہیں اُس کی تو یہ شان ہے کہ

کمترین خلعت کہ بدہر در ثواب! بر فرزند بر طراز آفتاب!
یعنی سب سے گھٹیا خلعت جو کہ حق تعالیٰ ثواب میں بخشیں وہ آفتاب کے نقش و نگار سے
بہ جاوے تو بجلا بھر نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تو کیا ٹھکانہ ہے خوب سمجھ لو۔
(کلید مثنوی ص ۱۵ دفتر چہارم مطبوعہ تھانہ بھون)

علامہ حسین الدین واعظ کاشفی
صاحب تفسیر حسینی علیہ الرحمۃ

بقیہ صفحہ ۵۲۴ بحر تصوف کے شاندار تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل
شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ مولانا روم سر راز اہل توحید
الہمدیث اور صاحب تحقیق تھے۔ (الہمدیث دہلی ص ۱۴ حکیم ستمبر ۱۹۵۴ء) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی
مازنی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا حاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
نوی مولوی معنوی بہت قرآن در زبان پہلوی نیز حاجی امداد اللہ بہا جرنی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ
شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرات مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر
و تاواؤس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے اور اس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے (التذکیر ص ۱۶ حصہ سوم امداد المشتاق
ص ۲۱-۲۲) دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب مثنوی کے درس کا وقت آتا تو حضرت حاجی (امداد اللہ)
صاحب یوں فرمایا کرتے تھے کہ آؤ بھائی مثنوی کی تلاوت کر لیں۔ (ازار ثلاثہ ص ۲۲۶)

سے سر راز الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے شیخہ حضرات کی ترویج کرتے ہوئے تفسیر حسینی کا حوالہ حجت کے طور پر پیش
کیا ہے۔ دیکھئے اخبار الہمدیث امرتسر ص ۲۷ اگست ۱۹۰۹ء۔ مولانا عبدالحی صاحب بکھنوی نے علامہ حسین واعظ کاشفی
علیہ الرحمۃ کی شان میں لکھا ہے۔ لَمْ یکنْ لَہُ لَظْمٌ فِی النُّجُومِ وَ الْاَنْشَاءِ وَ لَہُ مَشَارَکَةٌ
فِی سَائِرِ الْعُلُومِ مَعَ الْفُضَلَاءِ وَ لَہُ لِصَانِیْفِ کَثِیْرَةٌ مِنْہَا جَوَاهِرُ التَّفْسِیْرِ
(الفوائد البہیہ ص ۸۶-۸۷)

فرماتے ہیں۔ وجہ تسمیہ آنحضرت بنور آنست کہ اول چیز جو حق سبحانہ و تعالیٰ بنور قدم از ظلمت کردہ
 عدم بوجود آوردہ نور وے بود صلی اللہ علیہ وسلم کہ اول ما خلق اللہ نوری۔ بعد ازاں عالم را برائے
 ظہور او موجود گردانید۔ آل حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز
 حق سبحانہ و تعالیٰ بسبب نور قدم کے ظلمتگاہ عدم سے وجود میں لایا۔ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
 کا نور تھا۔ کہ اول ما خلق اللہ نوری اس کے بعد تمام دنیا کو اس کے نور کے ظہور اور اس کے ظہور کے نور کے
 واسطے موجود کیا۔

نور او چوں اصل موجودات بود !

ذات او چوں معطی ہر ذات بود

(تفسیر حسینی فارسی ض ۱۲ مطبوعہ نو لکھنور)

علامہ یوسف بن اسماعیل نجوی قدس سرہ
 النورانی اپنا عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں

علامہ یوسف نجوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبَرَّاءِ يَا حِينَ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ

اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات کی اصل اور سب انوار کے نور ہیں جبکہ حضرت
 آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام بھی نہ تھے۔ (طیب الغرانی مدح سید الانبیاء ص ۱۸)

كَانَ إِذَا تَبَسَّمَ فِي اللَّيْلِ أَضَاءَ
 النُّبُوتِ - (جو اہر البحار ص ۴۲)

آپ جب رات کو مسکراتے تو گھر روشن
 اور منور ہو جاتا۔

جن کے آگے چہرے قمر جھلملائے
 ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

۱۔ دیوبندیوں کے مشہور مولوی محمد میاں صدیقی جامعہ عربیہ لاہور والے لکھتے ہیں کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نجوی
 چودھویں صدی ہجری کے اوائل کی ایک فاضل اور یگانہ روزگار شخصیت ہیں۔ نبی علیہ السلام کی ذات گرامی سے
 آپ کو جو والہانہ عشق تھا۔ اس کی حرارت آپ کی تحریروں میں نمایاں ہے۔ یہ اسوۂ رسول سے عشق و محبت
 کا اعجاز تھا جس نے آپ کے قلم سے ہزاروں صفات نبی علیہ السلام کی سیرت اور اخلاق حسنہ پر تحریر
 کرتے۔ (شمال رسول ص ۱ مطبوعہ لاہور)

(فقیر ابو حامد محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ نبھانی علیہ الرحمۃ جو اہل البخار شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ
 أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا
 ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ
 لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا. (جو اہل البخار ص ۵۸)

بے شک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک
 کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہیں تھا۔ کیونکہ
 آپ کی ذات خود نور تھی۔

جو اہل البخار شریف میں ہی فرماتے ہیں کہ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نُورًا أَضَاءَ الْعَالَمِينَ. (جو اہل البخار ص ۶۱)

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام لتسليم ایک نور تھے جن
 کی روشنی سے سارے جہان روشن ہو گئے۔

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے!

ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب افضل الصلوات میں درود شریف
 لکھا ہے جس میں حبیب کبریا، مالک ہر دو سرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان القاب سے نذاکی ہے
 جن سے علامہ نبھانی کا عقیدہ بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ يَا نُورَ الْحَقِّ يَا مِسْرَاجَ
 الْعَوَالَمِ عِنَى اے نور حق۔ اے جہانوں کے سراج۔ (افضل الصلوات ص ۱۶۹)

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ دلائل الخیرات کی شرح الدلالات الواضحات میں فرماتے ہیں۔
 اَلْمُقَدَّمُ الْمَخْلُوقُ نُورًا مِنْ
 نُورِكَ قَبْلَ جَمِيعِ الْخَلْقِ۔
 تمام مخلوق سے پہلے ان (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم)
 کا نور مبارک اے اللہ تیرے نور سے پیدا
 کیا گیا ہے۔
 والدلالات الواضحات ص ۲۷ مطبوعہ مصر

علامہ نبھانی اسم شریف الفاتح کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
 اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورًا
 اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا فرمائی، وہ

علامہ نبھانی نے وسائل الوصول میں بھی اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُورًا فَكَانَتْ إِذَا مَشَى بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 لَا يَظْهَرُ لَهُ ظِلٌّ۔ (وسائل الوصول ص ۱۷)

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

وَمِنْهُ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهُا -
(الدلالات الوضحات صبر ماشیہ دلائل الخیرات ص ۸۲)

اُن کا نور مبارک تھا اور اُن کے نور مبارک سے
کل مخلوق کو پیدا فرمایا۔

علامہ رحمان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ احمد ذہبی دحلان مکی علیہ الرحمۃ بارگاہِ مصطفوی
میں قصیدہ پیش کرتے ہوئے عرض گزار رہے ہیں۔

أَوَّلُ الْخَلْقِ نُورُهُ كَانَ قَدَمًا
حَلَّ نُورُهُ لَهْ بِظَهْرِ أَبِيهِ
مِنْهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ شَمًّا
أَدَمَ شَمًّا فِي كِرَامِ بَنِيهِ
(افضل الصلوات ص ۲۰۵)

ساری مخلوقات سے پہلے آپ کا نور ہے وہ قدیم تھے اور انہیں سے رحمن کا عرش معلیٰ اُس
جگہ ہے۔ ان کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے ان کے والد ماجد حضرت عبدالمطلب تک منتقل ہوتا گیا
شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ یہاں
کرتے ہیں کہ

کلمی کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نور ہا پر تو نور اوست !
آپ ایسے کلام کرنے والے ہیں کہ چرخ آسمان آپ کا طور ہے۔ سب نور آپ کے نور مبارک
کا عکس ہیں۔
(بوستان فارسی ص ۲ مطبوعہ دہلی)

علامہ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

جن کی کتاب شرح جامی تمام دینی مدارس میں
پڑھائی جاتی ہے۔ ہر عالم دین کہلانے والا

علامہ جامی قدس سرہ السامی کامرہون منت اور نیاز مند ہے۔ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔
فَصَلَّى اللهُ عَلَى نُورِ كُرْوَشِ نُورِ مَا پيدا
زَمِينَ وَرَحَبَ اَوْسَاكِنِ فَلَكَ دَرَّ عَشْقِ اَوْ شَيْدَا (کلیات جامی)

۱۔ علامہ احمد ذہبی دحلان علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں جن کے متعلق دیوبندیوں کے متقدم مولوی عاشق الہی میرٹھی نے
لکھا ہے کہ مولوی خلیل احمد ابیٹھوی نے پہلے سفر حج جو کہ فرض تھا پر بھوکے میں شیخ المشائخ مولانا شیخ احمد دحلان
مفتی شافعیہ سے روایت و اجازت حدیث حاصل کی۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۱)

جن کی کتب پندنامہ اور منطق الطیر درس
نظامی میں پڑھائی جاتی ہیں کا عقیدہ بھی

شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کا تھا۔ جیسا کہ دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت اور سیکانہ صلیبی نے ان کے یہ اشعار اپنی کتاب عقائد الاسلام میں درج کیے ہیں ان سے عیاں ہے۔

آفتاب شرع و دریائے لقیین !
نور عالم رحمتہ للعالمین !
آنچه اول شد پدید از حبیب غیب
بود نور پاک او بے بیخ و ریب
(عقائد الاسلام ص ۷۷-۷۸)

علامہ محمد غفریم الممالکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
الاشعری علیہ الرحمۃ فالنقد ہم نور

يَدُلُّ وَيَكْلَأُ شُعْرِي تَشْرِيحُ كَرْتِي هُوَ نَظْمِي
فَالنَّظْمُ خَلَصَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ نُورٌ
الَّذِي هُوَ جِسْمُهُ اِذْ مِنْ اَسْمَاءِهِ
النُّورُ قَالَ تَعَالَى قَدْ جَاءَكُمْ
مِنْ اَمَلِهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ وَ
فِي الْحَدِيثِ اَنَّ رَسُوْلَ اَللّٰهِ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرَى
لَهُ ظِلًّا فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ يَدُلُّ
ذَالِكَ النُّورُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
وَيَكْلَأُ يُحْفَظُهُمْ مِنَ الضَّلَالَاتِ
وَالزُّجِّي الْمَحْمُودُ بِذَلِكَ النُّورِ
(النوارخ العطرية ص ۱۹ مطبوعه مصر)

وہ نور جس کا جسم ہی نور ہے نے ان کو ظلمات اور تاریکیوں سے نجات دلائی۔ کیونکہ اس کے اسماء شریفیہ میں سے نور ان کا اسم شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے! اور حدیث شریف میں ہے کہ ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ سوج اور چاند کی روشنی میں نظر نہیں آتا تھا۔ یہ اس کے نور ہونے کی دلیل ہے اور وہ نور صراط مستقیم کی راہ دکھاتا ہے۔ گمراہ اور ردی چیزوں سے حفاظت کرتا ہے۔ جو اس نور سے مٹ جاتی ہیں۔

علامہ محمد غفریم علیہ الرحمۃ النوارخ العطرية فی عل الفاظ العشرية فی مدح خیر البریة میں

كُلُّ ضِيَاءٍ دُونَهُ فَهُوَ دَاهِيَةٌ !

بَدَا وَبَقِيَ الْأَرْضُ ظُلْمٌ وَظُلْمَةٌ

شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
فَكَانَ ضِيَاءٌ دُونَهُ دُونَ ذَلِكَ النُّورِ
الْكَائِنِ فِي الْمَدِينَةِ فَهُوَ ضِيَاءٌ دَهْمَةٌ
ظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ السَّوَادِ بَدَا ذَلِكَ
النُّورُ الْمُسَمَّى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس ہر روشنی اس نور جو مدینہ منورہ میں جلوہ افروز
سے لگے آگے بالکل بیچ ہے۔ وہ نور جو ظاہر ہوا
ہے اس کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
(النوافل العطرية ص ۲۳-۲۴)

علامہ غبریم علیہ الرحمۃ ہُوَ الْعَبْدُ حَقَاقَتًا رَيْتَهُ عِنَايَةً كِي تَشْرِيحٍ فِي لِكْتَعْتِي هِي كَرَهُو
كَانَ فِي وَقْتِ الْإِسْرَاءِ عَبْدًا نُورًا خَالِصًا بِرُوحِ عَالَمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى
كَعَبْدٍ هِيَ. آدِ مَعْرَاجِ كِي شَبِّ خَالِصِ نُورِ عَبْدٍ تَحْتِي. (النوافل العطرية ص ۳۵-۳۶)
نیز فرماتے ہیں کہ تَسْرَيْتَ الدُّنْيَا بِنُورِ مُحَمَّدٍ تَمَامَ دُنْيَايَ زَحْزَحُورٍ نُورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي نُورِ پَاكِ سِي زِينَتِ مَاعِصِلِ كِي هِي. (النوافل العطرية ص ۳۷)

قصیدہ میں بھی علامہ محمد غبریم علیہ الرحمۃ نے اپنا عقیدہ
سعد السعودی مدح سید الوجود اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔

نُورٌ تَكُونُ تَبْدَلُ نَشَاةِ آدَمِ!
صَحَّتْ نَبْوَتُهُ وَتَامَ رَسُومُهُ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک
موجود تھا نیز آپ کی نبوت اور رسوم ثابت تھیں۔ (النوافل العطرية ص ۴۱)

يَا سَابِقًا لِلْخَلْقِ طُرْدًا نُورًا
يَا ذَا الَّذِي أَحْيَا الْأَنَامَ قَدْ وَفَّيْتَهُ

اے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب مخلوق سے پہلے آپ کا نور تھا۔ اے وہ
ذات جس کے آنے کی وجہ سے لوگ زندہ ہو گئے۔ (النوافل العطرية ص ۴۲)

كَانَ جِسْمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مُنُورًا نَبِيَّ پَاكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا عَقِيدِهِ

جسم شریف منور تھا۔ (شجر الاولیاء ص ۱۱)

علامہ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | تَقْبَلُ أَحْمَدُ نُورًا عَظِيمًا
تَلَا لَأَعْنِي جَبَاهُ السَّاجِدِينَ

احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ عظیم منقل ہو کر سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمک اٹھا۔
(المقامات السندیہ ص ۱۱، مسالک الحنفیہ ص ۲۵، الدرر المنیضہ ص ۱۳)

علامہ فہامہ ابوالفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد شہرستانی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔

”نور محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت
مبارک میں منقل ہوا۔ پھر وہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں جلوہ فگن ہوا۔ یہاں تک کہ
وہ نور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔ اور اسی نور مبارک کو ہاتھی نے سجدہ کیا۔ وَبِزَكَاةِ
ذَلِكَ النُّورِ دَفَعَ اللَّهُ تَعَالَى شَرَّ أَبْرَهَةَ“ اور اسی نور محمدی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے
ابرحہ کا شر دفع کر دیا۔ (کتاب الملل والنحل للشہرستانی ص ۲۳۸، مسالک الحنفیہ لیسوی ص ۲۱، الدرر المنیضہ ص ۱۳
التعظیم والمننہ ص ۵۵)

علامہ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | اِنْبِقَالَ النُّورِ الَّذِي كَانَ فِي دَجْبِهِ
عَبْدُ اللَّهِ وَالِدُهُ إِلَى وَجْهِهَا حَضْرَت

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک میں جو نور محمدی تھا وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی والد ماجدہ
کے چہرہ مبارک میں منقل ہو گیا۔ (اسانف الراغبین علی صامشہ نور الابصار ص ۱۱)

شاہ عبد الرحیم دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد
حضرت شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رحمۃ

۱۔ فخر الاولیاء ابراہیم میر سیکوٹی شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ الکریم کے متعلق رقمطراز ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو عالم عامل اور ولی کامل تھے۔ (سراج النبوی ص ۲۵) ابراہیم میر نے
یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ عبد الرحیم صاحب علوم شریعت میں کامل ہونے کے علاوہ طریقت باطن میں بھی صاحب کمال تھے۔

اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس ظہور جمیع اسماء اسما متقابلہ چوں ہادی و مضل و معطلی مانع معزز و منزل و
 باسط و قابض و رافع مناقض و اسماء غیر متقابلہ و جمیع حقائق مختلفہ و جمیع افراد مستعدہ از اعلیٰ و ادنیٰ
 و نفیس و خسیس از عرش تا بفرش و ملائکہ علوی و جنہ سفلی ہمہ ناشی الا ان حقیقت محمدی است
 و قول رسول مقبول علیہ السلام اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي خَلَقَ اللهُ مَا خَلَقَ
 اللهُ نُورِي وَقَوْلُ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَنَعْتُهُ لَوْلَاكَ
 لَمَّا اَظْهَرْتُ الرَّبُّوْبِيَّةَ پس تمام اسماء جو کہ اسماء متقابلہ میں سے ہیں کا ظہور ہونا جس
 طرح ہادی - مضل - معطلی - مانع - معزز - منزل - باسط - قابض - رافع - مناقض اور اسماء غیر متقابلہ اور
 تمام حقائق مختلفہ اور تمام افراد مستعدہ اعلیٰ - ادنیٰ نفیس اور خسیس عرش سے فرش تک اور
 ملائکہ علوی اور سفلی جنات تمام اس حقیقت محمدی سے ہی پیدا ہوتے ہیں - اور رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے - اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي وَخَلَقَ اللهُ مَا خَلَقَ
 اللهُ نُورِي سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پھر کیا اللہ تعالیٰ نے جو
 پیدا کیا میرے نور سے اور فرمان الہی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اگر آپ
 نہ ہوتے تو میں کائنات کو بھی پیدا نہ فرماتا اور ان کی تعریف میں ہی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَّا
 اَظْهَرْتُ الرَّبُّوْبِيَّةَ آپ اگر نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ فرماتا -
 (الفاس رحیمیہ ص ۱۳)

اب اس شخصیت کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے - جو دیوبندیوں اور ولایتیوں کی بھی متفقہ شخصیت

(بقیہ صفحہ ۱۳۱)

اور صاحب کرامت اولیاء اللہ میں تھے - (تاریخ الہدیت ص ۴۳) آپ اپنے زمانہ میں فضیلت علمی کے ساتھ ایک مقدس
 بزرگ مانے جاتے تھے - (تاریخ الہدیت ص ۴۴)

سہ الفاس رحیمیہ غیر متقارین ولایتیوں کے نزدیک بہت مستند کتاب ہے - دیکھئے فخر الوہاب بیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی
 کتاب سراجا منیر اخذتہا پر الفاس رحیمیہ کو حجت قرار دیتے ہوئے اس کے حوالہ جات سے عبارتیں نقل کی ہیں -
 (فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

ہیں۔ بلکہ سردار الوہابیہ مولوی شہارشد امرتسری نے ان کی شان میں ایک منقبت الہمدیث امرتسری میں پہلے صفحہ پر نمایاں حروف میں شائع کی ہے جس میں آپ کی امامت۔ مجددیت۔ قرآن دانی۔ حدیث فہمی کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

وقت کا اپنے مجدد وقت کا اپنے امام
ہند میں جس نے جلایا علم و عرفان کا چراغ
جس نے سمجھائے نکات دین ختم المرسلین
جس کے دم سے تازہ گوارہ حدیث مصطفیٰ
چشم حق بین میں قرون اولیں کی یادگار
پاکباز و خوشخصال و باکمال و خوش کلام
جس کا نور جاوداں جان دل و روح و مانع
جس کا سینہ دولتِ سلیم لدنی کا امین
جس کو کہیے زندہ میخوارہ حدیث مصطفیٰ
گنج فیضانِ خدائے پاک کا سرمایہ دار
(اخبار اہل حدیث امرتسرہ، ۱۹۴۱ء جنوری ۱۹۴۱ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
القوی اپنے قصیدہ الطیب النغم میں

شانِ مصطفیٰ علیہ التعمیر والسلام بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا مَلْهُتِدِ
وَصَمَّامُ تَدْمِيْبٍ عَلَىٰ كُلِّ نَاكِبٍ

اور وہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے نور تھے ہدایت یافتہ اور ایسی تلواریں تھے جو ہر سرکش کو ہلاک

سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر مقلدین کے سخیل لکھتے ہیں کہ اگر وجود او در صدر اول در زمانہ ماضی میبود امام الائمہ و تاج المجتہدین شمرده میبود (تحائف النبلاء ص ۴۳) سردار الوہابیہ شہارشد امرتسری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے تمام عمر قرآن پاک کے ایک ایک نقطہ کی تفسیر و معانی کی تحقیق اور چھان بین میں صرف کر دی۔ (الہمدیث امرتسرہ ص ۴۲، اکتوبر ۱۹۴۰ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب سے خدا تعالیٰ نے ہندوستان پر خاص فضل کیا اور اسے ان (دو لوہیوں) کے لیے مایہ نماز اور جائے فخر بنایا۔ (الہمدیث امرتسرہ ص ۱۲، جون ۱۹۱۴ء) نیز ابراہیم میر نے شاہ ولی اللہ کو نعمت الہی لکھا ہے (الہمدیث امرتسرہ ص ۱۲، جون ۱۹۱۴ء) امام الوہابیہ والدیانہ اسماعیل دہلوی قسطل نے شاہ ولی اللہ (باقی اگلے صفحہ پر)

کرنے والی تھی۔

(اطیب النغم ص ۱۲)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث

دہلوی بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ در وقت تولد ایشان نور

(بقیہ صفحہ ۱۳۳) کے متعلق یہ القاب لکھے ہیں۔ قطب المحققین۔ فخر العرفان والکاملین اعلم ہم باللہ الشیخ ولی اللہ۔
 (صراط مستقیم ص ۱) شمارہ امرتسری نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب ہم سب المجد ثانی ہند کے اُستاذِ اعلیٰ ہیں۔
 (المجذبت امرتسر ص ۱۲) فروری ۱۹۳۷ء غیر مقلد و لابیہ کے مولوی اشرف سندھو بلوکی و اے رقمطراز ہیں کہ المجد
 شاہ (ولی اللہ) کو ہندوستان میں مسلک المحدث کا مجدد و اعظم اور موسسِ اول سمجھے جوتے ہیں۔ (تاریخ التعلیہ ص ۱۵)
 سندھو مولوی نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کو حجۃ اللہ علی الارض لکھا ہے (تاریخ التعلیہ ص ۱۴) و لابیوں کی المحدث
 کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ اس صدی میں حضرت حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ علیہ نے قرآنِ مصدث کے
 درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا جس سے تمام ہندوستان بلکہ بلادِ عربیہ و ممالکِ اسلامیہ فیض یاب ہوئے اس
 وقت تمام ہندوستان میں جس قدر محدثین کی سندیں ہیں ان سب کا سلسلہ روایتِ حدیثِ قریب قریب
 شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی پر منبہتی ہوتا ہے۔ (المجذبت امرتسر ۲۱ اپریل ۱۹۴۴ء) مولوی داؤد
 غزنوی رقمطراز ہیں کہ ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ کی برکت سے مسلکِ محدثین کی اشاعت ہوئی حضرت
 شاہ صاحب نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ محدثین کے مسلک کی وضاحت اور اسے پسندیدہ
 مسلک بیان کرنے میں شاہ صاحب اپنا پورا زور و قلم صرف کیا۔ (الاعصام لاہور ص ۲۵ جنوری ۱۹۵۹ء) و لابیہ کے
 مشہور مولوی محمد دہلوی اپنے اخبار میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کا سارا خاندان سب المحدث
 خیال کے تھے۔ جو کچھ ان حضرات کے ذریعہ سے منتقلی کو نامزدہ پہنچا وہ یہ ایک نامعلوم ہے اخبار محمدی دہلی ص ۱۲
 یکم ستمبر ۱۹۳۸ء) تبلیغی جماعت ۱ جو کہ دیوبندیوں و لابیوں کی ہی جماعت ہے، کے مولوی ذکریا سہارنپوری
 نے شاہ ولی اللہ کو شیخ المشائخ اور قطب الارشاد وغیرہ القاب لکھے ہیں و فضائل و روایات شریفہ
 مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے درجہ کے شخص ہیں۔ (حسن العزیز ص ۲۶)
 قصص الاکابر ص ۱۳، الاعصام میں ہے کہ شاہ صاحب اور ان کے خاندان کی برکت سے ہندوستان میں علم حدیث
 (باقی صفحہ ۱۳۳)

مشعشع شد کہ بہ سبب آن شہر ہائے شام مادر ایشاں را نمودار شد۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ایک نور چمکا۔ جس کے سبب آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ملک شام کے شہر آشکارا ہو گئے۔ (تفسیر عزیزی ص ۲۱۹ ج ۲)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے سر کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان میں یہ شعر لکھ کر بھی اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳۴) کا چرچا ہوا۔ اور محدثین کے مسلک کی اشاعت ہوئی۔ (الاعتصام ص ۲ جنوری ۱۹۵۹ء) وہابیہ کے مشہور راسخ البویخی امام خاں نوشہری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے دین کو دنیائے اسلام کے سامنے پھر اسی طریق کے مطابق آشکارا کیا۔ جو محدثین کرام کا شعار تھا۔ آپ نے ترویج حدیث کے لیے وہ راہیں اختیار کیں جن پر ان سے پہلے بلکہ ان کے معاصر ہندوستانی علماء کی توجہ نہ ہو سکی۔ (ہندوستان میں اہم حدیث کی علمی خدمات ص ۱۳) ابراہیم میر سیالکوٹی نے آپ کو بلا نزاع بارہویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ نواب صدیق حسن نے بھی تجدد لکھا ہے۔ (تاریخ اہم حدیث آثار القیامہ ص ۱۳۹)

امام الوہابیہ والدیبا نبرا اسماعیل دہلوی قبیل نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق مندرجہ ذیل القاب لکھے ہیں۔ ہدایت مآب۔ قدوہ ارباب صدق و صفا۔ زبدۃ اصحاب فنا و بقا۔ سید العلماء۔ سند الاولیاء۔ حجتہ اللہ علی العالمین۔ وارث الانبیاء والمرسلین۔ مرجع ہر ذلیل و عزیز۔ مولانا و مرشدنا الشیخ عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول بقائہ و اعزازہ و سائر المسلمین بمجدہ و علائہ (صراط مستقیم فارسی ص) وہابیہ نجدیہ کے دہلی کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب (علیہ الرحمۃ) کا حلقہ درس حدیث بہت وسیع تھا۔ آپ کے ہزار ا تلامذہ نے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ہندوستان و بیرون ہند گوشہ گوشہ میں علم حدیث پھیلا یا۔ (انبار اہم حدیث امرتسر ص ۲۱ اپریل ۱۹۴۳ء) فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی بارگاہِ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حضور لکھا ہے۔ (سراج منیر ص ۲۱) ابراہیم میر نے یہ بھی لکھا ہے کہ استاد البند حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی دقیقہ شناسی اور محنت رسی مستمک ہے۔ (وضع البیان ص ۲۵) وہابی مولوی اشرف سندھو نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو شمس البند لکھا ہے (تاریخ التعلیہ ص ۲۵) وہابیہ کے مولوی البویخی امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی و روحانی سرگرمیاں محض قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے۔ (ہندوستان میں اہم حدیث کی علمی خدمات ص ۱۴)

یا صاحبِ الجمالِ ویا سید البشرِ
 من وجهک المنیر لقد نور القمر!

(تفسیر فتح العزیز ص ۲۴ ج ۲، مجموعہ کمالات عزیزی ص ۲۲ مطبوعہ دیوبند)

قدیرِ خضراتے: یہی شعر سردار الوہابیہ مولوی شہناز ام ترسری نے بھی اپنے اخبار المحدث ام ترسری میں درج کر کے مسلک اہل سنت و جماعت کی حمایت اور تائید کی ہے۔ (دیکھئے اخبار المحدث ص ۱۲، ۱۳ و ص ۱۹۲)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا عقیدہ | حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو کہ دیوبندیوں کے اکابرین کے پیرو و مرشد بھی ہیں۔ رسول معظم کو بحکم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی نعمت شریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ہی لکھتے ہیں کہ

نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور
 نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور

(جہاد اکبر ص ۳ دیوبند)

لے دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے یہ القاب لکھے ہیں۔ حجۃ الاصغیاء، تلج الاولیاء، زبۃ المقربین، عمدة الواصلین، شمس الحقیقۃ والعرفان، بدر الطریقۃ والاحسان، حجۃ اللہ تعالیٰ البالغۃ، برہان الملت، المستقیمہ مرجع العالم منبج الغیض الائم، بحر الحقائق والاسرار مصد العلوم والانوار، صاحب المقامات العلیہ ذوالافضال والدرجات الرفیعۃ الصدیق الاعظم والقطب الانجم، مولانا و سیدنا الحاج شاہ امداد اللہ الفاروقی طہیستی (برابین قاطعہ ص ۲) مطبوعہ دیوبند، مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے طفوفات میں مرقوم ہے کہ (حاجی امداد اللہ صاحب) فن تصرف کے امام تھے مجدد تھے مجتہد تھے محقق تھے۔ (اناضات الیومیہ ص ۲۴ ج ۵ مطبوعہ تھانہ بھون) غیر مقلدین و وابی حضرات کے ترجمان الاعتصام لاہور میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو ان بزرگوں میں شمار کیا ہے جو آسمان ملت پر وین ہدی کے وہ درخشندہ ستارے تھے۔ جنہوں نے اپنی ضوفشانوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے میں۔ انوارِ رحمت کا وہ اُجالا کیا کر اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ خُدا نے راہِ مستقیم پائی۔ ہزاروں نے ان سے استفادہ کیا اور سینکڑوں نے ان سے شرفِ تلمذ حاصل کر کے دُنیا سے علم و ادب میں شاندار مقام پایا۔ (الاعتصام لاہور ص ۹، مارچ ۱۹۵۶ء) مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے حاجی امداد اللہ صاحب کو شیخ العرب والعجم لکھا ہے۔ (ارج ثلاثہ ص ۲)

نور احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو دیکھتے ہو وہ نور شید کی تنویر عبث
(گلزار معرفت ص ۷)

رد شنی عرش نور لامکاں شیخ بزم عالم کون و میکاں
(مثنوی تحفۃ العشاق ص ۷)

چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے تم سے اے نور حند افریاد ہے
(نالہ امداد غریب ص ۲۲)

سب دیکھو نور محمد کا سب بیچ ظہور محمد کا جبیرل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا
(نالہ امداد غریب ص ۲۲)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | مصویر پاکستان علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ جو کہ اعلیٰ درجہ
کے مفکر اور بلند پایہ شاعر تھے جس کو حکیم الامت اور شاعر
مشرق کے معزز القاب یاد کیا جاتا ہے۔ اپنے پیارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کے نور ہونے کے متعلق اپنا عقیدہ ان اشعار میں پیش کرتے ہیں۔

چو خود را در کنار خود کشیدم بہ نور تو متسام خویش دیدم
(ارمغان حجاز ص ۷)

۱۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت تھے جیسا کہ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے عیاں ہے۔ نیز
اولیاء الرحمن علیہم الرضوان کے بہت زیادہ معتقد تھے۔ اور مزارات پر حاضری دیتے تھے۔ نیز سلسلہ عالیہ قادریہ
سے منسلک تھے جیسا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے سلیمان ندوی کی طرف ایک خط میں اس سلسلہ میں بیعت یعنی
قادری ہونے کا ذکر کیا ہے جو کہ اقبال نامہ ط ۱ حصہ اول میں راج ہے۔

غیر مقلدین و مابی حضرات کے مولوی ثناء اللہ امرتسری علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے بارے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر
اقبال مرحوم پنجاب کے اعلیٰ درجہ کے مفکر بڑے پایہ کے شاعر اور عقیدہ موحّد تھے۔ (اہمیت امرتسر ۱۳ فروری ۱۹۰۹ء)
غیر مقلدین کے مولوی عبد المجید سوہدای علامہ اقبال کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمودہ خدا اور کفّہ
رسول کے معنی سمجھائے۔ (سیرت ثنائی ص ۷۵)

بنور تو برائے روزِ نگرہ را کہ بنیم اندرون ہر دمہ را

(ارمغانِ حجاز ص ۱۲۴)

عرب خود را بہ نورِ مُصطفیٰ سوخت چراغِ مردہ مشرق برافروخت

(ارمغانِ حجاز ص ۱۲۴)

یا نہ نورِ مُصطفیٰ اُورا بہا است یا نہ نورِ اندر تلاشِ مُصطفیٰ است

(اسرارِ درموز ص ۱۹۵)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نظم فریادِ امت میں بارگاہِ نبوی میں فریاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ چشمِ ہستی صفت دیدہ اعلیٰ ہوتی دیدہ کن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا

(باقیاتِ اقبال)

میاں محمد صاحب جہلمی علیہ الرحمۃ

میاں محمد صاحب کھڑی شریف والے جو کہ مشہور و معروف کتاب سیف الملوک کے مصنف بھی ہیں اور مقام ولایت

میں بھی آپ کا بہت ادنیٰ مقام ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ عجیب و گمشدہ انداز میں کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

نور محمد روشن آبا آدم جہدھوں نہ ہویا اول اسخر دو میں پسین او ہول کھلویا
کرسی عرش نہ لوح قلم سی نہ سوج چین تارے تھوں وی نور محمد و الما ویند اسمی چمکارے
ستھے نور اوسید نور دل اوسد نور حضوروں اسنوں تخت عرش اعلیٰ موسے نون کوہ طوروں
(سیف الملوک ص ۱)

قاری فیض کرام:۔ مندرجہ بالا ہر سہ فرقہ (اہلسنت و جماعت، غیر مقلدین و لابی اور دیوبندی) کے مسندِ مستند محدثین، مستشرقین اور سلف صالحین علیہم الرحمۃ کی مسند کتب سے آفتاب کی طرح عیاں ہو گئے کہ حضرات نبی مکرم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لہذا ہم کو بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ما را کاہ المسلمون حسنا فهو عند اللہ حسن۔ جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۱۳، مرقات باب لا اعصم۔ رد المحتار ص ۳۵ ج ۳۔)

ص ۲۳ ج ۵۔ تفسیر مواہب الرحمن ص۔ کتاب الروح ص ۱۔ اعلام اللو قعین ص ۲۹ ج ۱ لابن قیم البدایۃ
والنہایہ ص ۲۲۸ ج ۱۰۔ الزلیعی ص ۱۳۳ ج ۲۔ ریاض النفرہ ص ۱۹۵ ج ۱۔ کتاب الموفق ص ۹۵ ج ۱۔ مستدرک
ص ۳ ج ۳۔ البوداؤد طرابلسی ص ۲۲۔ موطا امام محمد ص ۱۱۱۔ سمعات فارسی للشاہ ولی اللہ ص ۲۹۔
بستان العارفین للسر قندی ص ۹۔ عمدۃ التحقیق للشیخ ابراہیم المالکی ص ۹۵۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل
للنجدی ص ۲ ج ۱۔ اخبار الہدیث امرتسر ص ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء۔ قرۃ العینین فارسی ص ۲۳ مقاصد المحسنۃ
امام الوہابیہ مولوی شہار اللہ امرتسری بھی سلف صالحین کے عقیدہ اور روش پر چلنے کی تلقین کرتے
ہوئے رقمطراز ہیں کہ ہم مسلمانوں کو عموماً ادب اہل حدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی
چاہیے۔ (الہدیث امرتسر ص ۷، اگست ۱۹۰۸ء)

بلکہ امام الوہابیہ کے نزدیک تو سلف صالحین کی روش کے خلاف چلنے والا بے دین اور
گمراہ ہے۔ یہ فتویٰ امرتسری صاحب نے حاجی سیٹھ عبداللہ صاحب کو چین والوں کو خط میں لکھا کریں
قرآن و حدیث اور سلف صالحوں کی روش ہے پھرنے والوں کو بے دین اور گمراہ جانتا ہوں۔
(اہل حدیث امرتسر ص ۴، فروری ۱۹۱۶ء)۔

لہذا اب سب حضرات کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے پیارے محبوب۔ دانائے غیوب
دو عالم کے تاجدار۔ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں۔ وگرنہ مولوی شہار اللہ امرتسری کا فتویٰ
بے دین اور گمراہ اُن پر چسپاں ہو گا۔
ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو تم آگے مانو یا نہ مانو!

وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین سے ثبوت

مفسرین عظام، محدثین کرام اور سلف صالحین علیم الرضوان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے۔
اب مسلک حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان حضرات کے اکابرین کی کتب سے
پیش کی جاتی ہے جو صرف بہت دھرمی اور ناقبہ اندیشی کی وجہ سے نور مصطفیٰ علیہ صاجہ
الصلوٰۃ و التسلیمات کا انکار کرتے ہیں۔

اسماعیل دہلوی قاتل

وہابیوں اور دیوبندیوں کے مشترکہ بزرگ اسماعیل دہلوی قاتل سمجھے جاتے ہیں کہ:
 "وجود باوجود انبیاء علیہم السلام بمشابه آفتاب عالمات است کہ
 چوں نور اور تمام عالم منتشر شود لا بد ظلمت شبینہ بدر رود و آنچه در محاذات آفتاب ہے محجوب
 واقع است بتباش او تا بناک است و از ہمہ مراتب ظلمت پاک و آنچه اندرون خانہ ازد
 محجوب است ہر چند از نقش نور او محروم است اما تاریخی شب تار از معدوم چہ نور لطیف
 اور رگ و ریشہ تاریخی در رسیدہ و اورا از حد ظلمت محض بر کشیدہ۔"

انبیاء علیہم السلام کا وجود باوجود آفتاب عالمات کی مانند ہے۔ جیسے کہ اس کا نور تمام
 جہاں میں پھیلتا ہے۔ تو لازمی ہے کہ رات کی تاریخی دور ہو جاتی ہے۔ اور جو چیز آفتاب
 کے سامنے ننگی پڑی ہو تو اس کی تپش سے گر جاتی ہے۔ اور تاریخی سے پاک ہو جاتی ہے
 مگر جو چیز گھر کے اندر سورج سے پوشیدہ ہو۔ اس کے نور سے محروم رہتی ہے۔ رات کی
 تاریخی اس کے نور سے معدوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا لطیف نور تاریخی کے رگ و ریشہ
 میں سرایت کر کے اُسے ظلمت کی حد سے نکال دیتا ہے۔ (منصب امامت فارسی ص ۱۲۱)

وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفتر اور مجذوب نواب

نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی

صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی لکھتے ہیں کہ
 "گفتہ کہ سلول نور محمدی در ہند بقیاس مسادات منطقی ثابت میشود چہ از روئے امامت صحیحہ نور محمدی
 در صلب آدم و ولایت بود و از جنین مبین رو میثافت پس روشن شد کہ مبدئ نور محمدی ہند است

۱۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کے متعلق وہابیہ نجدیہ خارجیہ کے مولوی اسماعیل آن گوجر انوار لکھتے ہیں کہ:
 وقت نظر و وسعت مطالعہ زہد و تقویٰ کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اونچا ہے اور فہم قرآن میں ان کا ذہن
 بے حد صاف ہے۔ بہت سے اکابر قدما سے بھی ان کی رائے صاحب معلوم ہوتی ہے۔ (حیات ابنی ص ۴۶-۴۷)
 وہابیہ کے مولوی اشرف سندھو لکھتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں اہلحدیث مسلک کے علمبرار ہیں اور وسیع نظر
 محقق ہیں۔ (تاریخ التعلیہ ص ۱۲۹) مولوی داؤد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا اعظام لاہور نے نواب صدیق
 حسن خاں ثناء اللہ امرتسری، حافظ محمد لکھوی کو انیسویں صدی عیسوی کے اخیر اور بیسویں صدی (باقی اگلے صفحہ پر)

وَمَنْ تَهَانَتْ أَلْ عَرَبُ وَكَفَى بِذَلِكَ لِلْهِنْدِ مَشْرَفًا وَفَضْلًا وَتَقْرِيبًا مَسَاوَاتٍ أَيْ
 اسْتِ نُوْرٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ بِأَدَمَ وَآدَمَ حَلَّ بِالْهِنْدِ وَتَحْقِيقُ أَيْ قِيَاسُ وَرُكُوبُ مَنْطِقٍ بَادِي حَسْبَتِهِ
 كَانَتْ لِأَدَمَ أَرْضُ الْهِنْدِ مِنْهَبَطًا..
 وَفِيهِ نُوْرٌ رَسُوْلِ اللهِ مَشْعُوْلٌ !

کہا گیا ہے کہ نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حلول ہندوستان میں منطقی مساوات
 سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی رو سے نور محمدی سیدنا آدم علیہ السلام پشت مبارک میں
 امانت تھا۔ اور ان کی پیشانی مبارک میں چمکا تو واضح ہو کہ نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی
 جلوہ افروزی ہندوستان ہے۔ اور آپ کی منتہا عرب شریف ہے۔ آپ کی بدولت اور واسطہ سے
 ہندوستان کو کافی شرف اور فضل ہے۔ اور اس مساوات کی تقریر یہ ہے کہ نور محمدی نے علی صاحبہ
 الصلوٰۃ والسلام آدم علیہ السلام کے ساتھ نزول فرمایا۔ اور منطقی کی کتب میں اس قیاس کی تحقیق تلاش
 کرو۔ ہندوستان کی زمین سیدنا آدم علیہ السلام کے نازل ہونے کی جگہ ہے۔ اور میں رسول مقبول صلی اللہ

(بقیہ صفحہ ۱۴۰) کے اوائل کے زمانہ کے اکابر اہل حدیث میں شمار کیا ہے۔ (الاعتماد ص ۶، دسمبر ۱۹۵۶ء) نواب صدیق حسن خاں
 آسمانِ بخت پر دینِ بُدلی کے وہ درخشندہ ستارے تھے جنہوں نے اپنی ضوفشانیوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے
 میں انوارِ رحمت کا وہ اُجالا کیا۔ کہ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ الہی نے راہِ مستقیم پائی۔ (الاعتماد ص ۶۹، سچ
 ۱۹۵۶ء) وہابیہ نجدیہ کے مشہور امام خلیل بن محمد الانصاری نے گوجرانوالہ میں ولایتوں کی کانفرنس میں کہا کہ ناصر و نامشر
 سنتِ سفید نواب صدیق حسن خاں..... یہ وہ ہستی ہے جو اپنے علم سے اتنی بلند پایہ ہے کہ نہ صرف پاکستان و
 ہند کے اہل حدیث ہی بلکہ عالمِ اسلامی کا ہر طالب علم اس ہستی کو علمی حیثیت سے جانتا اور مانتا ہے۔ اور آپ کی تصانیف
 کی تعداد دس بیس نہیں بلکہ صد ہے۔ (الاعتماد ص ۲۶، اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی شہار احمد تسری نے لکھا ہے کہ
 نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی پتے اہل حدیث تھے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۸، ج ۱)۔ ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی
 لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدمائے اہل حدیث روس میں نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار
 تو رہتی دنیا تک تاریخِ عالم فراموش نہ کر سکے گی۔ (اخبارِ محمدی دہلی ص ۹، یکم مئی ۱۹۴۲ء)۔ بھوپالوی کو سردارِ
 اہل حدیث لکھا ہے۔ (اخبارِ محمدی دہلی ص ۵، ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء)

تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک چمکنے والا تھا۔ (حظیرۃ القدس ص ۳۷)

مفسر الوبابہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنی دوسری کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں لکھا ہے: طلوع آفتاب نبوت و نیر اعظم رسالت اولاً از اُفق ہند بودہ سنت زیر اگر آدم علیہ السلام اول انبیاست و چون نور نبوت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) در صلب آدم بود ازوے با صلاب دیگر بتدریج از منہ منتقل شد ثابت گردید کہ مطلع نور محمدی و مبارک این فیض سردی بہندست غایت و منہتی و منظر وجود و معضی و مجلائے او عرب و کفی بالہند شرقاً و فضلاً در کعب بن زہیر حیث قال ۷

ان الرسول لنور لیستضاء بہ مہند من سیوف اللہ مسلول جوہری گفتمہندیخ ساختہ از آہن لطیفہ از ان خاطر میر آزاد بلگرامی ست گو یاندا باذان ملت حنیفیہ و ضرب نوبت دولت محمدیہ اولاً از سر زمین ہند بودہ میر آزاد در خزارہ عامرہ گفتمہ استنباط عجیبی کہ کردہ ام کہ حمل نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت می شود و تقریر قیاس این ست نور محمد حمل بآدم و آدم حمل بالہند نور محمد حمل بالہند و تحقیق این قیاس از کتب منطوق باید جست۔

ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل ص ۲۱۶ ۲۱۷ مطبوعہ دہلی

نواب صدیق محسن بھوپالوی غیر مقلد وہابی نور محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا سینا آدم علیہ السلام سے لے کر سینا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پشت و پشت منتقل ہونے کا اقرار اور تمام شکوک و شبہات کو دور رکھنے کا تذکرہ اپنی دوسری کتاب حج الکرامۃ میں بھی اس طرح کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

شک نہایت کہ نور نبوت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اول در صلب آدم بود و بعدہ در صلاب آباء و ارحام انہات انتقال پذیر رفتہ تا آنکہ از عبد اللہ بن عبد المطلب در نحوہ ظاہر گردید و این نیز یکے از فضائل بعیدہ بہند است و لغم ما قبل ۷

کانت لآدم ارض الہند منہبطا! و فیہ نور رسول اللہ مشغول!

(حج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص ۱۱)

وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفسر اور مجدد و نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی ہی اشعار لکھتے ہیں۔
 يَكْفِيهِ فِي وَصْفِ الْمَكَانَةِ اَنَّهُ سَبَبٌ لِعَلْقِ الشَّارِي وَسَمَاءِ
 نُورِ الْهِي تَجَلَّى رَحْمَةٍ حَتَّى اَنَارَ حُنَادِ سِ الْغَبْرَاءِ
 نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ علو و مرتبہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ زمین و آسمان
 کے پیدا کرنے کے سبب ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور اور رحمت کی تجلی ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے
 اندھیروں کو روشن فرمادیا۔ (نفع الطیب ص ۶)

جو کہ وہابیہ نجدیہ کے سردار شیخ الاسلام مجتہد ہیں لکھتے ہیں کہ:
ثنا اللہ ام تسری ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا

لے مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی کہا کرتے تھے کہ ثنا اللہ کو رب ذوالجلال نے علم لدنی سے نوازا ہے۔ (نقوش
 ابوالفاضل) مولوی ثنا اللہ ام تسری کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ اور اسلوب و انداز کی پاکیزگی کا
 گنجینہ ہے۔ (الاعتماد ص ۳، فروری ۱۹۵۹ء) احسان الہی ظہیر نے لکھا ہے کہ (ثنا اللہ) بلاشبہ برصغیر ہندو
 پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے۔ (نقوش ابوالفاضل) وہابیوں
 کے مولوی ابو مسعود قمر بناری نے ثنا اللہ ام تسری کو اس صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۱ ج ۱) مولوی
 داؤد راز ثنا اللہ صاحب ام تسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ دین پرور اے ثنا اللہ اے عالی مقام، اے فقیہ وقت اے گنجینہ علم و عمل،
 (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۲ ج ۱) اے سیما آپ کے دم سے یہ کھیتی ہے بری + اے فقیہ وقت اے گنجینہ علم و عمل
 (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۳ ج ۱) سیرت ثنائی ص ۱۲) اے محدث اے مناظر، اے صحابہ کے مثل (سیرت ثنائی ص ۱۳)
 ثنا اللہ ام تسری کو تفسیر میں مفسر ابن جریر اور امام رازی کا ثانی اور حدیث میں ابن حجر عسقلانی کا ثانی لکھا ہے (نقوش
 ابوالفاضل سیرت ثنائی ص ۱۵) حضرت علامہ ام تسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں لکھتی
 تھی کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسببین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں۔ (الاعتماد ص ۱۱، ستمبر ۱۹۵۹ء) حضرت
 مولانا ثنا اللہ صاحب ام تسری ہندوستان میں جماعت المحدث اور مسلک المحدث کے عظیم داعی تھے۔ انہوں
 نے احیاء اسلام اور احیاء ملت کے لیے جو شاندار جدوجہد کی اور جو کارنامے نمایاں سرانجام دیئے ان کی مثال نہیں ملتی۔
 (الاعتماد ص ۱۵، جون ۱۹۶۲ء) وہابیہ کے خالد بزمی لکھتے ہیں کہ علوم دین کے گلزار تھے ثنا اللہ (باقی اگلے صفحہ پر)

کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ مطبوعہ ممبئی)

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی معرکہ آلا کتاب 'ترکِ اسلام' میں لکھتے ہیں کہ

سلام اس نور رب العالمین پر سب اس کی آل اور اصحاب دین پر

(ترکِ اسلام ص ۱۳ مطبوعہ امرتسر)

جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور وہابیوں کی بڑی پسندیدہ

اور یادگار کتاب ہے۔ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو الوارِ حق

شمع توحید

کی ضیاء لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

وہ الوارِ حق کی ضیاء ہو کے آیا!

اطاعت سے اس کی ہوا سٹمس روشن

(شمع توحید ص ۲۵ مطبوعہ امرتسر)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے جاری کردہ مشہور اخبار 'المجلیث امرتسر' کے ٹائٹل پیج پر حضور

بقیہ صفحہ ۱۲۱) ادب کے قلم ذخارتھے ثناء اللہ۔ جہاں میں مایہ صد فخران کی ہستی تھی + وقار و ناز کے کہسار

تھے ثناء اللہ (الاعتصام ص ۲۵، اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری..... کی مصنفات کا چارہ دانگ

عالم میں شہرہ ہے۔ اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ ان کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ ہے۔ (الاعتصام

ص ۲۲، فروری ۱۹۵۶ء) مولوی عبدالعظیم حیدر آبادی وہابی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ ایک روشن خیال اور زمانہ کی

رفتار سے واقف اور ایک راسخ الاعتقاد اہلحدیث کے لیڈر ہیں۔ (المجلیث امرتسر ص ۵، یکم جنوری ۱۹۱۵ء) وہابیہ کے

مولوی عبداللہ ثانی امرتسری لکھتے ہیں کہ وہ مجسم دفا اور سراپا ثنائیہ جس کا مجموعہ ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔ (المجلیث امرتسر

ص ۲۹، مئی ۱۹۲۶ء) مولوی ابراہیم میرسیا کھٹی لکھتے ہیں کہ مجھے شاہجہان جتئی دولت حاصل ہو تو میں مولانا ثناء اللہ

امرتسری کو موتیوں اور جواہرات سے تولوں۔ (المجلیث امرتسر ص ۲۵، فروری ۱۹۲۷ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری

اپنے متعلق خود لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے اتنا علم دیا ہے کہ میں ہر ایک مسئلہ کو قرآن و حدیث کی دلیل سے سمجھ سکتا ہوں۔

۱۱ المجلیث امرتسر ص ۳۰، مئی ۱۹۲۱ء) ثناء اللہ امرتسری کو شمع توحید نامی کتاب میں محفوظ طریقت، مجمع اوصاف،

مغز، محدث، فقیہہ لکھا ہے۔ (شمع توحید ص ۵)

۱۲ فخر الوہابیہ ابراہیم میرسیا کھٹی اخبار 'المجلیث امرتسر' کو اخبار گوہر بار لکھا کرتے تھے۔ دیکھئے (باقی اگلے صفحہ پر)

پُر نورِ نُوْر علی نور شافع یوم النور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں ایک نعت شریف عرب کا چاند جو کہ وہابی مولوی علی شاہ جامپوری کی لکھی ہوئی ہے شائع کی ہے۔ جس میں سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والرحمات والتسلیمات کو نورِ مستقیم کرتے ہوئے اس نور کی ضیاء پاشی کا ذکر خیر اس انداز میں کیا ہے۔

اُسی کے آسماں پر اک ضیاء گستر قمر چمکا
کہ جس کی نور پاشی سے جہانِ بحر و بر چمکا (المجديت امرتسر ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)

اسی اخبارِ المجدیت امرتسر میں مولوی محمد خلیل خاں جو پوری وہابی نے سردارِ الہابہ شہنشاہ اللہ امرتسر کے اخبارِ المجدیت کی تعریف کرتے ہوئے نورِ مصطفیٰ کا اقرار اس طرح کیا ہے۔ اور اس نظم کو سردارِ الہابہ شہنشاہ اللہ امرتسر نے ٹائٹل بیج پر شائع کیا ہے۔ نظم کا مصرعہ یہ ہے۔

عجب ہے نورِ مصطفیٰ سے ضو نکلن المجدیت (المجديت امرتسر ۱۴ اگست ۱۹۳۶ء)

جو کہ مولوی شہنشاہ اللہ امرتسر کی زیرِ ادارت میں شائع ہوا تھا۔

اخبارِ المجدیت امرتسر میں شانِ رسول علیہ السلام کی سُرخنی دے کر نعت شریف لکھی

ہے جس میں انوارِ محمدی کا اقرار اس شعر میں کیا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد ولبر میرا وہی ہے
(المجديت امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

ہادی عالم ہے وہ نور البین ہے مخالف ان کا ناری بالیقین!

(المجديت امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

حافظ محمد لکھو کے والے جن کی تفسیر محمدی وہابیوں میں ان کی ایک عظیم شاہکار سمجھی جاتی ہے۔ اور وہابیوں کے نزدیک جن کا بہت بڑا مقام ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴۴) اخبارِ المجدیت امرتسر ۶ یکم جنوری ۱۹۱۵ء۔ المجدیت ۹ جون ۱۹۱۴ء المجدیت امرتسر ۱۲ مارچ ۱۹۱۳ء
۱۹۲۰ء نیز میر سیکوٹی راقم ہیں کہ اخبار گوہر بارمیز طیب و نجیب (المجديت امرتسر ۱۲ جون ۱۹۱۴ء)
لے مفسر الہابہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والوں کے متعلق وہابیہ کے آرگن الاعتصام القاب لکھا ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

دو ہا بیوں کے موجودہ دور کے مقتدر مولوی

لکھوی حافظ صاحب کے پوتے ہیں، نور مصطفیٰ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اقرار اور اس کی شان بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں۔

نور نبیہ انجربیاں اوسدیاں لوکانوں وسیادوں

اوہ نور نبی و آپے دیندالوکانوں روشنائی

بھاویں نبی نبوے دیوے حاجت اگر نہ کائی

(تفسیر محمدی ص ۳۱ منزل چہارم)

مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے نبی سعید اہل محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ولادت

باسعدت کے وقت جو نور سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا اس کی نورانیت اور عظمت کا تذکرہ

یوں کرتے ہیں۔

تے جمن ویلے مائی ڈٹھا نور کنوں چسکارا

جو شام ولایت شہر سیاوے اس نوروں آشکارا

منزل چہارم (تفسیر محمدی ص ۳۱)

وہابیہ غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی قاضی سلیمان منصور

پوری جو کہ رحمتہ للعالمین کتاب مصنف میں حضور پر نور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف لکھتے ہوئے آپ کی نورانیت اور نور بخشی کا تذکرہ اس

پیارے انداز میں کرتے ہیں کہ غیرت مند انسان اور ان کو اپنے اکابرین میں شمار کرنے والا شخص کبھی

بھی آقاؐ نے نعمت علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا کبھی بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ وہ نعت

(بقیہ صفحہ ۱۲۵) کہ عایجاہ مقبول بارگاہ مجد و پنجاب حافظ الحدیث و الکتاب مثل الاعقاب عابد و زاہد و عارف باللہ

آیت من آیات اللہ حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ بانی دہلیس اول جامعہ محمدیہ والا مقام ص ۸، اکتوبر ۱۹۵۰ء

مولوی شامہ اللہ امرتسری کے اخبار بھدرت امرتسر میں ہے کہ نجد پنجاب مولانا حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ نے تمام اہل پنجاب

کے لیے تجدید دین الہی کا پورا حق ادا کیا۔ بدعت و شرک کے قلع تمچ پر ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔ (اہل حدیث امرتسر، مارچ ۱۹۲۱ء)

سے سزاوار الوہابیہ شامہ اللہ امرتسری نے قاضی سلیمان منصور پوری کو قابل مصنف لکھا ہے۔ (امجدیث امرتسر، نومبر ۱۹۲۲ء)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے علم و تحقیق کی بلندیوں کو کوئی نہیں چھو سکا۔ والا مقام لاہور

ص ۲۱، جولائی ۱۹۶۰ء مولوی محمد لوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا طرز بیان نہایت دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ اخبار محمدی، دہلی، ۱۹۵۰ء

شریف ملاحظہ فرمائیں جس کے رُوح پر اور اشعار یہ ہیں۔

پیدا ہوئے محفلِ شہداء عالم تمام چمکا! حقِ صریح چمکا صدقِ دوام چمکا
روشن ہوئے براہین واضح ہوئے دلائل جب تیر رسالت برخصاص و عام چمکا
بطحا کا ذرہ ذرہ انجم بنا فلک کا مصر اور ہند ایران سپین و شام چمکا
چمکا وہ نورِ عالم سردارِ ولدِ آدم چشمانِ حورِ عین پر جس کا ہے نام چمکا
شانِ محمدی سے اندھے ہیں اہلِ ظلمت وہ نورِ حق ہے جس سے ارسلنا محمدًا
(سید البشر ص ۵)

قاضی سلیمان صاحب منصور پوری ہی ایک دوسرے مقام پر شانِ رسالت بیان کرتے ہوئے

فارسی میں نورِ مصطفیٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بیان کرتے ہیں کہ

احتشام او ہویدا از کلامِ ذوالجلال! نور او پیدا وہم نہاں آیاتِ مبین!
(اجمال و اکمال ص ۳۵)

قاضی سلیمان منصور پوری نے ہی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے محقق اور مشہور مصنف ہیں رحمۃ اللعالمین کتاب

میں اسماء الرسول بیان کرتے ہوئے حضور پر نور نور علیٰ نور محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کا ایک اسم شریف

نور بھی لکھا ہے اور نہایت ہی رُوح پرور مضمون اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے

وہ نور ہے اسی کے دین پر چلنے والا فَهُوَ عَلَى النُّورِ مِنَ رَبِّهِ (ذمر ع ۲) کے نورانی خلعت سے

ممتاز ہے۔ اُس کی لائی ہوئی کتاب کا نور بتایا گیا ہے۔ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي اُنزِلَ

مَعَهُ (اعراف) اس نور کا اتباع کیا۔ جو اس پر نازل کیا گیا ہے۔ اسی کا مبارک نام سورۃ مائدہ

میں نور بتلایا گیا ہے۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اُمَّلِهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ خازن و معالم میں

نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے۔ حضور ہی وضوحِ امر اور تبیینِ نبوت میں نور ہیں اور

حضور ہی کی تعلیم تنویرِ قلوب کے لیے نور ہے۔ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے ذیل پر غور کرو

اور دیکھو کہ عجیب الدعوات سے روزانہ کس شے کا سوال ہے؟ کیا ذاتِ سبحانی کس کا سوال رو

بھی فرماتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصِيْرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ

نُوْرًا وَّ عَن يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّ يَسَارِيْ نُوْرًا وَّ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّ تَحْتِيْ نُوْرًا

وَأَمَّا حَى نُورًا وَخَلَقْنِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا وَفِي بَشَرِي نُورًا وَفِي دَمِي نُورًا
 وَفِي شَعْرِي نُورًا وَفِي لَبْسِي نُورًا اللَّهُمَّ اعْطِنِي نُورًا اللَّهُمَّ اعْطِنِي نُورًا اللَّهُمَّ اعْطِنِي
 لِي نُورًا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي نُورًا - الہی میرے میں نور ہو۔ میری آنکھوں میں نور ہو۔ میرے
 کانوں میں نور میرے داہنے نور میرے بائیں نور میرے اوپر نور میرے نیچے نور۔ میرے آگے نور میرے
 پیچھے نور نور کو میرا بنا دے۔ میری زبان میں نور ہو۔ میرے خون میں نور ہو۔ میرے پھولوں میں نور
 ہو۔ میرے بالوں میں نور ہو۔ میرے چہرے پر نور ہو۔ یا اللہ مجھے نور عطا فرما۔ یا اللہ میرے نور کو بڑھا
 یا اللہ مجھے نور ہی بنا۔

کعب بن زہیر (رضی اللہ عنہ) قصیدہ بانس سعادت میں کہتے ہیں غز
 إِنَّ الرَّسُولَ كَنُورٍ لِيَسْتَضَاءُ بِهِ

(رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۲)

قاری صاحب حضرت سے! قاضی صاحب مضمون پوری نے کیسا روح پرور اور وہابی کش سرور کائنات
 مفسر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات کی نورانیت کا بیان کیا ہے نیز قاضی صاحب
 نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف نور لکھا ہے۔ اس پر غور و فکر کریں تو یہ حقیقت
 واضح ہو جائے گی کہ حبیبِ کریم کا ز احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے منکر دار
 اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ رحمۃ للعالمین سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اسم شریف
 منہا تم انبیین کے منکر مرزائی قادیانی ہوں یا لاسہوری کافر ہیں۔ اور ان کے کفر میں شک کرنے والے
 ان کے مرجانے کے بعد ان کو مرحوم لکھنے والے۔ ان کی اقتدار میں نماز پڑھ لینے کے جواز کا فتویٰ
 دینے والے اور ایسے مفتی کو اپنا سردار شیخ الاسلام وغیرم القاب دینے والے بھی متفقہ طور پر اور

۱۔ جیسا کہ سردار الوہابیہ مولوی شہار اللہ امرتسری نے مرزائی ڈاکٹر بشارت کے مرجانے پر اظہارِ انوس کرتے ہوئے
 اُس کو مرحوم لکھا ہے۔ (الہدیث امرتسر ص ۱۰۰)

۲۔ سردار الوہابیہ شہار اللہ امرتسری کا فتویٰ ہے کہ مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ دیکھئے
 الہدیث امرتسر ص ۱۱، ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء۔ الہدیث امرتسر ص ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء۔

حکومت پاکستان کے قانون کے مطابق بھی دائرہ اسلام سے خارج، کافر مرتد ہیں کیونکہ مسنتم اہل بیتین، بھی آتدے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ہے اور نور بھی اسم شریف ہے جس کی وہابیوں کے مشہور مولوی اور محقق قاضی سلیمان منصور پوری نے تصدیق کر دی ہے۔ جب اسم خاتم النبیین کا منکر کافر ہے اسی طرح اسم نور کا منکر بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے !!!
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا!

قاضی سلیمان منصور پوری ہی لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا اسم ظاہر بھی ہے۔ وہ حسب و نسب میں عالی ہے۔ آباءے اولیں جو اسی کے نور (نور محمدی) کے عامل تھے بسفاح سے پاک ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۳)

قاضی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف رحمۃ للعالمین میں نشر انور محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اس طرح درج کرتے ہیں کہ 'سیدہ آمنہ نکاح کے پہلے ہی ہفتہ میں امانت دار نور محمدی بن گئی تھیں۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۸ ج ۲)

قاضی صاحب منصور پوری اپنی کتاب سید البشر میں 'نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی سُرخی دے کر وہابی کُش مجملے لکھتے ہیں کہ غریبوں کا محبت، مسکین کا ساتھی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، غلاموں کا محسن، یتیموں کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، درد مندوں کی دوا، چارہ گروں کا درد مند، مساوات کا حامی، اخوت کا بانی، محبت کا جوہری، اخلاص کا مشتری، صدق کا منبع، صبر کا معدن، خاکساری کا نمونہ، رحمت ربانی کا پیکر، نور نور عالم، سردار ولد آدم۔ اولین انسان، آخرین رسول، رحمۃ للعالمین۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) (سید البشر ص ۶۱، ۶۲ ج ۲)

فخر الوہابیہ قاضی صاحب منصور پوری انوار محمدیہ کی ضمیمہ پانٹی کا تذکرہ کرتے ہوئے وہابی کُش عبارت لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذاتِ گرامی میں ہفت تلمیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں اور جامعیت کا یہ نور بہر ایک نزدیک دور کا باصرہ افروز و بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص ۵۸ ج ۲)

آپ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ظاہر و آشکارا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ان کے چہرے میں موتی کی طرح چمکتا تھا۔ ان کو جو شخص دیکھتا ان کے ہاتھ چوم لیتا۔ اور جس شے کے پاس سے گزرتے وہ شے ان کو سجدہ کرتی! اور عبدالمطلب کے چہرے پر نور موتی کی طرح چمکتا تھا اور اس کے چہرے کے خط و خال سے پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہوتا تھا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۵ ج ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سیرت ابن ہشام میں یہ بھی ہے کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۵ ج ۱) مولوی ابراہیم میر ہی لکھتے ہیں کہ (عبدالمطلب) کی پیشانی میں خدا کے برگزیدہ رسول کا نور تھا جس کے دیکھنے کے لیے ایسی سمکھ کی ضرورت ہے جس کی نور افزائی، بصیرت حقانی نے کی ہو۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۵ ج ۱ اہمدیث امر تسریلا یوم اکت ۱۹۲۱ء)

مولوی نور حسین گرجا کھی | جو کہ وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مستند حضرات میں سے ہیں حبیب کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا واضح

الفاظ میں تذکرہ اس طرح کرتے ہیں۔

بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ اَضْوَايَ لَنَا
سَوُجٌ وَاَنْكَرٌ مَحْمُودٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ تَايَسُ!
فَالشَّمْسُ نَيْرَةٌ بِنُورِ مُحَمَّدٍ
سَارَا عَالَمٌ رُوشَنٌ كَيْتَا مَشْرِقٍ مَغْرِبٍ تَايَسُ!
بَلْكَ سَوُجٌ مَحْتَسِمْ وَاَوْجُهُ رُوشَنٌ بَدْرٌ مَنِيرٌ حَقَّانِي
جِسُّ نِي كُورِ دِلَانْدِ سِ تَايَسُ نَحْسِي شَمْعٌ نُورَانِي
خَيْرُ النَّاسِ مُحَمَّدٌ عَرَبِيٌّ شَهْرٌ مَدِينَةِ وَاللَّهِ
جِسُّ نِي مَشْرِقٍ مَغْرِبٍ تَايَسُ كَيْتَا نُورٍ اَجْبَالَا

جلوہ دیکھ کے نور محمدی واکفر شرک نے بھاجڑاں چائیاں نی

جھتے بدر منیر و انور چمکے اوتھے رہندیاں کدوں سیاہیاں نی

نور نبی و اجنھاں نون نظر آوے ہویاں و ہناں تے قلب صفایاں نی

اوہناں چھڈ اوال رجال سارے نبی نال مجتہاں لایساں نی!

(فضائل مصطفیٰ ص ۱۱۵، ۱۱۶)

راسخ عرفانی | جو کہ وہابیہ نجدیہ کے مولوی نور حسین گرجا کھی کا لڑکا ہے نبی مصطفیٰ لکھتے ہوئے اس کا پہلا شعر اس طرح لکھا ہے۔ یہ نعت شریف وہابیہ کے مشہور آراگن

الاعتماد نے اپنے ٹائٹل پیج پر شائع کی ہے۔

رشک ضیائے مہر میں انوارِ مصطفیٰ وجہ سکوں ہے جلوہ رخسارِ مصطفیٰ

(الاعتماد بحکم مارچ ۱۹۵۶ء)

احسان الہی ظہیر | وہابیہ نجدیہ کے مولوی احسان الہی ظہیر نے اپنے ماہنامہ رسالہ ترجمان الحدیث لاہور میں ایک نعت شریف شائع کی ہے جس میں مندرجہ ذیل شعر درج ہے

جس میں اس عقیدہ کا اظہار ہے کہ چاند سوچ اور ستاروں میں جو نور ہے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی حاصل کر رہا ہے نیز نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام چاند سوچ اور ستاروں سے بھی پہلے موجود تھا۔

خوشبو گلوں میں چاند ستاروں میں نور ہے روشن ہے جب سے شمع رسالت حضور کی!

(ترجمان الحدیث لاہور فروری ۱۹۶۱ء)

مولوی محمد یوسف کلکتوی | جو کہ غیر مقلدین وہابیہ کے نہایت ہی مستند عالم ہیں۔ ان کے زیر نگرانی شائع ہونے والا الارشاد جدید جس کے ٹائٹل پیج پر

ترجمان الحدیث کل پاکستان لکھا ہے میں ایک نعت شریف درج ہے جس میں یہ شعر ہے جس سے نور محمدی کا کھلے کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے نیز حرفِ ندا سے بھی پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو پکارا ہے۔

اے نورِ حُفِّ اصْلِ عَلٰی صَاحِبِ قُرْآنِ دے عبدِ صنم کیش کو معبود کی پھان!

(الارشاد جدید ص ۳۲ بحکم مئی ۱۹۵۶ء)

حافظ عبداللہ روپڑی | محدث وہابیہ عبداللہ روپڑی (حافظ عبدالقادر روپڑی کے چچا جان) کو بھی اہلسنت وجماعت کے عقیدہ نور کی تائید کرنا پڑی چنانچہ

سرار وہابیہ مولوی شہداء امرتسری لکھتے ہیں کہ حافظ عبداللہ صاحب (روپڑی) نے اپنے اخبار (تنظیم الحدیث روپڑ) مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء میں ایک نظم (نعت) شائع کی تھی جس کا ایک شعر بطور نمونہ یہ ہے۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ اِكْتَسَى !

وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِ بِهَاكَ !

ترجمہ (آنحضرت کو مخاطب کر کے) آپ وہ ہیں کہ بدر (چاند) نے آپ کا نور اورٹھا ہے۔
اور سورج بھی آپ ہی کے نور سے روشن ہے۔ (مظالم روپڑی ص ۴۴ مطبوعہ امرتسر)
سر دارالوہابہ شمارہ امیرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالقادر صاحب روپڑی نے کہا کہ سورج چاند
رسول اللہ کے نور سے چمکتے ہیں۔ (مظالم روپڑی ص ۴۴ مطبوعہ امرتسر)
حافظ عبدالقادر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ہی کے نور سے سورج چمکتا ہے اور چاند بھی آپ ہی
کے نور سے منور ہے۔ (مظالم روپڑی ص ۴۸)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ حلیہ شریف

مولوی مصباح صاحب نامی رسالہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

آدے سمجھ نہ خبرے میں کی ڈٹھا اینویں سرلیاں پھرلیاں ماردا اے
کوئی مٹر آکھے کوئی بدر سمجھے چند چوڑھویں رات شماردا اے
نیکے ایڈسٹعاع سبحان اللہ پر تو کندھتے پوے رخساردا اے
کدے وچہ پھرے کندھاں دسدیاں تے شیشے وانگ رخسار دلدار
مٹھا ہسدا نور خلیق چوڑا غصے نال نہ تیوڑیاں ماردا اے
اماں عاشق قربان حیران ہوتی مڑھکا مستھے وچ نور اُبھاردالے

چوڑی پیشانی سجدی !	اک لاٹ نور دی وجدی
نک پتلا چمکاں ماردا	مرکز گویا انوار دا !
جے سٹوڑا تبسم آگیا !	دیہڑے نوں چپانن لاگیا
نوری شعاواں وجدیاں	بھڑکاں نہایت سجدیاں
مدثروں سردشار !	واللیل نور انوار !

قدینہ کرام :- غیر مقلدین و تابعی حضرات کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات کے بعد آپ

دیوبندیوں کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

اے ولایتیہ غیر مقلدین کا مشہور ترجمان الاعتصام ولایتی اور دیوبندی ایک ہیں کے ثبوت میں لکھتا ہے کہ ہندوستان میں شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے علم و فضل سے لوگوں نے کیسا اکتساب فیض کیا۔ وہ اہلحدیث اور موجودہ دیوبندی اور ان کے اکابر ہیں۔ اس لیے ان میں اور ہم میں اتنا مسلکی فرق نہیں ہے کہ معاملہ ایک دوسرے سے منفرد تک پہنچ جائے۔ چنانچہ اکثر اہلحدیث مدارس میں حنفی (دیوبندی) علماء مدرسہ ہے۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں عام طور پر ایک دو حنفی العقیدہ (دیوبندی) مدرسے تک ہوتے تھے یہی حال مدرسہ غزنویہ امرتسر کا رہا۔ پاکستان کے ایک بہت بڑے حنفی (دیوبندی) عالم مولانا مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ شرفیہ لاہور مدرسہ غزنویہ کے فیض یافتہ اور مشہور اہل حدیث عالم حضرت الامام مولانا عبد الجبار غزنوی کے تلمیذ خاص ہیں یہی مدرسہ غزنویہ تقسیم سے بعد امرتسر سے لاہور آیا۔ تو اس میں سب سے پہلے جس مدرسے کا تقرر عمل میں آیا وہ مدرسہ فتحپوری دہلی کے سابق صدر مدرس مشہور حنفی (دیوبندی) عالم مولانا شریف اللہ تھے۔ اور وہ اب بھی دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں تعلیم دیتے ہیں۔ (الاعتصام ص ۱۹، فروری ۱۹۵۳ء)

ولایتیہ کا مشہور اخبار اہلحدیث امرتسر لکھتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ عالم باہل مولانا محمد قاسم صاحب کا تخم ریزی کو قوم نے اپنی نگرانی سے سینچا اور پرورش کیا۔ آج وہی مدرسہ دارالعلوم اور بزار لاکہ تعداد میں طلبہ علم و دلائل سے مستفید ہوتے ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۱۲، فروری ۱۹۱۵ء)

غیر مقلدین کے ابو یحییٰ امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ مدرسہ عالیہ دیوبند جس کی شان آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام میں ممتاز ہے۔ اور جس میں ان دنوں حدیث کا تذکرہ گویا گفتہ آید در حدیث دیگران "ہورا ہے" (تراجم علماء حدیث ہند ص ۶۳)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ علماء دیوبند محقق اہل نظر ہیں۔ دلائل پر ان کی نظر ہے۔ اپنے مسلک کی حمایت میں ان کا مدار جذبات پر نہیں ہوتا۔ (الاعتصام ص ۳۰، جنوری ۱۹۵۹ء)

سردار ولایتیہ مولوی شہار اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں کئی ایک مقام پر اہل توحید (دیوبندیوں اور اہلحدیثوں) لکھ کر دیوبندیوں کو بھی اہل توحید قرار دیا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۵، نومبر ۱۹۴۳ء) حافظ عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ احناف دیوبندی اہلسنت میں شامل ہیں۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج ۱) دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ علماء میں سب متحد مقلد (دیوبندی) غیر مقلد، البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲، ج ۲) (باقی صفحہ پر)

دیوبندی مولویوں سے تائید

مولوی محمد قاسم نانوتوی | بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے بھی مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان اشعار میں کی ہے۔

کہاں وہ رتبہ کہاں وہ عقلِ نارسا اپنی
کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدہ زار
اگر قمر میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور
توراتِ دن ہی اور آگے اُسکے دن شب تار
(قصائد قاسمی ص ۱۵۵ مطبوعہ دیوبند)

مولوی محمد یعقوب نانوتوی | جو کہ مدرسہ دیوبند کے مدرسِ اول تھے اپنے قصیدہ میمییہ درختِ سیدالابرار میں عقیدہ نور کی تائید کرتے ہوئے رقم

طراز ہیں۔

خدا نے نور کیا وہ بہتارا نورانی
وہ نور آپ کا تھا جو ہوئی امانتِ عرض
وہ نور غیب ہے ظاہر بشر کی صورت میں
کہ جس کے سامنے آئے نظر ہے نورِ ظلام
سمار و ارض و جبال و شجر رہے جی تھام
کہ جیسے ضمتہ سے کسرہ کا کیجے اشمام
(بیاض یعقوبی ص ۱۴)

مولوی رشید احمد گنگوہی | دیوبندیوں میں علومِ ظاہری اور باطنی میں مسلمہ بزرگ اور صرف ان ہی کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ مستحقِ تعالیٰ درشانِ حبیبِ خود صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور و کتابِ مبین و مراد از نور ذاتِ پاکِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت بہ حق تعالیٰ نے

بیتِ صفحہ غیر مقلدین و ہابیہ کا ترجمان الارشاد جدید لکھتا ہے کہ اہلِ سلامتی ہو مولانا محمد قاسم نانوتوی کی روحِ پاک (۱۵۵) پر مولانا عبدالقدوس گنگوہی کی روحِ پرچہ کے فیوض و برکات سے ایشیا کی واحد دینی درسگاہ دیوبند اسلام کی روشنی اور نورِ سنتِ نبی کریم اس بڑا عظم میں پھیلا رہا۔ (الارشاد جدید ص ۱۶ مئی ۱۹۵۷ء)

اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ البتہ تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے۔ اور نور سے مراد نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص ۸۵ مطبوعہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب ایک دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ بتواتر ثابت شدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہِ نداشت مند و ظاہر است کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل می دارند۔ تواتر سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام کا سایہ ہوتا ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص)

جو کہ دیوبندیوں کے مجدد و مفسر حکیم الامت اور شیخ الاسلام ہیں لکھتے ہیں کہ

مولوی اشرف علی تھانوی

نبی خود نور اور تارن بلا نور!

نہ ہو کیوں مل کے پھر نور علی نور

(اشرف المواعظ ص ۱۲۱ تلخ الصدور ص)

اپنی شہرہ آفاق کتاب نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ

نام احمد چوں چنین یاری کند ! تاکہ نورش چوں مددگاری کند

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک احمد جب ایسے مدد فرماتا ہے تو آپ کا نور

مبارک بھی ایسے ہی مدد فرماتا ہے۔ (نشر الطیب ص ۲۷۵ مطبوعہ دیوبند)

تھانوی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف بہشتی زیور میں لکھتے ہیں کہ سب کو نیکی کی دولت آپ (نبی

پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی اُمت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور سے۔ (بہشتی زیور

اس کے حاشیہ پر محشی نے لکھا ہے کہ آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے

باعث ہوا ہے۔ (حاشیہ بہشتی زیور ص ۲۷ ج ۲)

اے سردارِ الہامیہ تبار اللہ امر تیری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرکت و بدعت کی تردید میں جماعت اہلحدیث

کے ہم نوا تھے۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۳۰ جولائی ۱۹۳۳ء) دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن مولوی اشرف علی تھانوی

کو سراہنے کا کمال اور معدنِ حسنات خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیات اشرف ص ۵) (فقیر قادری)

مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب کتاب کی ابتداء ہی میں نمایاں حروف میں سُرخِ بازہ لکھا ہے۔ پہلی فصل نورِ محمدی کے بیان میں۔ اس فصل میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف درج کرنے کے بعد واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے نورِ محمدی کا اول الخلق ہونا با اولیت حقیقہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے۔ ان اشیاء کا نورِ محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے (نشر الطیب ص ۶۵)

دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت انور شاہ کشمیری نے بھی اپنی کتاب **مولوی انور شاہ کشمیری** عقیدۃ الاسلام میں اسی عقیدہ نور کی تائید میں یہ شعر لکھا ہے۔

کاندر انجا نور حق بود و بند دیگر حجاب
دید بشنید آنچه جزوے کس نشنید و ندید
(عقیدۃ الاسلام ص ۲۱۹ مطبع قاسمی دیوبند)

جو کہ دیوبندیوں میں بہت بڑے فاضل اور ادیب شمار کیے جاتے ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف کے شعر کا ترجمہ

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی

اور تشریح کرتے ہوئے انوارِ محمدیہ کا اقرار اس طرح کرتے ہیں۔

وَكُلُّ أَيِّ آتِي الرُّسُلِ الْكِرَامُ بِهَا!
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِم

اور یہ معجزہ جس کو رسولانِ کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے۔ کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں۔ اول ما خلقت اللہ نورہ۔ (عطر الوردہ ص ۲۴ مطبوعہ دیوبند)

اسی شرح بردہ شریف میں لکھتے ہیں کہ

نور تو دروے نبوی گرو دل بیت اے ہدی
کے ملک کردی بہ پیش آدم حسا کی سجود

انور شاہ کشمیری دیوبندی کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ انور شاہ کشمیری بہت بڑے متبحر عالم تھے۔ یہاں تک کہ بے توگماخی لیکن سچی بات کو کیوں چھپاؤں۔ میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنے اکثر اساتذہ سے بھی علوم میں بڑھ گئے تھے۔ (انفاضات ایومیہ ص ۱۸ ج ۷)

اے ہادی کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حضرت آدم خاکی میں آپ کا نور مبارک نہ ہوتا تو فرشتے ان کو کب سجدہ کرتے۔
(عطر الوردہ ص ۲۸)

مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی | دیوبندیوں کے مشہور کانگریسی مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرات اکابر کے اقوال عقائد کو

ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات حضرت ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیدہ اعتقاد رکھتے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں۔ اور ہوں گی۔ عام سے کروہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح پر واقع ہوئی کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہے اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں۔ غرضیکہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتمجیہ

لے دہلیہ نجدیہ کا میگزین الاعتصام لکھتا ہے کہ ہندوستان میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا قاری محمد طیب، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا حفیظ الرحمن سیوہاری، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا عبدالوہاب آروی، مولانا سید تقریظ احمد سیوہاری افتادہ مسائل حجت و سند ہیں۔ (الاعتصام ص ۵، ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء)

دہلیہ نجدیہ کے مولوی دادو غزنوی نے مولوی حسین احمد مدنی کی موت پر کہا کہ میں نے آج کے اخبارات میں مولانا حسین احمد مدنی کے انتقال کے متعلق خبر پڑھی تو میں فرط غم سے مدھال اور ہاتھ میں ریشہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مولانا حسین احمد مدنی معلم مفضل میں تو ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہی تھے ورع و تقویٰ اور تہذیب و انصاف میں بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔ مولانا مدنی کی موت علم کی موت ہے۔ بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا ایک عظیم نقصان ہے۔ مولوی دادو غزنوی نے ان کی نماز جنازہ غائبانہ بھی پڑھائی۔ (الاعتصام ص ۱۳، دسمبر ۱۹۵۶ء) مولوی محمد صدیق و ہابی لال پوری نے بھی مدنی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھائی۔ (الاعتصام ص ۱۳، دسمبر ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور رجسٹر روزہ خدام الدین نے مدنی کو سید الاولیاء لکھا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱، اپریل ۱۹۵۸ء) حضرت مجدد الف ثانی کے بعد دو رجسٹریوں کی اصلاح و تربیت کے لیے حضرت مدنی کو یہ منصب جلیلہ و رفیعہ تفویض کیا گیا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱، اپریل ۱۹۵۸ء) دیوبندیوں کے مشہور مولوی عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مولوی جمیل احمد میواتی لکھتے ہیں کہ سارے عالم میں حضرت مدنی (حسین احمد) کا ثانی نہیں ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱)

واسطہ جملہ کمالات عالم و عالمیاں ہے یہی معنی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي وَاَنَا نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ وغيرہ کے ہیں۔ (الشہاب الثاقب مطبوعہ دیوبند) دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی عاشق الہی صاحب میرٹھی جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید اور شاگرد بھی تھے۔ نبی کریم

مولوی عاشق الہی میرٹھی

علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی نورانیت کا اقرار اس تحریر میں کرتے ہیں کہ تیرہ سو برس سے زیادہ زمانہ گزرا کہ حق تعالیٰ شانہ نے ظلمت کہہ عالم کو نور بخشے والا وہ پیغمبر دنیا میں بھیجا جس کے ہاتھ میں سیاتِ رسل کا جھنڈا اور سر پر خاتمیت انبیاء کا تاج تھا۔ کہ قحط کی ماری ہوئی سوکھی زمین اس کے قدموں کی برکات سے لہلہانے لگی۔ اور تاریکی میں ڈوبا ہوا ملک اس کے چمکتے ہوئے چہرہ کی شعاعوں سے جگمگا اٹھا۔ (تذکرۃ النخیل ص ۱)

جو کہ بانی دیوبند مولوی قاسم صاحب نالوتوی کے پوتے ہیں۔ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ سب سے اول حق تعالیٰ نے نور عقل کو پیدا فرمایا۔

مولوی محمد طاہر قاسمی

جس کا دوسرا نام حقیقتِ محمدیہ ہے۔ اس کو تمام عالم کے لیے مدبر اور وجہ شرافت بنایا۔ اسی لیے تمام فرشتوں کو اس کے آگے جھک جانے کا حکم ہوا۔ خدا کے بعد درجہ عقل اول حقیقتِ محمدیہ کا ہے۔ اسی لیے جس مخلوق میں یہ نور عقل نہیں جھلکتا وہ مخلوق عالم کی صف اول میں بھی جگہ نہیں پاسکتی۔

معلوم ہوا کہ نور محمدی بلحاظ خلقت سب مخلوق سے اول ہے۔ اور بلحاظ ظہور سب سے آخر ہے اسی لیے نور محمدی کا اول و آخر نور خدا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اور کسی کے نور نبوت کا یہ منصب نہیں ہو سکتا۔ نہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت کا وجود ہی تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر تسلیم کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسے منکر گروہ نے حقیقتِ محمدیہ کی اولیت سے بھی انکار کر دیا ہے۔

(عقائد الاسلام قاسمی ص ۲۲-۲۳ مطبوعہ ادارہ تاج المعارف دیوبند)

دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی ادریس صاحب کاندھلوی مقاماتِ حریری کے مقدمہ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

مولوی ادریس کاندھلوی

نورِ مصطفوی کا بیان اس شعر میں کرتے ہیں۔

سَبَّاحٌ مُنِيرٌ كَشَمْسٍ الصُّحُفَا ! خَيْرُ الْبَرِّ اَيَا وَا لَوْلَا فَتَدِيْمُ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے سورج کی مانند چراغِ روشنی دینے والے ہیں۔ تمام مخلوق

سے بہتر برتر اور نورِ قدیم ہیں۔ (مقدمہ مقاماتِ صریحہ ص ۱)

مولوی ادریس صاحب کا نذہلوی حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وازواجہ وبارک
وسلم کی لوزارجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک جہروں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان
جہروں میں اگرچہ اکثر و بیشتر رات کو چراغ نہیں جلتے تھے اور ضرورت بھی نہ تھی جس گھر میں اللہ کا داعی
بشیر نذیر اور سراج منیر رہتا ہو وہاں کسی شمع اور چراغ کی کیا حاجت کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

يَا بَدِيحَ الدَّلِّ وَالْغَبِجِ لَكَ سُلْطَانٌ عَلَى الْمَصْجِ

اے عجیب و غریب ناز و ادا والے تیری سلطنت تو دلوں پر ہے

اِنْ بَيْنَنَا اَنْتَ سَاكِنُهُ غَيْرُ مُحْتَاَجٍ اِلَى السُّجِ

جس گھر میں تو رہتا ہو وہ کسی چراغ کا محتاج نہیں

(سیرۃ مصطفیٰ ص ۲۶۲ ج ۱)

کانذہلوی صاحب عقائد الاسلام کتاب میں لکھتے ہیں۔

آفتابِ شرع دریائے یقین! نورِ عالم رحمتہ للعالمین!

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي

آنچہ اول شد پدید از حبیبِ غیب بود نور پاک او بے بیجِ ریب

(عقائد الاسلام ص ۷)

مولوی ادریس کا نذہلوی ہی لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں آپ کو اور قرآن کریم کو نورِ مبین

کہا گیا ہے۔ (بشارت النبیین ص ۵)

موجودہ زمانہ کے دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت قاری محمد طیب

قاری محمد طیب دیوبندی صاحب ہستم دارالعلوم دیوبند نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم مبارک

جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے

وقت بغضِ حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھٹتا ہوا نظر آنا۔ مینی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے

بند محسوس ہونا چہرہ مبارک کا چمک و مک میں سورج جیسا محسوس ہونا بعض حدیث گائے الشمس
تجری فی وجہہ گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر
فوقیت دینا اور حقیقت محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں۔

(آفتاب نبوت ص ۳۹-۴۰ ج ۱)

قاری طیب دیوبندی ہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے اعلان کیا کہ جس نور کو زمین کی تاریکی
اور ستاروں کی روشنی مانگ رہی تھی اور شہنشاہ نور عنقریب آنے والا ہے۔ (آفتاب نبوت ص ۲۶)
قاری محمد طیب دیوبندی نے اپنی کتاب آفتاب نبوت کی ابتدا میں ایک شعر لکھ کر مسلک حق
اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کی تائید کی ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

لَنَا شَمْسٌ وَ لِلْآفَاقِ شَمْسٌ
وَ شَمْسِي خَيْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

(آفتاب نبوت ص ۱۹)

دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت مولوی الہی بخش کاندھلوی (جن کی
کتاب شیم الجیب کو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب
نشر الطیب میں درج کیا ہے) مسلک حق اہلسنت و جماعت بریلوی کے عقیدہ نور کی ترجمانی کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ اَقْنِي الْعَرَبِينَ لَهُ نُورٌ يَلْعَلُو (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی مبارک
پر ایک نور نمایاں تھا۔ (شیم الجیب)

مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی لکھتے ہیں کہ عبداللہ کا آمنہ سے نکاح بہم پہلے
بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد

ماجد عبداللہ عبدالمطلب نہایت حسین اور خوبصورت جوان تھے اور اس پر طرہ یہ کہ سرور کائنات علیہ
الفصلوة والسلام کا نور ان کی پیشانی میں جلوہ گر تھا اس لیے کچھ طبعی طور پر زنان قریش کی طبیعتوں کا
میلان عبداللہ کی جانب ہوتا تھا۔ (اسلام ص ۲۵ ج ۱ از عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

مولوی الہی بخش کے بارے دیوبندی مولوی محمد اختر لکھتے ہیں کہ مفتی الہی بخش صاحب بارہویں صدی کے
آدمی ہیں۔ اور مولانا روم علیہ الرحمۃ ساتویں صدی کے ہیں۔ مفتی الہی بخش صاحب نے ظاہری علوم کی تکمیل حضرت
شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے کی تھی۔ (معارف ثنوی اردو ص ۳ از مولوی محمد اختر دیوبندی مطبوعہ حیدرآباد)

مولوی اشرف علی تھانوی ہی لکھتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہیں تھا۔ ہمارے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سر تا پا نور ہی تھے۔ حضور میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی۔ اس لیے آپ کے سایہ نہ تھا۔ کیونکہ سایہ کے لیے ظلمت لازمی ہے۔ (ذکر المغرۃ)

مولوی عابد میاں اور اکابرین دیوبند کی تائید | دیوبندیوں کے مولوی عابد میاں صاحب (ڈابھیل) اپنی معرکہ الآرا کتاب

رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک نورانی تھا۔ جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمد و رفت فرماتے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

(رحمۃ للعالمین ص ۲۵ مطبوعہ دہلی)

عبدالحی لکھنوی | جو کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک بھی مسلمہ اور مستند ہیں رقمطراز ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ سایہ کثیف ہوتا ہے اور آپ کی ذات سر سے قدم تک نور ہے۔

(التعلیق العجیب ص ۱۳)

ستید و سرور محمد نور جاں
بہتر و بہتر شفیع مہر جاں

۱۔ مولوی عابد میاں آف ڈابھیل کی کتاب پر مندرجہ ذیل اکابرین دیوبند کی تعریف اور تائیدات درج ہیں۔ مصنفی کفایت اللہ دہلوی، مولوی انور شاہ کاشمیری، مولوی اصغر حسین، مولوی بشیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمن، مولوی زبیر علی، مولوی عبدالشکور لکھنوی، مولوی احمد سعید دیوبندی، (فقیر محمد نسیب اللہ قادری غفرلہ)

ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات

ناظرین کرام: وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات کے بعد اب ہندوؤں اور سکھوں کی عبارات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے متعلق چند ایک حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

سوامی لکشمین جی مہاراج | ایک ہندو سوامی لکشمین جی مہاراج نے اپنی معرکہ الآرا کتاب عرب کا چاند میں نورِ مجسم شفیع معظم محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا تذکرہ کیا ہے۔ انوس ہے ان نام کے مسلمانوں پر جو کلمہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتے ہیں اور اپنے تئیں مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر نورِ مصطفیٰ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا صاف اور واضح الفاظ اور تحریروں میں انکار کرتے ہیں۔ (بد اسم اللہ تعالیٰ) سوامی لکشمین ہندو لکھتا ہے کہ مہالت اور ضلالت کے مرکزِ اعظم جزیرہ نمائے عرب کے کوہِ فاران کی چوٹیوں سے ایک نور چمکا۔ جس نے دنیا کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ گوشہ گوشہ کو نورِ ہدایت سے

۱۔ امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اس ہندو تصنیف عرب کا چاند کے متعلق تعریفی کلمات اس طرح لکھتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمین جی) کے قلم حقیقت رقم سے ہے۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے سیرت لکھی ہے۔ واقعی قابل صد تحسین و اکرمین ہیں۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ (المحدث امرتسری ۱۹۲۸ء)

ثناء اللہ امرتسری ہی لکھتے ہیں کہ یوں تو آپ نے اکثر اصحاب کے خیالات سنے ہوں گے اور پڑھے ہوں گے مگر سوامی جی موصوف نے پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ (اس کتاب کو پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے) (المحدث امرتسری ۲۹ مارچ ۱۹۲۸ء)

مسلمانوں کے اہل علم طبقہ کو چاہیے کہ وہ کتاب ہذا کی اشاعت غیر مسلم دوستوں میں کریں۔ عرضند قابل مطالعہ کتاب ہے۔ (المحدث امرتسری ۲۹ اپریل ۱۹۲۸ء)

جنگ کا دیا۔ (عرب کا چاند ۳۸ مطبوعہ امرتسر)

سوامی لکشمین ہندو دوسرے مقام پر نور محمدی کے سب سے اول ہونے کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے کہ جب اس عالم آب و گل کا نام و نشان بھی نہ تھا لوح و قلم، عرش و کرسی بھی کتبہ عدم سے منصفہ شہود پر جلوہ گر نہ ہوتے تھے۔ اس وقت بھی خاتم النبیین رحمۃ للعالمین، سرور کائنات، فخر موجودات پیغمبر اعظم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی فداک کا نور مبارک موجود تھا۔ جو پیدائش عالم کے وقت انسان اول حضرت آدم علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا۔ پھر حضرت شیث علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ دگرانی قدر والد صاحب رسول اللہ کی پیشانی میں ایک تابندہ ستارے کی طرح آچکا۔ وہاں سے محترمہ حضرت آمنہ میں منتقل ہو کر نبی آخر الزمان کی صورت میں منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ اور اس ظلمت کدہ جہاں کو اپنی تابشوں سے رشکِ صد مہر و ماہ بنا دیا۔ (عرب کا چاند ۳۹)

کسشن پر شاد شاد | شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے نور انیتِ مصطفوی کی ضیا پر پاشی کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے:

رُوپ ہے تیرا رتی رتی نور ہے تیرا پتی پتی!
مہر و مہ کو تجھ سے رونق نور بنا سیاروں کا

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۱۹)

نور محمد کو نور خدا مانتے ہوئے لکھتا ہے۔

دلورام کوثری

خدا کا نور ہے نورِ پیمبر!
خدا کی شان ہے شانِ محمد

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان کراچی ص ۳۲۲)

ہندو نور محمدی کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے
ہوئی کافور نور احمدی سے شرک کی ظلمت
سیاہی سے ندامت کی دلِ کفار کالا ہے

شکر لال ماتی

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۲۲)

گرونانک سکھوں کے گرونانک نے افضل الرسل، مختار کل محمد مصطفیٰ علیہ التھیة والثناء کی عظمت اور نورانیت کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

ہُن ڈٹھا نور محمدی ہُن ڈٹھا نبی رسول ! ..
نانک قدرت ویکھ کے خودی گئی سب بھول

لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدائے دو جانور محمدی جو خاصہ یار کہائے
لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدا دو جانور محمدی جس چانن کیتا آ
(جہنم ساکھی بالا ص ۲۲۷)

پروفیسر جی ایس دارا جو کہ بیرسٹریٹ لارڈ ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ، ایڈیٹر "انڈیا" لندن جو کہ سکھ میں اپنی شہرہ آفاق کتاب "رسول عربی" میں محبوب رب العالم محمد مصطفیٰ علیہ التھیة والثناء کے نور الہی ہونے کا اقرار کس پیارے انداز سے کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"اے عرب! کیا ہی عجب ہوں گے تیرے بھاگ جو تو نے نور خدا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کیا ہی اچھے ہوں گے تیر بخت جو تو نے حبیب خدا کے اپنی آنکھوں درشن کیے۔ (رسول عربی ص ۲۵)
ایک دوسرے مقام پر جی ایس دارا سکھ نور محمدی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ "وہ احمد جس کی آمد کی بشارت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرشتہ نے خواب میں دی تھی۔ اب وہ نور مجسم بن کر آنکھوں کے سامنے تھا۔"
(رسول عربی ص ۳۵)

لے وہابیوں اور دیوبندیوں کے معتمد علیہ مولوی سلیمان ندوی جی۔ ایس دارا کی کتاب رسول عربی کے متعلق لکھتے ہیں کہ دارا صاحب نے پیغمبر اسلام کی سوانح عمری بڑی بے نفسی اور بے تعصبی کے رنگ میں لکھی ہے۔ کتاب کے حرف و حرف سے عشق و محبت کے آب کو شرکی بوند ٹپا۔ میں نے اس کتاب کو شروع سے اخیر تک پڑھا اور ایک رواں کتاب کی حیثیت سے اس کو پسند کیا۔ (عربی ص ۹) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

ہندوؤں کے اہقر وید میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بشارات

ہندوؤں کے اہقر وید کے ایک منتر میں سرور کائنات معجز موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور ان کی عظمت کا تذکرہ ہے۔

اَدْمُ جَنّٰہِ اُبِّ اَشْرَتْ مَرَّاشْنَسَ اسْتَوْشِیْتِ کورم ششٹیم سہسہرچہ نوٹیم زوشیشو اودو مہے
ترجمہ: اے لوگو یہ (بشارت) احترام سے سنو۔ محمد تعریف کیا جائے گا۔ ساٹھ ہزار اور نوے
دشمنوں میں اس ہجرت کرنے والے (یا امن پھیلانے والے) کو ہم (حفاظت میں) لیتے ہیں۔
منتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

اَدْمُ : یہ	ششٹیم : ساٹھ
جَنّٰہِ : اے لوگو	سہسہرچہ : ہزار
اُبِّ : احترام سے	چہ : اور
اَشْرَتْ : سنو	نوٹیم : نوٹے
مَرَّاشْنَسَ : محمد	زوشیشو : دشمنوں میں
اسْتَوْشِیْتِ : تعریف کیا جائے گا	اودو مہے : ہم لیتے ہیں یا بچاتے ہیں
کورم : ہجرت کرنے والے یا امن پھیلانے والے	
اِہ گاوہ پرجاید ہوم اِہ استواہ اِہ پروشاہ اِہو سہسہرکشنا پچا پو شان شیدی	
لفظی ترجمہ:	پرجاید ہوم : بڑھوتری کرو۔
اِہ : یہاں	اِہ : یہاں
گاوہ : ایسے گایو (قدسی لوگو)	استواہ : اے گھوڑو (بہادر)
اِہو : یہاں پر	اِہ : یہاں
سہسہرکشنا : ہزاروں کا خیرات کرنے والا۔	پروشاہ : اے لوگو (عوام)

نشیدی : بیٹھا ہے ۔

اپنی : ہی

پوشاہ : عزیز نواز

یہاں اے گایو (قدسیو) یہاں اے گھوڑو (جنگجو بہادر) یہاں اسے انسانوں (عام لوگو) ترقی کرو۔ بڑھو یا اس جگہ مال و دولت اور انسان سب کچھ ترقی سے۔ کیونکہ یہاں پر ہزاروں کی خیرات کرنے والا بے نظیر سخی۔ عزیز نواز (محمد) تحت حکومت پر بیٹھا ہے۔

سام وید میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

سام وید میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ دو پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں :

احمد ہے پتوہ میدھام رنہ پری جگرہ

لفظی ترجمہ :

احمد ہے : احمد نے رنہ : شریعت

پتوہ : رب سے پری جگرہ : حاصل کی

میدھام : پُر حکمت

احمد نے اپنے رب سے پُر حکمت شریعت کو حاصل کیا۔

(سام وید پر پٹھک کا منتر)

سام وید کی اس پیشگوئی میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق مندرجہ ذیل صداقتوں کا

ذکر ہے۔

(۱) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف احمد موجود ہے۔

لے سام وید چاروں ویدوں میں سے ایک ہے۔ اور سام وید برہمنوں کے نزدیک باقی ویدوں پر ایک خالص فوقیت

رکھتا ہے۔ لفظ سام کے معنی خاموشی، سکوت۔ نرمی سے کام کرنا، بکھیوں کی بھینٹا ہٹ اور گیت کے میں۔

(فقیر الہیاء ضیاء اللہ لعمادہ غفرلہ)

(میشاق النبیین ص ۲۹)

(۲) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت دینے جانے کا تذکرہ ہے۔

(۳) شریعت کے ساتھ حکمت بھی ملنے کا اظہار ہے۔

ہندوؤں کے سام وید میں نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کا نام مبارک کا ذکر کر کے تعریف اس طرح کی ہے کہ (۱) وہ ہر مقدس رسم کا مربی۔ رعد والا۔ نہایت تعریف کیا گیا۔ اندر۔ قلعوں کا توڑنے والا۔ جوان۔ عقیل۔ بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا۔ ۱۲۵ توڑنے اے پتھر رکھنے والے والا کے گایوں سے مالا مال گڑھے کو بھاڑا۔ یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آئے اور خوف سے آزاد ہو کر انہوں نے تیری مدد کی (۳) انہوں نے دُعا کے مجنوں کے ساتھ اُس اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے جس کے ہزاروں بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عینتے آتے ہیں۔

(سام وید دوسرا حصہ باب پنجم فصل اول پر پانچک شتم ۱۲۵ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار برودھا مطبوعہ ودیاس گر پریس برودھا ضلع علی گڑھ ۱۸۹۷ء۔)

خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جو ہندوؤں کے بڑے بڑے اوتار ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر دی ہے۔

چنانچہ کلکی پوران میں جو ہندوؤں کی معتبر کتاب ہے جس میں کرشن جی کی طرف سے ان خبروں کا حال ہے۔ جو آخر زمانہ میں پیش آئیں گی۔ لکھا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک اوتار پیدا ہوگا۔ اُس کی پیدائش شمبل دیپ میں ہوگی۔ شمبل دیپ سے ہمارے ملک کے ہندو سنبل مراد آباد خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اوتار وہاں پیدا ہوگا۔ مگر سنسکرت لغت کی کتابوں میں شمبل دیپ کے معنی ملک عرب کے ہیں۔ مشہور انگریز سنسکرت دان پروفیسر میکس مولر نے بھی یہی معنی شمبل دیپ کے لکھے ہیں یعنی انہوں نے شمبل دیپ کو عرب لکھا ہے۔

کلکی پوران میں آگے بڑھ کر لکھا ہے کہ اُس اوتار کی ماں کا نام امستی ہوگا۔ امستی کے معنی امانت دار کے ہیں۔ آنحضرت کی والدہ کا نام آمنہ تھا جس کے معنی امانت دار کے ہوتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اوتار کے باپ کا نام وشنو داس ہوگا۔ وشنو کے معنی اللہ اور داس کے معنی غلام۔ سو آنحضرت کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ عبداللہ کے معنی عربی میں

اللہ کے غلام کے ہیں۔

پھر کلکی پوران میں لکھا ہے کہ یہ اوتار پہلے پہاڑ کے غار میں خدا کی بندگی کرے گا۔ وہاں خدا اس کو سبق دے گا۔ پھر اس کو اپنے گھر والوں سے تکلیف ہوگی اور یہ مجبواً جدا ہو کر شمالی پہاڑوں میں چلا جائے گا۔ اس اوتار کے چار بھائی ہوں گے۔ جو اس کے دھرم (دین) کو سارے جہان میں پھیلائیں گے۔ اس اوتار کی ایک بیوی بڑی خوبصورت سُرخ رنگت کی ہوگی۔ ان سب باتوں سے سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ پہاڑ کے اندر بندگی سے مراد غارِ حرا ہے اور خدا کا سبق یہی اقرار ہے۔ اور شمالی پہاڑوں میں جانا ہجرت ہے جو مکہ سے مدینہ کو ہوتی اور چار بھائی چاروں اصحاب ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی اشاعت کی۔ اور لال رنگ کی خوبصورت بی بی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

آخر میں سری کرشن جی نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! جب اس اوتار کا ظہور ہو تو تم اس کے قدموں میں اپنے سر رکھ دینا کیونکہ نجات اور ہدایت اسی کے پاس سے ملے گی۔ (میلادِ اوتار ص ۲۴، ۲۵)

قارئین کرام :- سرورِ عالم، نورِ مجتہم، شفیعِ معظم، محبوبِ ربِّ اکرم، مدنی تا جدار، احمدِ مختار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کے متعلق اب کسی سلیم العقل، ذی شعور اور صاحبِ عدل و انصاف کو قطعاً کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوگی۔ کیونکہ مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے جو کہ قرآن مجید، فرقانِ حمید کی آیات طہنات اور مفسرینِ عظام کی تفسیرات مبارکہ مستند محدثین کی مستند کتب احادیث سے احادیث شریفہ اور خلفاء راشدین صحابہ کرام، اہلبیت اطہار، ازواجِ مطہرات، تابعین، سلف صالحین، اولیاء کاملین، متفقہ محققین، اور مدققین کے عقائد کو روزِ روشن کی طرح بیان کیا گیا ہے نیز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے منکروں کے اکابرین کی تائیدات اور ہندوؤں سکھوں کی کتب کے حوالہ جات درج کرنے کے بعد کسی قسم کا شک و شبہ مسلمان کے دل میں نہیں رہتا۔

تخلیق کے لحاظ سے اول

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی فرقاں وہی قرآن وہی یسین وہی طہ

تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول | بشریت کی ابتداء سرکارِ سیدنا آدم علی نبینا علیہ
الصلوة والسلام سے ہوئی مگر سرورِ کائنات، مغفّر
موجودات، خلاصہ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوة والسلام کی تخلیق سیدنا
آدم علیہ السلام سے بھی پہلے کی تھی۔ جیسا کہ حضور پر نور نور علی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا فرمان مقدس جلیل المرتبت مفسرین کرام اور محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی مستند تفسیر
اور کتب میں درج فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوة والسلام
نے فرمان خداوندی وَاِذْ خَدْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرُهُمْ
فِي الْبَعْثِ (احادیث المنقاة ص ۷) میں پیدائش کے لحاظ سے سب انبیاء کرام علیہم الصلوة
والسلام سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور مبعوث ہونے
(تفسیر ترجمان القرآن ص ۲۵۴ ج ۱۱ بقاصد الحسنہ ص ۲۲۴) کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہوں۔

تفسیر درمنثور میوطی ص ۱۸۴ ج ۵ تفسیر ابن جریر ص ۱۵۷ ج ۱۵ تفسیر معالم التنزیل ص ۱۹۲ ج ۵ خصائص الکبریٰ ص ۹
دلائل النبوت ص ۱۱ ج ۱ از ابو نعیم۔ جوہر البیہار ص ۶۹۱، انوار المحمدیہ ص ۱ از نبھانی، شفا شریف ص
مواہب اللدنیہ ص ۱۱ ج ۱ از احمد قسطلانی، شرح قصیدہ بردہ شریف للفریوقی ص ۱۱۵ (آفتاب نبوت ص ۱۱)
فرقہ وہابیہ کے محدث اور مشہور مولوی حافظ محمد صاحب آف لکھو کے اپنی مشہور و معروف
تفسیر محمدی میں اس کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اول نام نبی و اگنیا فضل تے شرف ودھایا
جو ویچ پیدا آئس اول حلقیا پچھے دُنیا آیا
(تفسیر محمدی ص ۲۰۱ منزل پنجم)

قاری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں کہ آفتاب نبوت (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان صرف نبی ہونا نہیں کہ یہ شان قدیم شرک کے طور پر ہر نبی میں موجود ہے۔ نیز ان تمام نجوم ہدایت (انبیاء علیہم السلام) سے کمالات نبوت میں محض اضافی طور پر کچھ زائد یا فائق ہونا بھی نہیں کہ یہ تفضل اور فرق مراتب اور انبیاء میں بھی قائم ہے۔

بَلَدَكَ التَّسْلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی
یہ رسول ہیں جن کو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت
دی ہے۔

بلکہ آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نور نبوت میں سب انبیاء کے مرتبے، ان کے حق میں مصدر فیض اور ان کے انوار کمال کی اصل ہیں۔ اس لیے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔ ان مقدسین سابقین و انبیاء کرام علیہم السلام، باکمال و حقیقت ان کے جوہروں کی صفائی اور شفافی اور استعداد اور ان کی باطنی استعدادوں کا فطری کمال ہے کہ جوں ہی ان کے قلوب صافی اور ارواح ظاہرہ کے سامنے آفتاب نبوت (سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نورانی چہرہ آیا۔ انہوں نے اس کی ساری شعاعیں قبول کر لیں اور خود منور ہو کر دوسروں کو وہ روشنی پہنچانی شروع کر دی۔ پس آپ ان سب حضرات انبیاء کے حق میں مرتبے اور اصل نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے کو نبی الامت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے جیسا کہ روایات حدیث میں موضح ہے۔ پس جیسے آپ امت کے حق میں نبی امت ہوئے کی وجہ سے مرتبے ہیں۔ ویسے ہی بنیوں کے حق میں بوجہ انبیاء ہونے کے مرتبے ہیں۔

حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہو فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا اور اس طرح نور نبوت آپ ہی سے چلا۔ اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے۔ کہ اسی سے اس کے وصف خاص کی ابتدا بھی ہوتی ہے۔ اور اسی پر انتہا بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لیے ہم آپ کو وصف نبوت کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے بلکہ خاتم النبیین کہیں گے۔ کہ آپ ہی پر تمام انوار نبوت کی انتہا ہے جس سے آپ منہاتے نبوت ہیں۔ آپ ہی سے نبوت چلتی ہے۔ اور

آخر کار آپ ہی پر عود کر آتی ہے پس آفتاب کی تمثیل سے آفتاب نبوت نبوت کا مبداء بھی ثابت ہوتا ہے اور منتہا بھی۔ نبوت میں اول بھی نکلتا ہے اور آخر بھی۔ فاتح بھی اور خاتم بھی چنانچہ اپنے اپنی نبوت کی اذلیت کا تو ان الفاظ میں اعلان فرمایا کہ

كُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ
وَالْجَسَدِ -

میں نبی بن چکا تھا جبکہ آدم ابھی رُوح و جسم کے درمیان ہی میں تھے۔ یعنی ان کا خمیر ہی کیا جا رہا تھا۔ اور ان کی تخلیق مکمل بھی نہیں ہوئی تھی)

جس سے واضح ہے کہ آپ انبیاء کے حق میں بمنزلہ اصل کے ہیں اور انبیاء آپ کی نسبت بمنزلہ فرع کے ہیں کہ ان کا علم اور خلق آپ کے فیض سے ظہور پذیر ہوا۔

د آفتاب نبوت صلاً تا صلاً از قاری طیب دیوبندی)

دیوبندیوں کے حکیم الامت قاری طیب صاحب ہی محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

ایک دوسرے مقام پر رقم طراز ہیں کہ طبعی طور پر آفتاب کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس کا وجود اور خلقت ہے جس سے اسے اپنے سے متعلقہ مقاصد کی تکمیل کا موقع ملتا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ کیا جاتا تو عالم میں چاندنی اور روشنی کا وجود ہی نہ ہوتا اور کوئی بھی دنیا کو نہ پہچانتا۔ گویا اس کے آنے کی صورت میں نہ صرف یہی کہ وہ خود ہی پہچانا جاتا بلکہ دنیا کی کوئی چیز بھی نہ پہچانی جاتی ٹھیک اسی طرح اس روحانی آفتاب (آفتاب نبوت) کے سلسلہ میں اولاً حضور کی پیدائش ہے اور آپ کا اس ناسوتی عالم میں تشریف لانا ہے۔

اس کو ہم اصطلاحاً ولادت باسعادت یا میلاد شریف کہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو نہ صرف یہی کہ آپ نہ پہچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی اپنی غرض و غایت کے

لحاظ سے نہ پہچانی جاتی۔ محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (آفتاب نبوت صلاً ۱۲۵ - ۱۲۵)

غیر مقلدین و ہابی حضرات کے مولوی وحید الزمان کے والد اپنی کتاب مکتب نامہ میں بھی اس عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خدا کے ہیں پیارے محمد نبی ہوتے ان کی خاطر سے پیدا سبھی
(حیات وحید الزمان صلاً)

سید الشافعیں، امام الاولین و الآخِرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان جلیل القدر صحابہ کرام
عمر فاروق، عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا
گیا مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ..

وَآدَمُ مَبِينُ الدُّوْحِ وَالْجَسَدِ
(مقامد الحسنہ للسخاوی ص ۲۲۷، آفتاب نبوت ص ۱۱،
آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسد کے درمیان
میں ہی تھے تو میں اس وقت بھی نبی تھا۔

(اس روایت کی تفسیر)

تفسیر درمنثور ص ۱۸۴، دلائل النبوت بہقی ج ۱، ترمذی شریف ص ۲۲، الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی
ص ۲۳، عرائس البیان ص ۲۳۸، مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی فارسی ص ۲۲، جوہر البحار ص ۲۹،
انوار المحمدیہ ص ۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۲، مواہب اللدنیہ ص ۱۱، لقطات لزر قانی شریف ص ۲۹

دیوبندی حضرات کے مستند مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یہ حدیث شریف درج کر کے
لکھتے ہیں کہ ایسے ہی الفاظ میسرہ ضعیفی کی روایت میں بھی آئے ہیں۔ امام احمد نے اور بخاری نے
اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اس کو روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔
(نشر الطیب ص ۱۱، مصنف اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند)

إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ
النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ الْمُنْجِدِ
فِي طِينَتِهِ۔
بیشک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو
چکا تھا اور آدم علیہ السلام ہنوز اپنے خمیر ہی
میں پڑے تھے یعنی ان کا پتلا تیار نہ ہوا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۳، دلائل النبوت بہقی ص ۱۷۹، کتاب الوفا ص ۲۴، شرح السنۃ، نشر الطیب ص ۱۱،
مستدرک ص ۲۱۸، مقامد الحسنہ ص ۲۲۷، اشعۃ للعات ص ۲۹۹ ج ۲، تفسیر محمدی ص ۱۱ ج ۱)

حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت
سرکار سیدنا آدم علی نبینا علیہ السلام کو جب
اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ تو ان کی کنیت ابو محمد

اے مولوی ثناء اللہ لہر تیری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث
کے ہمنوائے تھے۔ (اخبار اہل حدیث ابر ۲ ص ۳۰، جولائی ۱۹۲۳ء)

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے ان کو سراہا افضل و کمال معدن حسنات و خیرات جیسے معزز العبادات لکھے ہیں حدیث اخرنہ

رکھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا رب لِمَ كُنَيْتِي أَبَا مُحَمَّدٍ۔ اے میرے رب میری کنیت ابو محمد کیسے ہے۔ تو اللہ کریم جل جلالہ نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السلام اَرْفَعُ رَأْسَكَ اپنے سر مبارک کو اٹھا کر اوپر دیکھو فَرَفَعَ رَأْسَهُ پس انہوں نے سر مبارک کو اٹھا یا فرمایا نُورٌ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِتْرِ اِدْرِقِ الْعَرْشِ تو انہوں نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کے پائے مبارک پر دیکھا۔ تو آدم علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا مَا هَذَا النُّورُ یہ نور کیسا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا هَذَا نُورٌ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ اے میرے نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہو گا۔ اِسْمُهُ فِي السَّمَاءِ مُحَمَّدٌ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔ ان کا اسم مبارک آسمان میں احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَلا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلا اَرْضًا
اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی
آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرتا۔

(انوار المحمدیہ ص ۵۷ لبغالی، جو اہر البحار ص ۷۷، مواہب اللدنیہ للقطرانی ص ۹، زرقانی
ج ۱ ص ۲۲، مدارج النبوت فارسی ص ۲۲، زرقانی از محمد بن عبد الباقی)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

سرورِ دو عالم شہنشاہِ عرب و بزمِ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اول ما خلق الله نوری | واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا اول ما خلق الله نوری

لے اللہ تعالیٰ نے سرکارِ عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاصْطَبَ بِ
فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لِاِنَّهٗ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلٌ اللهُ فَسَكَنَ البتہ جب میں نے عرش کو
پانی پر پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگا تو میں نے اس پر لا اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلٌ اللهُ لکھ دیا تو وہ ساکن ہو گیا۔

(خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۱۹، کتاب الوفا ج ۱ ص ۶۱۳، مستدرک ج ۲ ص ۶۱۳، زرقانی شریف ج ۱ ص ۲۲۲)

۲۷ وہابیہ کے سرور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے سبی مخلق اللہ نوری حدیث شریف کو اپنے اخبار میں درج

کیا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۱۴، اپریل ۱۹۰۹ء، الحدیث امرتسر ص ۵، فروری ۱۹۰۹ء)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔

(تفسیر نیشاپوری ج ۱ ص ۵۵، تفسیر عرائس البیان ج ۱ ص ۲۳۸، تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۵۲، ذرقانی شریف ج ۱ ص ۳۷، مدارج النبوت ج ۲ ص ۲، مطالع المسرات ص ۷، بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۳، شرح بدأ الامالی ص ۲۵، عطر الوردہ ص ۲ از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، آفتاب نبوت از قاری طیب ص ۳۱۹)

جو کہ امام العارفین اور حجۃ اللہ للعالمین ہیں۔ فرماتے

حضرت عبدالعزیز ذباغ علیہ الرحمۃ

ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے

پیدا فرمائی وہ سینہ نامحمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

(الابریز ص ۲۲۶ مطبوعہ مصر)

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورَ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کائنات کی اصل اور روح حضور

پُر نور محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والنعنار

اصل کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

ہیں۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا۔

میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔ اس

وقت نہ پانی تھا۔ نہ مٹی تھی۔ نہ جسم تھا اور نہ ہی آدم

علیہ السلام تھے۔

(المیلاد النبوی ص ۲۲ از محدث ابن جوزی)

أَنَا أَوَّلُ مَنْ جَاءَ فِي وُجُودِ الْعَالَمِ

وَلَا مَاءَ وَلَا طِينٍ وَلَا جِسْمَ وَلَا آدَمَ

لہ محدث ابن جوزی کے تعلق علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کان من الاعیان و فی الحدیث من الحفاظ ما

علیت ان احدا من العلماء وصف ما صنع هذا التجل۔ آپ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور بن حدیث

میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں کسی

کی ہوں (تذکرۃ الحفاظ ص ۳۷) و ہامیہ کے ماہنامہ الاسلام دہلی میں ہے کہ محدث ابن جوزی (علیہ الرحمۃ) چھٹی صدی کے اکابر و

ایمان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دستِ حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے

اس ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامنِ رحمت میں آچکے ہیں۔ (الاسلام ص ۱۳-۱۴ فروری ۱۹۵۶ء)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ | ایک اور روایت درج فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے
کون سا وجود پیدا کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي
خَلَقَ جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ -
سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور میرے نور سے پھر ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

(المیلاد النبوی ص ۲۲، ۲۳)

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
کوئی پیدا نہ ہوتا عالم ایجاد میں سرور
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے
نہ ہوتے سرزمین پر سرور عالم اگر پیدا
علامہ عزمین احمد خرلوقی علیہ الرحمۃ | تحریر فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ - بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔ (عصيدة الشهداء ص ۳۷)
از علامہ خرلوقی

علامہ محمد المہدی الفاسی علیہ الرحمۃ | نے حدیث شریف بیان فرماتی ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللّٰهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ -
(مطالع المسرات ص ۷)

علامہ یوسف نبھانی اور شیخ زادہ قدس سرہما | فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و
التسلیم نے اپنے صحابی حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا۔
هُوَ نُورُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ خَلَقَهُ ثُمَّ
خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ خَيْرٍ وَ خَلَقَ بَعْدَهُ كُلَّ
شَيْءٍ -
اے جابر! تیرے نبی کا نور اللہ تعالیٰ نے سب
سے پہلے پیدا فرمایا پھر اس سے ہر اچھی چیز پیدا کی
اور پھر اس کے بعد اس سے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔

(جواہر البحار فی فضل النبی المنار ص ۷۷ شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ ص ۹۸-۹۹)

نبی مکرم، شفیع معظم، خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیل القدر اور پیارے صحابی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنی اولیت کا ذکر خیر اس انداز سے فرمایا ہے کہ جس سے ہر سلیم الفطرت انسان کے تمام شکوک و شبہات جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولیت سے متعلق ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث شریف کو دیگر محدثین کے علاوہ اُساذ المحدثین عبدالرزاق علیہ الرحمۃ جو کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے اساتذہ میں سے ہیں نے بھی اپنی تصنیف میں درج فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! اَخْبِرْنِي عَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى قَبْلَ الْاَشْيَاءِ

اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کونسی شے کو پیدا فرمایا۔ اس کے متعلق مجھے ارشاد فرمائیں۔

تو آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُورًا بَيْنَكَ مِنْ نُورِهِ فَجَعَلَ ذَاكَ النُّورَ بَدْوْرًا بِالقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللهُ تَعَالَى وَكَمْ يَكُنْ فِي ذَاكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا اَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا جِبْرٌ وَلَا اِنْسٌ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور وہ نور قدرت الہی سے جہاں مشیت خداوندی تھی دورہ کرتا رہا۔ جب کہ لوح قلم جنت۔ دوزخ۔ فرشتے۔ آسمان۔ زمین۔ سورج۔ چاند جن اور انسان کچھ بھی نہ تھے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔

فَسَمَّ ذَاكَ النُّورَ اَرْبَعَةً اَجْزَاءً فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِيِ اللُّوحَ وَمِنَ الثَّلَاثِ الْعَرْشَ۔

تو اس نور کے چار حصے کئے پہلے حصہ سے قلم اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش بنایا۔

پھر اس چوتھے حصے کے چار حصے کئے فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ

پس پہلے سے عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور

وَمِنَ الثَّانِي الْكُرْسِيِّ وَمِنَ الثَّلَاثِ
بَاقِي الْمَلَائِكَةِ.

دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی ملائکہ کو
پیدا کیا

پھر اس کے چوتھے حصے سے چار حصے کیے۔
فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ السَّمَوَاتِ وَمِنَ
الثَّانِي الْأَرْضَيْنِ وَمِنَ الثَّلَاثِ الْجَنَّةَ
وَالنَّارَ.

پس پہلے سے آسمان اور دوسرے سے زمین اور
تیسرے حصے سے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا۔

پھر اس کے چوتھے حصے کے چار حصے کیے

فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ نُورًا أَبْصَارِ الْمَوْتَمِينِ
وَمِنَ الثَّانِي نُورَ قُلُوبِهِمْ وَهِيَ
الْمَعْرِفَةُ بِاللَّهِ تَعَالَى وَمِنَ الثَّلَاثِ
نُورَ أَنْسِبِهِمْ وَهُوَ التَّوْحِيدُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ.

پس پہلے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور دوسرے
سے ان کے دلوں کا نور جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی
معرفت حاصل کرتے ہیں تیسرے حصے سے ان کے
انس و محبت کا نور اور وہ توحید ہے لا اِلهَ اِلَّا اللهُ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس حدیث میں ہے

مصنف عبدالرزاق، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۷۱، از ابن جریر، مواہب اللدنیہ ص ۱۷۱، زرقانی شریف ص ۱۷۱،
انوار المحمدیہ ص ۹، عصیدۃ الشہدہ ص ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۸، مدارج النبوت ص ۳۰۹، مطالع المسرمانہ
نبی کے نور سے سب کچھ ہوا زیر و زبر پیدا
وجودِ سرورِ دین سے وجودِ ملک ہستی ہے
کہیں جن و بشر پیدا کہیں شمس و قمر پیدا
محمد سے ہوئے بھروسہ اور خشک و تر پیدا

مندرجہ بالا حدیث شریف لکھ کر واضح الفاظ
مولاوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا فیصلہ
میں کہتے ہیں کہ اس حدیث سے نور محمدی کا

ادل الخلق ہونا باوقیئت حقیقی ثابت ہوا۔ کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اوقیئت کا حکم
آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔ (نشر الطیب ص ۹۵ مطبوعہ دیوبند)

لے مولوی ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث
کے ہمنوا تھے۔ (انبار اہل حدیث امرتسر ص ۲، ۳۰ جون ۱۹۳۳ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے قصیدہ میں اسی لیے لکھا ہے۔

وَصَصَّامٌ قَلْبٌ مِّمْرٌ عَلٰی كُلِّ نَاكِبٍ وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا لَمْهُتَدِ

(قصیدہ الطیب انعم ص ۱۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
ابنی شہرہ آفاق کتاب مدارج النبوت شریف میں
تقریر فرماتے ہیں۔

ہاں کہ اول واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَسَاءَهُ كَوْنَاتِ عَلَوِي وَسُغْلِي اِزَالِ نُورِ
ازال جوہر پاک پیدا شدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و
ملک و فلک و انس و جن و آسمان و زمین و بحار و جبال و اشجار و سائر مخلوقات و در کیفیت صدر این
کثرت ازال و وحدت و بروز و ظهور مخلوقات ازال جوہر عبارات و تغیرات غریب آورده اند۔

ترجمہ: یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق عالم
و آدم علیہ السلام کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔
کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ کونات علوی و سغلی آپ
ہی کے نور سے ہیں۔ آپ کے جوہر پاک سے ارواح و اشباح، عرش، کرسی، لوح، قلم، جنت،
دوزخ، ملک، فلک، انسان، جنات، آسمان، زمین، سمندر، پہاڑ، درخت اور تمام مخلوقات عالم
ظہور میں آئیں۔ اور باعتبار کیفیت تمام کثرتوں کا صدر اسی وحدت سے ہے اور اسی جوہر پاک سے

۱۔ غیر معتدین کے مستند عالم ابراہیم میرسیا کوٹی رقمطراز ہیں کہ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے) محمد عاجز (ابراہیم میرسیا) کو
علم و فضل اللہ خدمتِ علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے سُنِّ حقیقت ہے۔ آپ کی کچھ ایک
تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں (ماتبع اہل حدیث ص ۱۲۱) غیر معتدین
کے جید مولوی محمد صاحب دہلوی کے انباز محمدی موبلی میں شیخ کورسیدی خاتم المستبین و المحدثین علامہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ
الہادی لکھا ہے (انباز محمدی دہلی ص ۵۱) جوفانی ص ۱۲۱

ساری مخلوقات کا ظہور و بروز ہے۔

(مدارج النبوت ص ۲ جلد ۲)

اسی مضمون کو اپنے قصیدہ طیب الغرانی مدح سید الانبیاء

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ

میں نقلاً بیان کیا ہے۔

حَيْثَ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ
لَيْسَ ثَانٍ هُنَا وَلَيْسَ ثَنَاءُ
قَلَمٌ كَاتِبٌ وَلَا وَحٌّ وَمَاءُ
رَتُّ بِهِ وَالذَّوَاتُ وَالْأَسْمَاءُ

دَهُو نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبِرَائِيَا
هُوَ فَرْدٌ بِاللَّهِ وَالْكَلُّ مِنْهُ
مِنْهُ عَرْشٌ وَمِنْهُ فَرْشٌ وَمِنْهُ
مِنْهُ كُلُّ الْأَفْلَاكِ كَانَتْ وَمَادَا

(طیب الغرانی مدح سید الانبیاء ص ۱۷ مطبوعہ مصر)

اس لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت نور اللہ مرقدہ نے نذرانہ

عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنیں و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
فرشتے خدام رسول حشم تمام اُمم عن سلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لیے

جن کے اکابرین دیوبندیہ و نجدیہ و ہابسیہ بھی عارف تباری

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ عالم حقانی کے علاوہ مجدد الف ثانی تسلیم کرتے ہیں۔

لے مولوی اسماعیل ڈہری قلیل نے صراط مستقیم فارسی ص ۱۲۱ پر امام زبانی قیوم زبانی جیسے معزز القاب حضرت شیخ احمد

سرہندی مجدد الف ثانی کو لکھ کر اولیاء عظام میں شمار کیا ہے۔

مک سن علی بامعی لکھتے ہیں کہ ایسے پُر آشوب دور اور پُر فتن عہد میں فاروقی خانوادہ کا ایک پاک باطن شرف نگاہ

عالم زبانی اپنے وقت کا سب سے بڑا صوتی حلقہ علمائے جید عالم مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (اسلامی توحید

کو قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ سے مدلل بیان کرتا ہے۔ تمام بدعات، منکرات اور الحاد و لادینیت کی جڑ

پر ضرب لگاتا ہے۔ وہ نہایت واضح، بیخ اور موثر اسلوب بیان اور دلآویز طریقہ ادا کے ساتھ اپنے دوستوں میں

اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ بائیدانت کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم با وجود نثار عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ و دیگرال را این دولت میسر شدہ است۔

ترجمہ: جاننا چاہیے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں تھی۔ بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود نور مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف ص ۱۹۱ مکتوب ۱۱۱ دفتر سوم)

دیوبندیوں کے مفسر مولوی اشرف علی تھانوی **من نورہ** کے معنی کی وضاحت حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے اس طرح کرتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے) نبی کا نور اپنے نور سے نہ بایں معنی کہ نور الہی اس کا مادہ

(بقیہ صفحہ ۱۸۰)
اور طالبان حق کو دین فطرت و اسلام کی ٹھوس اور صحیح تعلیمات کی دعوت دیتا ہے۔ (تعلیمات مجددیہ ص ۱)
حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی پرواز بہت بلند ہے۔ وہ اشاروں اور کلمات میں بڑے بڑے عالی مضامین کو سمجھا دیتے تھے (تعلیمات مجددیہ ص ۶۵) اسی کتاب میں ایک مقام پر یہ لکھتے ہیں کہ اگر اہل اسلام انصاف سے کام لے کر شیخ مجدد کی تعلیمات کو آویزہ گوش بنائیں تو مسلمانوں کی بہت سی نمایاں دُور ہو سکتی ہیں۔ اور بہت سے خانہ بر انداز جھگڑے ٹٹائے جاسکتے ہیں۔ (تعلیمات مجددیہ ص ۱۲)

۵۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ من نورہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں ذات الہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الہی ذات رسالت کے لیے مادہ ہے جیسے انسان مٹی سے پیدا ہوا۔ یا عیاذ باللہ ذات الہی کا کوئی حصہ یا کل ذات نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل کھینچنے اور بکڑے ہو کر کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شے میں حلول فرمانے سے پاک اور منزہ ہے۔ (صلوٰۃ الصغریٰ فی نور المصطفیٰ ص ۲)

تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔

(نشر الطیب ص ۵ مطبوعہ دیوبند)

آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے

حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے اپنی تخلیق کی مدت کے متعلق بھی فرمایا ہے دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ کے علاوہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی نشر الطیب میں نقل کی ہے درج کرتا ہوں۔

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جد امجد علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ دَرَجَتِي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

(انوار المحمدیہ للنجان ص ۹، سیرت حلبیہ ص ۱۱، زرقانی ص ۱۹، جواہر البہار ص ۱۶، نشر الطیب ص ۱)

اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اس حدیث شریف کو درج کر کے اپنے عقیدہ تمند دیوبندیوں اور وہابیوں کو تلقین کرتے ہیں کہ اس عدد (چودہ ہزار برس) میں کم کی نفی ہے۔ زیادتی کی نفی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت نظر پڑے شبہ نہ کیا جاوے۔ (نشر الطیب ص ۱ مطبوعہ دیوبند)

فاظریضے :- فقیر اب ایک روایت درج کرتا ہے جس سے میرے آقا و مولیٰ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کا چودہ ہزار برس سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہے۔

مدنی تاجدار حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور و معروف صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرور

کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبیل امین سے پوچھا کَمْ عَمَّرَتْ مِنَ السِّنِينَ تمہاری عمر کتنے سال ہے تو جبیل علیہ السلام نے عرض کیا میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔

يَطْلَعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
مَرَّةً رَأَيْتَهُ اثْنَيْنِ قَسْبَعِينَ
أَلْفَ مَرَّةٍ -
وہ ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ
طلوع ہوتا تھا اور میں نے اس ستارہ کو بہتر ہزار
مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے۔

یہ سن کر حضور پر نور علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات نے فرمایا۔
وَعِزَّةٌ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ أَنَا
ذَالِكَ الْكَوْكَبُ -
مجھے اپنے رب کریم جل جلالہ کی عزت کی
قسم ہے کہ وہ ستارہ میں ہی تھا۔

(سیرت حلبیہ ج ۲، جواہر البحار ص ۷۷، تاریخ کبیر از امام بخاری، تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۹۷)

محمد ستر وحدت ہے رمز اس کی خدا جانے
شرعیات میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

مندرجہ بالا مستند روایات صحیحہ سے اظہر من الشمس
مدنی تاجدار کی حقیقت بشر نہیں ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
کی ذات والاصفات سیدنا آدم علیہ السلام سے بہت پہلے کی ہے۔ لہذا آپ کی حقیقت
بشر نہیں کیونکہ بشریت کی ابتداء سرکار آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اسی لئے آپ کو
ابو البشر کہتے ہیں۔

رحمت عالمیاں محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والنار
وسیلہ مصطفیٰ سے لغزش معاف کے وسیلہ سے سرکار سیدنا آدم علیہ السلام
کی لغزش اللہ کریم نے معاف فرمائی۔ اسی روایت کو محدثین کی ایک جماعت نے اپنی کتب میں
درج فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد
ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رب بحق محمد لما عقرت ربی اے میرے پروردگار
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے اور وسیلہ سے مجھے معاف فرمادے تو اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کیف عرفت محمد اے آدم علیہ السلام تو نے حضرت محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا؟ تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا انک لما خلقتنی

بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَعَائِمِ الْعَرْشِ
 مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِكَ
 إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ۔ اے رب تعالیٰ جب تو نے مجھ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا
 فرمایا اور مجھ میں رُوح پھونکی تو میں نے اپنے سر کو اٹھا کر اُوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا دیکھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ جس ہستی کا نام تو نے اپنے
 اسم شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑھ کر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ کریم نے فرمایا
 اے آدم علیہ السلام تو نے سچ کہا قَدْ عَصَفْتُ لَكَ بَعْثُكَ فِي شَكِّكَ مِنْ نَبِيِّنَا لَمْ يَكُنْ يَدْرِي
 فَرَادَى۔ لَوْلَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ اگر محمد مجھے علیہ التمجید والثناء کی ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی
 نہ فرماتا۔

(خصائص الکبریٰ للسیوطی ج ۱، الوفا باحوال المصطفیٰ ص ۱۲، لابن جرزی۔ بیان المیلاد النبوی
 طبرانی شریف ج ۲، ۸۲، ۸۳، مستدرک ج ۱، ۶۱، ابن عساکر ج ۲، شواہد الحق للنجاشی ص ۱۲، انوار المحمدیہ
 ص ۱، ۹، زرقانی شریف ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱، تفسیر عزیز ص ۱۸۲، افضل الصلوات ص ۱۱)
 امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ اسی لیے اپنے قصیدہ مبارک میں بارگاہ
 مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي لَمَّا سَأَلَ آدَمُ
 مِنْ ذَلِيلَةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ
 آپ وہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آپ کا تو نسل پکڑا۔ تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے حالانکہ
 وہ بظاہر آپ کے باپ ہیں۔

علامہ عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی بھی اپنے انداز میں لکھتے ہیں۔

اگر نام محمد درانیاورد کے شفیع آدم!

نہ آدم یافتے تو بہ نہ نوح از غرق بخت!

مولوی اشرف علی تھانوی | نے ایک روایت نقل کی ہے کہ عالم نے اپنے صحیح میں روایت
 کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا اگر محمد نہ ہوتے تو میں

تم کو پیدا نہ کرنا۔

نشر الطیب ص ۱۸ مطبوعہ دیوبند

لو لاک لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ | حدیث قدسی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ اس حدیث

شریف کو عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ دیوبندیوں کے نہایت ہی مستند مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب عطر الوردہ میں درج کیا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ہی باعث ایجادِ خلق ہیں کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي وَقَالَ اللهُ تَعَالَى مُخَاطَبًا لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَوَرَدَ اَيْضًا لَوْلَا لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔
(عطر الوردہ ص ۱۸ دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اگر وہ (حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو دنیا خود عدم سے وجود کی طرف نہ آتی۔ اور موجود نہ ہوتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ خود دنیا کا وجود ان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ہے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے بارخ عالم میں بہا رہا!

گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو گر وہ نہ تھے عالم نہ تھا

شیخ الامام قدوة الانام شیخ شرف الدین بوسیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے عرض کیا ہے۔

وَ كَيْفَ تَدْعُو اِلَى الدُّنْيَا ضُرُورًا مِّنْ

لَوْلَا لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

(تصیہ بردہ شریف)

حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ اور کیونکر دنیا کی

طرف مزید تیں ایسے نفس نہ کی کو بلا سکتی ہیں۔ کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دنیا میں جلوہ افروزی نہ فرماتے

تو دنیا عدم سے منصفہ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد کی جلوہ نمائی نہ ہوتی تو داریں میں روشنائی نہ ہوتی

(طیب الوردہ ص ۱۸)

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے مکتوبات شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ **لَوْلَا لَمَا خَلَقَ اللَّهُ**
لَمَا أَظْهَرْتُ الذُّبُوبِيَّةَ۔ اگر حضور

پُر نُوْرٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات نے اس عالم دُنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا۔ تو اللہ
 سبحانہ مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور نہ ہی اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتا۔ (مکتوبات شریف ص ۱۰۰ مکتوب نمبر

جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے جدید عالم اور مدرسہ دیوبند کے چشم و چراغ
مولوی ذوالفقار علی دیوبندی میں نے بھی حدیث قدسی اس طرح درج کی ہے۔

لَوْلَا لَمَا خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ وَلَا مَا أَظْهَرْتُ الذُّبُوبِيَّةَ۔
 یعنی اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ
 ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا ہی نہ فرماتا اور اگر آپ نہ ہوتے

(عطر الوردہ ص ۱۰ مطبوعہ دیوبند) تو میں اپنی ربوبیت کا ہی اظہار نہ فرماتا۔

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
 یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ
 محدثینِ عظام علیہم الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی
 ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو

لے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات شریف کے متعلق دو ہا بیہ کے ترجمان ہفت روزہ تنظیم
 الہدیت، جس کے سرپرست مولوی حافظ عبدالقادر دہلوی تھے ہیں درج ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے
 مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس مذمت سے
 نشان دہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔ اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل
 کا سہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے
 کے لیے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث ص ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء) ہفت روزہ الاعتصام جس کے
 سرپرست داؤد غزنوی تھے) میں ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و اسرار
 کے خزانے پنہاں ہیں (ہفت روزہ الاعتصام ص ۱۰ جون ۱۹۵۹ء) مولوی اسماعیل صاحب آف گوجرانوالہ لکھتے ہیں
 کہ مکتوباتِ علم و حکمت کا اتنا مقدس ذخیرہ ہے جس کی نظیر مسافرین کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ تعلیماتِ مجددیہ ص ۱۰

فرمایا اے آدم علیہ السلام مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم۔

اگر تم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ
بارکات کے وسیلہ جلیلہ سے تمام آسمان اور زمین
دالوں کی شفاعت کی التجا کرتے تو ہم تب بھی تمہاری
شفاعت کو شرف قبولیت بخشے۔

ریان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۲۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۰۰ زرقانی شریف ص ۶۲، انوار المحمدیہ ص ۹
سرکارِ سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی جلوہ گر تھا۔ جس کا
پیشانی آدم میں نور محمدی | تذکرہ محدثین کے علاوہ امام المفسرین فخر الدین ازی رحمۃ اللہ الباری
نے اس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔

بے شک جو ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ
کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اس درجہ سے تھا کہ ان کی
پیشانی مبارک میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ
لِأَدَمَ لِأَجْلِ أَنْ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي وَجْهِهِ أَدَمَ.

(تفسیر کبیر ص ۱۰۰، جواہر البحار ص ۱۵۱، عصیدۃ الشہدہ ص ۱۰۱، شرح قصیدہ از شیخ زادہ ص ۱۰۱)

زبانِ حال سے کہتے تھے آدم !

جنہیں سجدہ ہوا وہ میں نہیں ہوں !

علامہ ابوالحسن احمد بن عبد البکری علیہ الرحمۃ نور محمدی جو کہ پیشانی محمدی میں
نور محمدی کی تابانی | موجزن تھا۔ اس کی نورانیت اور تابانی کا حال درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں

سیدنا آدم علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر جو نور
قبۃ الفلک پر سورج کی طرف اور آسمان کے درمیان
چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ ہمارے نبی کریم
علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نور تھا۔ بیشک
اسی نور مبارک سے ہی آسمان اور اس کے

كَانَ نُورُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرَى فِي وَجْهِهِ أَدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مِثْلَ نُورِ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ
فِي حَالِ كَوْنِهَا فِي قُبَّةِ الْفَلَكَ وَكَنُورِ
الْقَمَرِ الْمُضِيئِ إِذَا تَجَلَّى فِي حَالِ تَمَازُجِهِ

وَسُطَّ السَّمَاءِ وَقَدْ نَارَتْ مِنْ نُورِهِ
السَّمَوَاتُ وَالسَّرَارِقَاتُ وَالْعَرْشُ
وَالْكُرْسِيُّ . (الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۴ مطبوعہ بیروت)

پائے۔ عرش اور کرسی منور تھے۔

نور محمدی کی تسبیح کی آواز | راس المحدثین ابن جوزی اور علامہ ابو الحسن احمد البکری نور
اللہ مرقدہما روایت درج فرماتے ہیں۔

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ أَوْدَعَهُ ذَاكَ النُّورَ
فِي صُلْبِهِ فَسَمِعَ فِي ظَهْرِهِ نَسِيثًا
كَنَسِيثِ الطَّيْرِ .

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو
پیدا فرمایا تو اس نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ
والسلام کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا۔

تو انہوں نے اپنی پشت مبارک میں پرندوں کے چھپانے کے مثل آواز سنی۔ تو حضرت آدم
علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هَذَا السَّبِيحُ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِي
أُخْرِجُهُ مِنْ ظَهْرِكَ وَأُودِعُهُ
فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَالْأَحْسَنِ
الرَّاهِرَةِ .

یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی
آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر
ہوگا اور میں اُسے پاک پشتوں اور پاک عمول
میں ودیعت رکھوں گا۔

ریان المیلا والنہوی ضاء الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۵

تیری پشت میں نور رسالت پناہ ہے

سرتاج انبیاء کا حبیبِ الہ ہے

کنڈھوں کے درمیان نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اجل جلال الملئ والدين ابيوطى
ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ

حضرت مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔
بَيْنَ كَتْفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .

حضرت آدم علیہ السلام کے کنڈھوں کے درمیان
محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

(خصائص کبرائے ص ۱۹ مطبوعہ مکتبہ مکرّمہ)

حضرت حوا کی پیدائش | شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا تو انہوں نے اپنی جہنی رفیق کی خواہش کا اظہار کیا کہ جس سے محبت کریں اور ذکر الہی میں باطنی سکون و قرار پکڑیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نیند غالب کر دی۔ اور ان خوابتوں میں حوا کی پیدائش ہوئی۔ اور اس خواب کی حالت میں ہی ان کی بائیں پسلی سے حضرت حوا علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔ ان کا نام حوا اس لیے رکھا گیا کہ وہ حسی یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں۔

(مدارج النبوت ص ۲۲)

حضرت حوا کا مہر | شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ اور دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام کے قریب سیدنا آدم علیہ السلام نے ہونا چاہا تو حضرت حوا نے ان سے مہر طلب کیا۔ آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے رب! میں ان کو مہر کیا چیز دوں؟ تو ارشاد ہوا۔ اے آدم! میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں مرتبہ درود شریف بھیجنا چاہتے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(نشر الطیب ص ۱۷۰ از اشرف علی تھانوی۔ سلوۃ الاخران لابن جوزی، خصائص الکبریٰ ص ۱۹۱)

مدارج النبوت فارسی ص ۲۲، بیان المیلاد النبوی ص ۱۹۱،

مواہب اللدنیہ ص ۱۷۰، ندقانی شریف ص ۲۲، انوار المحمدیہ ص ۹

کرامت محمدی | سیدنا آدم علی ابنینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت حوا سے جب عقد ہوا گیا تو حضرت حوا علیہا السلام حضرت شیت علیہ السلام حاملہ ہو گئیں اور نور محمدی ان کے رحم صدق میں منتقل ہو گیا۔ محدث ابن جوزی۔ علامہ قسطلانی، علامہ زرقانی، اور علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہم نے روایت درج کی ہے۔

جب حضرت حوا علیہا السلام اپنے فرزند حضرت

شیت علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور

محمدی صلب آدم علیہ السلام سے بطن حوا میں

منتقل ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان سے دو

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوًّا بِشَيْثٍ انْتَقَلَ

عَنْ آدَمَ إِلَى حَوَّاءَ وَكَانَتْ تَلِدُ

فِي كُلِّ بَطْنٍ وَلَدَيْنِ إِلَّا شَيْثًا

فَإِنَّهَا وَلَدَتْهُ وَحَدَّثَهُ كَرَامَةَ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب الوفا ج ۲، انوار المحمدیہ ص ۲۰۵

الذمیہ ص المیلاد النبوی ص ۲

بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے مگر شیت
علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے۔ یہ حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور کرامت
کی وجہ سے تھا۔

حضرت حوا کو ملائکہ کی مبارک

السلام کو مبارک اپنے کے لیے ان کے پاس آئے جس کو علامہ ابوالحسن احمد البکری علیہ الرحمۃ
نے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

فرشتے حضرت حوا علیہا السلام کے پاس آئے۔ اور
ان کو شیت علیہا السلام کی مبارک دیتے تھے جب
حضرت شیت علیہا السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت
حوانے ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نور
محمد رسول اللہ دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئی اور
ان کو اس کی بشارت بھی دی گئی۔ حضرت جبریل
علیہ السلام نے حضرت حوا اور ابلیس کے درمیان
حضرت شیت علیہا السلام کی ولادت تک ایک
نورانی پردہ جس کا طول اور عرض پانچ پانچ سو سال
کا بعد عرصہ تھا حائل کر دیا تھا۔ اور اس مدت
کے درمیان ابلیس حضرت حوا پر کسی قسم کا دوسرہ
نہ ڈال سکا۔ یہاں تک کہ حضرت شیت علیہا السلام
کی ولادت باسعادت ہوئی۔

كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
يَأْتُونَ حَوًّا عَلَيْهَا السَّلَامُ يُهَيِّئُونَ
نَهَا بِشَيْتٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا
وَضَعَتْهُ رَأَتْ حَوًّا مَبِينٌ عَيْنَيْهِ
نُورٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفَرَحَتْ بِذَلِكَ وَاسْتَبَشَّرَتْ
وَضَرَبَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بَيْنَ حَوًّا وَبَيْنَ ابْلِيسَ حِجَابًا
مِنَ النُّورِ غَلْظَةً مَسِيرَةَ
خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَطُولُهُ مِثْلُ
ذَلِكَ قَبْلَ وَضْعِهَا بِشَيْتٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَمْ يَزَلُ
ابْلِيسُ لَعْنَهُ اللَّهُ مَجْبُوسًا
بَيْنَ حَوًّا عَلَيْهَا السَّلَامُ حَتَّى وَضَعَتْهُ
بِشَيْتٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ - (الانوار و مصابح السرور والافكار ص ۱ مطبوعہ بیروت)

پیشانی شیت میں نور محمدی کی چمک | جب شیت علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔ اور اس نور کی نورانیت اور

چمک کا عالم یہ تھا بَلَّغَ سِنِينَ وَالنُّورُ يُشْرِقُ مِنْ عُرْوَةِ رَأْسِي اسْتَمَاءُ۔ جب وہ بالغ عمر کے ہوئے تو اس وقت بھی ان کی پیشانی کی نورانیت اور چمک آسمان کی طرف جاتی تھی۔
(الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۱)

رأس المحدثين عبدالرحمن بن جوزي رحمة الله القوي تدا
رقم طراز میں۔

حضرت شیت سے عہد نامہ

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنے فرزند ارجمند شیت علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے نعت جگر! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں کہ جو تمہاری پیشانی مبارک میں جلوہ گرے کہ تم اس کو پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

فَلَمَّا اتَّخَذَ آدَمُ مَرْيَمَ الْمَرْثَةَ أَحَدًا
بَيْدٍ وَلِدًا سَيْثٌ وَقَالَ يَا بَنِيَّ
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَ بِي
أَنْ أَخَذَ عَلَيْكَ عَهْدًا مِنْ
أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي أُوِي
بِي وَجْهَكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ إِلَّا
بِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ النِّسَاءِ۔

پھر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کی۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهُ حَافِظًا وَعَلَيْهِ شَاهِدًا۔ اللہ کریم تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر گواہ ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام مناجات سے فارغ ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ملائکہ کی ایک جماعت کے جبرئیل میں تشریف لا کر کہا اے آدم علیہ السلام! بے شک تمہارا پروردگار تم پر سلام بھیجا ہے نیز ارشاد فرماتا ہے۔ کہ آپ حضرت شیت علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں، کیونکہ یہ ملائکہ آسمان کے

لَمَّا رَبَّكَ يُعَدِّدُكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ
أَنْ تَكْتُبَ عَلَى سَيْثٍ كِتَابَ الْعَهْدِ
بِشَهَادَةِ هَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةِ فَإِنَّهُمْ
عِبَادُ الْمَلَائِكَةِ السَّمَلَاتِ۔

عبادت گزار بندے میں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمان خداوندی عہد نامہ تحریر کر کے اللہ تعالیٰ اور ان فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیت علیہ السلام کو دو سبز رنگ کے جنتی تلے (بوسے) جو جبریل امین جنت سے لائے تھے پہنائے **وَزَوْجَهُ اِلٰهُ بِمَخْوٰ اُمَّلَةَ اَبِيضًا كَانَتْ فِي طُولِ حَوَاءَ وَحُسْنِهَا وَجَمَالِهَا**۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بی بی مخو املہ بیضا سے جو قد و قامت اور حسن و جمال کے لحاظ سے حضرت حوا علیہا السلام کی مانند تھیں، نکاح کر دیا۔
(بیان المیلاد النبوی ص ۲۰، ۲۲۔ الانوار و مصباح السرور والافکار ص ۲۶)

جب حضرت شیت علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت **زوجہ شیت کو آسمانی مبارک** انوش علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو آسمان سے وہ

مبارکبادی کی آواز اس طرح سنا کرتی تھیں۔

اے بیضا! تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بطن اطہر میں نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو رویت رکھا ہے۔
هٰنِيَا لَكَ يَا بِيضًا قَدْ اسْتَوَدَعَكَ اللهُ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بیان المیلاد النبوی لدین جوزی ص ۲۲۔ الانوار و مصباح السرور والافکار ص ۲۶)

سرکار سیدنا شیت علیہ السلام نے اپنے بیٹے انوش سے **حضرت انوش سے عہد** سیدنا آدم علیہ السلام کی طرح اس نور محمدی کی حفاظت کرنے

اور اس کی عظمت کو برقرار رکھنے کا عہد لیا۔ (الانوار و مصباح السرور والافکار ص ۲۶) قارئین حضرات! اسی نور محمدی نے پوری کائنات کو مستفیض فرمایا جسے کہ انبیاء کرام رسولان عظام نے بھی اسی مبارک نور سے فیض حاصل کیا۔ ملاحظہ ہو۔

دنیا نے علمیت کی بہت بڑی شخصیت علامہ **انبیاء کرام کا نور محمدی سے مستفیض ہونا** آوسی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ نَسْتَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

حضرت آدم علیہ السلام نے عرش معلیٰ کے پائے **قِيلَ رَاٰی مَكْتُوبًا عَلٰی سَاقِ الْعَرَشِ**

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا، تو اس اسم مبارک کو طیف بنایا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کلمے کا اطلاق ہوا ہے، تو جو روح اعظم اور حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان پر کلمات کا اطلاق کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ اور موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سب اسی نور اعظم (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے انوار اور اسی باغ کے پھول ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَتَشْفَعُ بِهٖ وَاِذَا
اُطْلِقَتِ الْكَلِمَةُ عَلٰی عَيْسَىٰ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَلْتَطْلُقَ الْكَلِمَاتُ عَلٰی الرُّوْحِ
الْاَعْظَمِ وَالْحَبِيْبِ الْاَكْرَمِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا عَيْسَىٰ بَلٌ وَمَا مُوسَىٰ
بَلٌ وَمَا الْاَنْبِيَاءُ اِلَّا بَعْضٌ مِّنْ ظَهْرٍ
الْوَارِثِ وَزَهْرَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ
الْوَارِثِ -

(تفسیر روح المعانی ص ۲۱۷، مصنف علامہ محمود آلوسی بغدادی)

جو کہ حبیب کر دو گار، احمد مختار، مدنی تاجدار، سید
حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان
میں نے آپ کی شان مقدسہ میں چند اشعار آپ کی خدمت میں پڑھنے کی اجازت طلب کی
تو شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر دعائیہ کلمہ
(اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے، ارشاد فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی، تو
انہوں نے عرض کیا۔

مُسْتَوْدِعِ حَيْثُ يُخْفِى الْوَرْدُ
اَنْتَ وَلَا مَضْعَةَ وَلَا عَلَقُ
اَنْجَمَ نَسْرًا وَاَهْلَهُ الْغَرْقُ
اِذَا مَضَىٰ عَالِمٌ بَدَا طَبَقُ
فِي صَلْبِهِ اَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ
خُنْدَفِ عَلِيَاءٍ تَحْتَهَا النُّطْقُ
الْاَرْضُ وَضَاعَتْ بِنُورِكَ الْاَفْقُ
وَسُبُلَ الرَّسَائِدِ مَخْتَرُ

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتُ فِي الْغِلَالِ وَفِي
ثَمَرِهَا طِبْتُ الْبِلَادَ لَا بَشَرُ
بَلٌ لُّطْفُهُ تَرَكَّبُ السَّفِينِ وَقَدْ
تُنْقَلُ مِنْ صَالِبِ اِلَى رَحْمِ
وَرَدَتْ نَارَ الْخَلِيْلِ مُسْتَبْرًا
حَتَّى اَحْتَوَىٰ بِبَيْتِكَ الْمُهَيْمِنِ مِنْ
وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتْ
فَتَحْنُ فِي ذَالِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ

(کتاب الوفا ص ۳۵ - خصائص الکبریٰ ص ۹۷ - مواہب اللدنیہ ص)

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مفسر مولوی
مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ اور عقیدہ اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی یہ اشعار اپنی

کتاب نشر الطیب میں درج کئے ہیں۔ اور ان کا ترجمہ اردو میں درج کیا ہے۔ ہم بھی مولوی اشرف
 علی صاحب تھانوی کا ترجمہ ہی درج کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے اور تھانوی صاحب کے عقیدہ کو بھی
 مد نظر رکھئے۔

ترجمہ :- زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے۔ اور نیز ودیعت گاہ
 میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اور تلے جوڑے جاتے تھے۔ (یعنی آپ صلب آدم علیہ
 السلام میں تھے۔ سو قبل نزول الی الارض کے جب وہ جنت کے سایوں میں تھے آپ بھی تھے۔ اور
 ودیعت گاہ سے مراد بھی صلب ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا ہے۔

اور پتے کا جوڑنا اشارہ ہے۔ اس قصہ کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منع کئے
 ہوئے درخت سے کھا لیا اور جنت کا لباس اتر گیا تو درختوں کے پتے ملا کر بدن ڈھانکتے
 تھے۔ یعنی اس وقت بھی آپ مستودع میں تھے، اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف
 نزول فرمایا۔ اور آپ اس وقت نہ بشر تھے۔ اور نہ مضغہ اور نہ علق (کیونکہ یہ حالتیں جنین ہونے
 کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور مہبوط کے وقت جنین ہونے کا انتفاہ ظاہر ہے۔ اور یہ نزول
 الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے۔ غرض آپ نہ بشر تھے نہ علقہ نہ مضغہ) بلکہ
 (صلب آیا میں) محض ایک مادہ مائیدہ تھے۔ کہ وہ مادہ کشتی (نوح) میں سوار تھا۔ اور
 حالت یہ تھی کہ نسر بت اور اس کے ماننے والوں کے بتوں تک طوفان عرق پہنچ رہا تھا۔
 (مطلب یہ کہ بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب کشتی تھا۔ مولانا جامی (علیہ الرحمۃ)
 نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا تھا۔)

زہودش گر گشتی راہ مستوح بجودی کے رسیدے کشتی نوح

اور وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل

ہوتا رہا۔ جب ایک طرح کا عالم گذر جاتا تھا۔ دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع) ہو جاتا تھا (یعنی

وہ مادہ سلسلہ آبار کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں) آپ نے نارِ خلیل میں بھی ورود فرمایا چونکہ آپ ان کی صلب میں منحنی تھے تو وہ کیسے جلتے (پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ (آپ کی فضیلت پر) شاہد ظاہر ہے۔ اولادِ خندف میں سے ایک ذرہ عالیہ پر جاگزیں ہوا جس کے تحت میں اور سلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے (خندف لقب ہے آپ کے جدِ بعید مدر کہ بن الیاس کی والدہ کا یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی۔ جیسے پہاڑ میں اوپر کی چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے۔ اور نطق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولادِ خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجاتِ جبل کے ساتھ ہے۔) اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب ص ۱۰۲ مطبوعہ دیوبند)

حضرت امام شرف الدین بو صیری

شرف الدین بو صیری اور مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ جو کہ بارگاہِ نبوی میں مقبول بھی

ہیں۔ بارگاہِ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورٍ بِهِمْ

وَكُلُّ اِي اَى التَّوَسُّلُ الْكِرَامِيهَا

يُظْهِرُنَ الْاَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي ظُلْمٍ

فَاِنَّهُ شَمْسٌ فَضِلُّهُمْ كَوَاكِبُهَا

(قصیدہ برون شریف)

۱۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، حضرت سیدی امام شرف الدین بو صیری علیہ الرحمۃ کے بارگاہِ نبوی

میں مقبول ہونے سے متعلق اور اس قصیدہ کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ ثابت کرتے ہوئے

تقریر ہیں کہ صاحبِ قصیدہ (شرف الدین بو صیری) کو مرضِ نالغ کا ہو گیا تھا جب کوئی تدبیر موثر نہ ہوئی۔

تو یہ قصیدہ بقصد برکتِ تالیف کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے کہ آپ نے

(نشر الطیب ص ۲ مطبوعہ دیوبند)

دستِ مبارک پھیر دیا اور فوراً شفا ہو گئی۔

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کی مایہ ناز شخصیت مولوی ذوالفقار علی کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لاتے۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور پہنچا ہے، کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں۔ اور اول وجہ اتصال یہ ہے کہ آپ آفتابِ فضل و کمال ہیں۔ اور انبیاءِ علیہم السلام اس آفتاب کے اقمار و کواکب ہیں۔ پس جیسے قمر بوقتِ غیوبتِ شمس استفادہ نور کا شمس سے کر کے شبِ تاریک کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء استفادہ فیوضِ ظاہری و باطنی روح پر فتوحِ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر کے قبل ظہور وجود باوجود خلق کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ اور جب خود رونق بخش دنیا ہوئے تو سب چراغِ پیش آفتاب ہو گئے۔ (عطر اللوردہ ص ۲۲، ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

انہیں اشعارِ قصیدہ بردہ شریف کی تشریح کرتے ہوئے علامہ عمر بن احمد خرلوقی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں۔ ان کل آئی وصل الی سائر الانبیاء فہو من نورہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لان کل ما فی الکونین من نورہ لے شک جو کچھ بھی کمالات انبیاء کرام علیہم السلام کو ملے ہیں۔ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور مبارک کی طفیل ہیں۔ اور کائنات میں جو کچھ بھی ہے وہ سب آپ کے نور پاک کی بدولت ہے۔

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ ان نور الانبیاء استمد من نورہ علیہ السلام۔ (عمیۃ الشہدہ ص ۱۱)

فرماتے ہیں کہ اننا لکنونات تکونت بافاضۃ فیض شیخ زادہ علیہ الرحمۃ نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی هو المستفیض من الفیض الاول فوجود الانبیاء علیہم السلام۔ موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے۔ کیونکہ وجود اول آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔

(شرح شیخ زادہ بر حاشیہ عمیۃ الشہدہ ص ۱۱)

اسی مسئلہ بالتفصیل کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی سے) توسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی لغوش انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔ اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں دفع کیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا۔ اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت اور تکلیف میں آپ ہی کو وسیلہ ٹھہرایا۔

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِ مُسْتَجِيرًا
فَأَدْرَسَتْ عَلَيْهِ وَادْرَسَ بِسَبَبِهِ
رَفَعَهُ إِلَيْهِ وَنُوحٌ بِهِ فِي الْفُلِّ
تَوَسَّلَ وَيُونُسُ فِي الدُّعَاءِ عَلَيْهِ
عَوَّلَ وَالْخَلِيلُ بِهِ تَشَفَّعَ وَ
أَيُّوبُ بِهِ تَضَرَّعَ.

(الميلاد النبوی ص ۲ از محدث ابن جوزی۔)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بارگاہ شفیع

علیہ التیمیۃ و الثنار کی بارگاہ عالیہ میں ہدیہ عرض گزار ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي تُولَاكَ مَا خُلِقَ أَمْرٌ كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَالِي كَوْلَاكَ

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا۔ اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی اگر آپ نہ ہوتے۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ الْكَسْبَا وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِكَ

آپ کی ذات وہ ذات ہے کہ آپ کے نور سے چاند کو روشن ہے۔ اور سورج آپ ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے۔

وَبِكَ الْخَلِيلُ مَعَانَعَادَتْ نَارُهُ
 آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیلؑ نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر
 ٹھنڈی ہو گئی اور بجھ گئی۔

وَدَعَاكَ الْيُوبُ بِضِيٍّ مَسَّهُ! فَأُرِيكَ عَنْهُ الضَّرْحَيْنِ دَعَاكَ
 اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے
 پر ان کی مصیبت دور ہو گئی۔ (قصیدۃ النعمان ص ۲۹)

علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ | کُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کما ورد في الحديث الصحيح۔ بے شک ہر چیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور
 سے بنائی گئی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ہے۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ | حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کو سراج منیر
 کی صفت سے متصف کرنے کا نقطہ بیان فرماتے ہیں کہ

إِنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُوقَدُ
 مِنْهُ أَلْفُ سِرَاجٍ وَلَا يَنْقُصُ
 مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ وَقَدْ اتَّفَقَ
 أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشُّهُودِ عَلَى أَنَّ
 اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ
 مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَنْقُصْ
 مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ۔

بے شک ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن کرتے
 جائیں تو پہلے چراغ کی روشنی میں ذرہ بھر بھی کمی واقع
 نہیں ہوتی، اس حقیقت پر مجملہ اہل ظاہر اور شہود
 کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام
 کو پیدا فرمایا اور حضور علیہم السلام کے نور مبارک
 میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

(روح البیان ص ۱۳۹)

اپنے قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العراب والعم
 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | میں کہتے ہیں۔

إِذَا مَا أَلَوْنَا نوحًا وَمُوسَىٰ وَإِدْمَا
 وَقَدْ هَالَهُمْ الْبَصَارُ بِذَلِكَ الصَّعَابِ

فَمَا كَانَ يُعْنِي عَنْهُمْ عِنْدَ هَذَا ۝
هَذَا رَسُولُ اللَّهِ يَخُولُ رَبَّهُ
بَنِي وَلَمْ يَطْفُرْ هُمْ بِالْمَاءِ رَبِّ
شَفِيعًا وَفَتَا حَا لِبَابِ الْمُؤَاهِبِ

(اطیب النغم ص ۳ مطبوعہ دہلی)

شیخ الحدیثین عبدالحق محدث دہلوی، علامہ قسطلانی اور یوسف نبجانی
نور محمدی کی برتری اور عظمت علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے۔

برائیکہ اول مخلوقات و واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است
صلی اللہ علیہ وسلم در اخبار آمدہ است کہ چون مخلوق شد نور آنحضرت و بیرون آمدانہ دے
انوار انبیاء علیہم السلام امر کرد اور پروردگار تعالیٰ کہ نظر کند بجانب انوار ایشان پس نظر کرد
آنحضرت و پوشید انوار ایشان را گفتند اے پروردگار ما این کیست کہ پوشید نور دے
انوار ما را گفت اللہ تعالیٰ این نور محمد بن عبد اللہ است اگر آرید لویے میگردد انم شمارا
انبیاء گفتند ایمان آوردیم یا رب بویے و بہ نبوت دے پس گفت رب العزت جل جلالہ
گواہ شدم بر شما۔

ترجمہ یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے۔ کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ
اور تخلیق دنیا اور حضرت آدم علیہم السلام کا واسطہ اور وسیلہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ جب نور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔
اور آپ کے نور مبارک سے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار نکالے گئے۔ تو پروردگار عالم
نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ ان انوار انبیاء کی طرف نظر فرمائیے۔
جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نظر فرمائی۔ تو آپ کا نور مبارک تمام انوار پر
غالب آگیا۔ اور دوسروں کے نور ماند پڑ گئے۔

یہ انبیاء مسلمین تارے ہیں تم مہر مسبین!

سب جگمگائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اس پر وہ عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رب یہ نور کس کا ہے؟ جس کے آگے ہمارے

انوار ماند پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہے۔ اگر تم ان پر

اور ان کی نبوت پر ایمان لاؤ گے، تو میں تم کو نبوت سے سرفراز کروں گا۔ تو سب نے عرض کیا، اے رب العزت! ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے تو اللہ رب العزت جل جلالہ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں۔

(مدارج النبوت فارسی صفحہ ۳۲، ۳۳، مواہب اللدنیہ۔ النوار المحمدیہ ص ۳۷ مطبوعہ مصر)

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے چمن میں جن کی چہل پہل

وہ ہی اک مدینہ کے چاند میں سب انہیں کے دم کی بہار ہے

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ رسولانِ عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام میں جو جو کمالات اور معجزات ہیں وہ سب کے سب حبیبِ کریمؐ کی تاجدارِ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نورانیت اور ذاتِ بابرکات کی وجہ ہی سے ہیں۔ ان کو جو کچھ بھی ملا۔ صدقہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ملا۔ اسی حقیقت کو اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلسنت مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

لے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے

حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

جد انبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی | جب خانہ کعبہ تعمیر کر لیا تو پروردگارِ عالم کی بارگاہ

میں دعا مانگی۔

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول

انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے

اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور

انہیں خوب ستمرا فرمادے، بے شک تو ہی ہے

غالب حکمت والا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ

أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

(پ ۱۵ ع)

جس رسول کی بعثت اور تشریف آوری کی ضرورت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ وہ رسولِ مہنون ہیں؟ وہ ہمارے آقا و مولیٰ

دو عالم تاجدار احمد مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کا تذکرہ خوب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس طرح فرمایا ہے اَنَا دَعْوَةُ أَبِي اِبْرَاهِيمَ یعنی میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ (دلائل النبوت ص ۶۹ از محدث بہیقی)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

قاضی منصور پوری

غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی سلیمان منصور پوری صاحب اسی حقیقت کو اپنے انداز میں لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے بڑھے باپ ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو قوموں کے باپ ہیں) کی دعا کا نتیجہ ہیں۔ جو انہوں نے تعمیر بیت اللہ کے وقت بشمولیت حضرت اسماعیل علیہ السلام مانگی تھی۔
رحمت للعالمین ص ۲۹۸ ج ۲

بھی اپنے قصیدے میں لکھتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

وَدَعْوَتِ اِبْرَاهِيمَ عِنْدَ بَنَائِهِ !
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيهِ نَيْلُ الرَّغَائِبِ !

(قصیدۃ الطیب النغم ص ۶)

سرور کون و مکاں، رسول انس و جہاں، مالک زمین و آسمان، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد اور ولادت با سعادت کی انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی بشارت اور خوشخبری لوگوں کو دی۔ جیسا کہ سرکار سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی بشارت کا تذکرہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس طرح کیا ہے۔

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِ اسْمِهِ اَحْمَدُ يَٓآءُ

اے مولوی داؤد غزنوی کی سرپرستی میں شائع ہونے والا "اعتصام" میں لکھا ہے کہ قاضی منصور پوری کا علم

(اعتصام ص ۳ کمرہ لابی ۱۹۶۰ء)

اور تحقیق - ت بلند تھی۔

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کی تصدیق فرمادی جو کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہے۔

میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت
دی تھی۔

دلائل النبوت ص ۶۹، ۷۰ - مشکوٰۃ شریف ص - کتاب الوفا ص ۳۶ - طبرانی شریف -

شواہد النبوت للجہانی ص ۸۷ - خصائص الکبریٰ ص ۲۳، ۲۴ - شفا شریف ص - جواہر البحار

ص - معارج النبوت ص - اشعة اللمعات ص ۳۴ - سیرت المصطفیٰ ص ۱۳۶ -

مولوی ابراہیم میرسیا لکوٹی - نشر الطیب ص ۱۲، ۱۱ -

اسی حدیث شریف کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہابی شاعر عالی نے لکھا ہے۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا

دعائے خلیل اور نوید مسیحا

ناظرین حضرات! باعثِ تخلیق کائنات، سرور کائنات، حضور پر نور نور علی نور
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بشارات کا تذکرہ اللہ
تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے اور محبوب رب موبہاں
ستیاح لامکاں، سید رسلاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وہ
عشاق جنہوں نے کتب سابقہ اور صحائف الہیہ میں پڑھا ہے بیان فرمایا ہے جو
کہ درج کیا جاتا ہے۔

کتاب سابقہ میں نبی آخر الزمان کی نشان

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سید العالمین رحمت العالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر مبارک انجیل کے علاوہ تورات میں بھی فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک سے بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے۔ اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور برائی سے منع فرمائے گا۔ اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان پر سے وہ بوجھ اور گتے کا پھندے جو ان پر تھے۔ اتارے گا۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (پ ۹ س ۱۷ اعراف زکوٰۃ ۱۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے کار کوغ کرتے اور سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں تھے۔ سجدوں کے نشان سے۔ یہ ان کی صفت توریت میں ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سَاهُمْ رُكْعًا سَاجِدًا يُبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيئًا لَهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

اے سانظ ابن کثیر نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

(پ ۲۶ سے فتح ۱۴) اور ان کی صفت انجیل میں۔

احادیث

میں بھی اس امر کا تذکرہ درج ہے کہ تورات میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدسہ درج ہے جیسا کہ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو سے سنا۔ اور پوچھا کیا تورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم قرآن کریم میں جو اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے بعض کا تورات میں بھی تذکرہ ہے۔ پھر انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا
لِلْأُمِّيَّةِينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي
سَمِيَّتُكَ الْمُتَوَكِّلُ لَيْسَ لِفِطْرٍ
لَا غَلِيظٍ وَلَا سَحَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ
وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَ
لَكِنْ يَغْفُوا وَيَصْفَحُ وَلَنْ
يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّىٰ يُقِيمَ بِهِ
الْمِثْلَةَ الْعَوَجَاءِ بَانَ يَقُولُوا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَيْفَ تَعْبُدُهُ عَيْنًا
عَمِيًّا وَآذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا۔

اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔
آپ ان پڑھوں کے نگہبان ہیں۔ تم میرے بندے اور
رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا۔ نہ تم بدخلق
ہو نہ سخت مزاج۔ نہ بازاروں میں شور مچانے
والے۔ تم برائی کا بدلہ برائی سے نہ دو گے، بلکہ
خطا کاروں کو معاف کر دو گے۔ خدا اُس وقت تک
ان کو دنیا سے نہ بلاوے گا۔ جب تک کہ ان کی
برکت سے بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کر دے
گا۔ یہاں تک کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ
کہنے لگیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور ان
کے سبب اور طفیل اندھی آنکھیں بینا اور بہرے
کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل
کشادہ ہو جائیں۔

صحیح بخاری - دارمی شریف ص ۱۴ - مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲ - کتاب الوفا ص ۳۸

خصائص الکبریٰ ص ۳۶ - شواہد النبوت ص ۹ - استغاب ص ۵۳

۱۱۳ ایک روایت میں جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں

نے حضرت کعب سے پوچھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہرات میں کیسے تعریف و سرج ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:

محمد رسول اللہ میرے بندے ممتاز ہیں۔ ان کی ولادت گاہ مکہ مکرمہ اور ہجرت گاہ طیبہ ہے۔ ان کے امتی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔ وہ خوشی اور غمی میں اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر بزرگی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہیں گے خواہ کوڑا کرکٹ کی جگہ پر کیوں نہ ہوں۔ اور اپنے وسطوں پر آواز بند باندھیں گے اور اپنے اطراف کو روشن اور منور رکھیں گے اور رات کو ان کی دھیمی دھیمی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اذکار کی آوازیں آسمانی فضا کو معمور کریں گی۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَبْدِي
الْمُخْتَارِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ
وَهَجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ أُمَّتُهُ
الْعَمَادُونَ اللَّهُ فِي السَّرَّاءِ وَ
الضَّرَّاءِ وَفِي كُلِّ مَنْزِلٍ وَ
يُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ
وَعَاةٍ السَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ
إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوا رَأْسِ
كَنَاسَةٍ وَتَوَقَّرُونَ عَلَى رَوْسَا
لِيَهُمْ وَتَوْضُونَ أَطْرَافَهُمْ وَ
أَصْوَاتَهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ
كَأَصْوَاتِ النَّخْلِ -

(سنن دارمی ص ۱۱۱ خصائص الکبریٰ ص ۲۸ کتاب الوفا ص ۳۸، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲، شواہد النبوت ص ۹)

جو کہ مشہور و معروف مورخ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب حجۃ الاسلام کے باب چہارم میں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں کی سُرخ دے کر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گذشتہ انبیاء بالخصوص ان انبیاء نے جن کے ماننے والے نے عرب اور شام کے ملکوں میں آباد تھے۔ صاف الفاظ میں اپنی اپنی اُمتوں کو خوشخبریاں سُنادی تھیں کہ ہمارے بعد ایک کامل نبی ملک عرب میں مبعوث ہونے والا ہے۔ ان انبیاء کے لئے ہوتے صحائف اور ان کے کلمات طیبات تمام و کمال تو موجود اور محفوظ نہیں تاہم ان کے محرف و مبدل صحائف ناقص و ناتمام حالات میں جو ہم تک پہنچ سکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا ایک

معقول حصہ موجود ہے۔ اور ان کے ماننے والے آپ کے منتظر تھے۔ اسی لیے بہت سے ذی علم اور سمجھدار اہل کتاب غلوں اور نیک طینتی سے متصف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کو سنتے ہی آپ پر ایمان لے آئے تھے۔

کتب تاریخ و سیر میں بالتفصیل یہ حالات مذکور ہیں کہ اکثر علمائے یہود و نصاریٰ کو صحفِ سابقہ کی مندرجہ پیشین گوئیوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بعثت کا زمانہ معلوم تھا۔ آپ کے خاندان میں نبی آخر الزمان پیدا ہونے چاہئیں۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ آپ کو اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر پیش آیا۔ وہاں ایک نصرانی عالم بحیرہ اہلب نے آپ کو دیکھ کر ابوطالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کی بڑی خبر داری رکھو یہ نبی آخر الزمان ہوگا۔ میں نے کتب

سماویہ میں نبی آخر الزمان کے جو علامات دیکھے ہیں۔ وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں۔ یہودی اس کی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ دوسری مرتبہ آپ پچیس سال کی عمر میں دوبارہ تشریف لے گئے تو وہاں نسطور اہلب نے آپ کو بغور دیکھا اور پھر کتب سماویہ اور اپنے قدیمی نوشتے نکال کر مطالعہ کیے اور آپ کے ہمراہی قافلہ والوں سے کہا کہ یہ شخص نبی آخر الزمان ہونے والا ہے۔ کیونکہ ہمارے نوشتوں میں کتب سماویہ کی بنا پر جو جو علامات خاتم الانبیاء کی نسبت مندرج ہیں۔ وہ تمام خط و خال اس شخص میں موجود ہیں۔ پھر ابتدائی وحی نازل ہونے کے بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل نے جو بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کی نسبت کہا کہ آپ نبی آخر الزمان ہیں۔ حضرت سلمان فارسی ابتداً مجوسی تھے اُس مذہب سے بیزار ہو کر یہودی مذہب اختیار کیا۔ لیکن یہودیت میں بھی تسکینِ قلب میسر نہ ہوتی چنانچہ یہودی مذہب چھوڑ کر عیسائی بن گئے۔ ان مذاہب میں انہوں نے نبی آخر الزماں کی پیشگوئیاں دیکھیں جب آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں پیشین گوئیوں کی بنا پر آپ کو نبی آخر الزماں مانا اور صدقِ دل سے آپ پر ایمان لائے۔

نجاشی بادشاہ حبش نے بھی صحفِ قدیمہ کی پیشگوئیوں کے موافق پاک آپ کو نبی آخر الزماں تسلیم کیا اور مسلمان ہوا۔ کھ کے ابتداء میں قیصر روم یعنی ہرقل کے پاس جبکہ وہ بیت المقدس میں آیا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ تو اُس نے بھی صحفِ انبیاء

کی پیشگوئیوں سے واقف ہونے کے سبب آپ کے دعوائے نبوت کی تصدیق کی گواہی قاعدہ
اسلام قبول نہ کر سکا۔ (حجۃ الاسلام ص ۱۰۹ مطبوعہ بجنور)

مولوی بدیع عالم دیوبندی | دیوبندی حضرات کے مشہور و معروف مولوی بدیع عالم صاحب
قرآنی آیات لکھ کر ان کا خلاصہ اس طرح لکھتے ہیں کہ خلاصہ

یہ کہ آیات بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات و انجیل میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات آپ کا نام
مبارک اور آپ کی خاص خاص صفات کا نقشہ اتنا مکمل کھینچ دیا گیا تھا۔ کہ اہل کتاب اگر آپ کی صورت
دیکھنا چاہیں تو ان کے آئینہ میں صاف صاف دیکھ سکتے تھے۔ اتنی صاف کہ آپ کی معرفت کو اگر
بیٹوں کی معرفت سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہے۔ شاید قرآنی لفظ یجدونہ مکتوباً میں بھی اس
طرف کچھ اشارہ نکلتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر (علیہ الرحمۃ) نے نصرانی باڈیوں
کے پاس آپ کی تصاویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر
معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ تفسیر میں منقول ہے کہ جب کسی نصرانی سے مسلمان ہونے کے

بعد یہ سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تم کو فی الواقع اولاد کی سی ہی معرفت حاصل
تھی۔ تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک
عورت یعنی اس کی والدہ کے بیان پر ہوتا ہے جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے
لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی۔ جس میں
شک و تردید کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

آپ کے اسی سابق تعارف کی بنا کہ کتب سیرت تاریخ سے اہل کتاب کا آپ کا منظر رہنا بلکہ معین
وقت پر تلاش کے لیے نکل کھڑا ہونا بھی ثابت ہے۔ اور آپ کے اسی تعارف کی وجہ سے ظہور قدسی سے قبل
اہل کتاب میں بڑی گرمی سے آپ کا چرچا تھا۔ بلکہ ایک دوسرے سے مقابلے کے وقت آپ کے ساتھ
ہل کر دوسروں کو جنگ کی دھمکیاں دینا بھی ثابت ہے۔ (ترجمان السنہ ص ۴ ج ۲)

غیر مقلدین و ہابی حضرات کے مولوی ابراہیم میرسیا لکھوٹی اس حقیقت کا اقرار کرتے
ابراہیم میر | ہونے رقم طراز ہیں کہ کتب سابقہ میں آپ کا مولد (جائے ولادت) آپ کا
وطن و مسکن آپ کا مہجر (ہجرت گاہ) آپ کے جنگی اور اسلامی کارنامے آپ کے معجزات و برکات آپ کے

صحیحہ کے نمایاں علامات و نشانات غرض سب کچھ نہایت وضاحت سے مکتوب و مذکور ہے۔ اور باوجود عہد عہد کی تحریفات لفظیہ و معنویہ کے ان جو اہر ریزوں پر پردہ نہ پڑ سکا۔ اور آپ کے معجزات ظہورِ قدسی کے نونے ان تحریفات کی ظلمتوں کو دور کر دیا۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی وحی سے بنی اسرائیل کو آپ کی بشارت سنائی یہودی برابر آپ کے ظہور کے منتظر رہے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ کے ظہور پر یہودی آپ سے پوچھتے ہیں۔ کیا تو ایلیاہ ہے۔ حضرت یحییٰ جواب دیتے کہ نہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کیا تو مسیح ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں۔ وہ پھر پوچھتے ہیں کیا تو وہ نبی ہے؟ آپ کہتے ہیں نہیں (انجیل یوحنا باب اول) وہ نبی سے یہود کی مراد وہی نبی موعود نبی آخر الزمان تھا۔ جس کی بشارت حضرت موسیٰ نے ان کو سنائی تھی۔ (استنبات اور س ۱۸)

جب آپ طائف کے تبلیغی سفر سے واپس پھرے تو راستے میں جنات کا ایک ٹولہ آپ کی قرأتِ قرآن سن کر مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰی (الاحقاف ۲۶) یعنی ہم نے کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی ہے۔ انہوں نے من بعد موسیٰ اس لیے کہا کہ وہ امتِ موسویہ میں سے تھے۔ حاصل کلام یہ کہ ظہورِ قدسی سے پہلے یہود و نصاریٰ ہر دو قومیں آپ کے ظہور کی منتظر تھیں۔ (سیر المصطفیٰ ص ۱۳۹ تا ۱۴۱ ج ۱)

ابن قسیم | دیوبندیوں اور غیر مقلدین و ہابیوں کے مجدد ابن قسیم نے بھی لکھا ہے کہ اہل کتاب کے علماء کا بھی یہی نظریہ ہے کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہی مذکور ہے۔

(زاد المعاد اردو مسج ۱)

قارئین حضرات :- اللہ تبارک و تعالیٰ کے قرآن پاک سے اس حقیقت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ سرور کون و مکان، سیاح لامکان، سفر مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التنازل کے وسیلہ سے نفع، فائدہ اور فتوحات حاصل کرتے تھے اور ان کے منتظر تھے۔ اللہ کریم قرآن کریم میں اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔

وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى
الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ
عَرَفُوا كَفْرًا وَايَهُ - (پ ۱۱)

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں
پر فتح مانگتے تھے۔ توجہ تشریف لایا ان کے
پاس وہ جانا پہچانا اُس سے منکر ہو بیٹھے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مستند مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے کہ یہودی کس طرح دُعا مانگتے تھے
درج کیا ہے جو پیش کرتا ہوں۔

اللَّهُمَّ انصُرْنَا يَا نَبِيَّ الْمُبْعُوثِ
فِي آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِي مَجَّدُ نَعْتَهُ
وَصِفَتَهُ فِي التَّوْرَةِ -

اے اللہ ہماری مدد فرما اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کے وسیلے سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جائیں گے۔
جس کی نعت اور صفت ہم توراہ میں پاتے ہیں۔

(تفسیر جلالین ص ۱۲، تفسیر نیشاپوری ص ۲۲۶ ج ۱، اسراج المنیر ص ۲۴، مدارک مشکج، ابوالسعود ص ۹۲ ج ۱، جامع البیان ص ۱۴)
علامہ فخر الدین ازی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانصُرْنَا
يَا نَبِيَّ الْأُمِّيِّ - (تفسیر کبیر ص ۲۸ ج ۱)

اے اللہ تعالیٰ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے
ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما۔

امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے کہ

اللَّهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ
يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ
يَسْتَفْتِحُونَ وَيَسْتَنْصِرُ وَنَ
بِهِ عَلَى النَّاسِ -

اے اللہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
کو مبعوث فرما جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان
فیصلہ فرمائے۔ اور وہ لوگ آپ کے وسیلے سے لوگوں
پر فتح اور مدد طلب کرتے تھے۔ (ابن جریر ص ۲۱ ج ۱)

ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ اس طرح دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ ابْعَثْ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي
مَجَّدُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَنَا حَتَّى يُعَذِّبَ
الْمُشْرِكِينَ وَيَقْتُلَهُمْ - (تفسیر ابن جریر ص ۲۱ ج ۱)

اے اللہ اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
فرما جس کا ذکر مبارک ہم تورات میں پاتے ہیں۔
تا کہ وہ مشرکوں کو عذاب دے اور قتل کرے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ مفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ یہودی یوں دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَنْصِرُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ -
(تفسیر ورنشور)

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے نبی اُمی کے وسیلے سے
دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین پر فتح دے
کر مدد فرما۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ بھی سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ

ان یہود کاذوا یتفتخون علی
الأوس والخزرج برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبل مبعثہ

بے شک یہود اوس اور خزرج قبیلہ پر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ کے
وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے۔ (کتاب الفرائض)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

کانت یہود تستفتح بمحمد صلی
اللہ علیہ وسلم علی کفار
العرب کاذوا یقولون اللہم
ابعث النبی الذی نجدہ فی

یہود کفار عرب پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
کے وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے
تھے۔ اے اللہ تعالیٰ اس نبی کو مبعوث فرما جس
کی تعریف ہم تو رات میں پاتے ہیں تاکہ ہم ان

التوراة معہم ونقتلہم (کتاب الفرائض)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابونعیم بیہقی اور حاکم نے اسناد صحیحہ
اور طریق مقدرہ کے ساتھ روایت کی ہے۔ کہ مدینہ منورہ اور خیبر کے یہودی جب مشرکین عرب
بنی اسد اور بنی غطفان جبینہ۔ غدرہ کے ساتھ مقابلہ کرتے اور جنگ میں شکست کھا جاتے تو وہ
اپنی یہودی علماء کے پاس آتے تو ان یہودیوں علماء نے ان کو فتح و نصرت کے لیے یہ دعا سکھائی۔

اللہم وبنانا ناسک بحق احمد
النبی الامی الذی وعدتنا ان
تخرجہ لنا فی آخر الزمان و
بکتابک الذی تنزل علیہ
آخر ما یُنزل ان تنصرنا
علی اعدائنا۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۲۱ ج ۱)

اے رب ہمارے ہم تجھ سے اس نبی و امی
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتے
ہیں جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا
ہے۔ اس کتاب کی برکت سے کہ جو تو ان پر نازل
فرمائے گا۔ سب کتابوں سے پیچھے پس تو ہم
کو ہمارے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں کہ قرآن کے اترنے سے پہلے
جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخر الزماں اور جو کتاب

ان پر نازل ہوگی۔ ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ (تفسیر عثمانی ص ۲۲ بر ماشریہ قرآن پاک تاج کبیری)
 فخر الولاہیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس آیت کے تحت ہی لکھتے ہیں کہ (اس آیت) میں
 اہل کتاب کی اسی حالت کا ذکر ہے۔ اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو طرم گردانا ہے کہ آپ کے
 ظہور سے پہلے تو وہ دُعا میں مانگتے تھے کہ خداوند اہم کو نبی آخر الزمان کی برکت سے کنارہ پر فتح
 بخش لیکن جب وہ نبی آگیا اور انہوں نے اُسے آثار اور علامات سے پہچان لیا تو وہ کافر ہو گئے تھے۔
 (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱ ج ۱)

سزا الولاہیہ مولوی شامشاہد ام تسری اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
 وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ آخِرَ الزَّمَانِ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ اور وہ کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ
 والسلام کے وسیلے سے۔ (تفسیر القرآن بکلام الزمان ص ۱۱)
 شیخ الولاہیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے لکھتے ہیں کہ

تے آجے استغیثیں پیش یہودی طلب فتح کرے
 جو یارب وہ اسان فتح انہاں پر مرت اس بندے
 تانج انہاں نول طدی وچ معام لکھ دسیا یا
 آپر انہاں جو کافر ہوئے بد تہناں شرول طروے
 جو وچ زلمنے آخر جدی صفت تو ات پڑھنے
 تے اہل شرک نول کہن یہودی وقت نبی سن آیا
 (تفسیر محمدی ص ۱ ج ۱)

جو کہ دیوبندی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ والے
مولوی محمد علی کاندھلوی اس بات کے گواہ تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف
 آوری سے پہلے یہودی آنے والے نبی کے منظر تھے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، مسند احمد، تاریخ
 بخاری، مستدرک حاکم، دلائل مہتمی، معجم طبرانی اور دلائل ابو نعیم میں متعدد روایتیں ایسی ہیں جن سے
 مجموعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے مدینہ کے یہودیوں
 میں ایک آنے والے پیغمبر کے جلد ظاہر ہونے کے چرچے رہا کرتے۔ اور ان ہی سے سن سن
 کر اوس دفر زج کے کانوں میں پیغمبر کی آمد کی خبر پڑی ہوئی تھی۔ اور اکثروں کے لیے یہ خبر بد آتی
 کا باعث بنی۔

قرآن کے نازل ہونے سے پہلے جب یہودیوں کا کفار سے مقابلہ ہوتا اور مقابلے میں مغلوب ہو جاتے تو اللہ سے دُعا کرتے کہ ہم کو نبی آجسہ الزماں اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی ان کے طفیل کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

مولوی کا ندھلوی صاحب لیستفتخون کے لفظ کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ائمہ تفسیر کی اکثریت نے معنی یہی بتائے کہ یہودی اس پیغمبر کا واسطہ دے کر کافروں پر غلبہ اور برتری کی اللہ کی جناب میں دُعائیں مانگتے تھے۔ قرطبی نے ان ہی معنی کی تائید ایک حدیث سے کی ہے۔

حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَسْتَفْتَحُ لَصَعًا لِيَدِكَ الْمُهَاجِرِينَ غَرِيبٍ مِهَاجِرُونَ كِي دُعَاؤِ كِي ذَرِيْعَةِ اللّٰهِ سِي مَدُوْجَا هَتِي تَحِي .
حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہودیوں کا قبیلہ عطفان سے مقابلہ ہوا۔ مقابلہ میں یہود شکست کھا گئے تو یہود نے اس دُعا کا سہارا لیا
اللّٰهُمَّ اِنَّا لَسَاَلُكَ النَّبِيَّ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ تَخْرِجَهُ لَنَا فِيْ اَخِيْرِ الزَّمَانِ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ۔
(قرطبی ص ۲۶ ج ۲)

حافظ بدرالدین عینی (علیہ الرحمۃ) کعب احبار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کے وسیلہ سے دُعا مانگنا بنی اسرائیل میں رائج تھا۔

مولوی محمد علی صاحب کا ندھلوی دیوبندی نے تو واضح الفاظ میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی بڑی بے چینی کے ساتھ دُعا نبی کے منتظر تھے جس کی بعثت کی انبیاء نے بشارت دی تھی۔ دُعائیں مانگا کرتے تھے کہ جلدی سے، وہ آئے تو کفار پر غلبہ ملے اور ہمارے عروج کا دور شروع ہو۔ خود اہل مدینہ اس بات کے شاہد تھے کہ بعثت محمدی سے پہلے بھی ان کے ہمسایہ یہودی آنے والے نبی کی امید پر جیسا کرتے تھے۔ اور ان کا آئے دن کا تکیہ کلام تھا کہ اچھا اب تو جس کا جی چاہے ہم پر ظلم کرے جب وہ نبی آئے گا تو ہم سب ان ظالموں کو دیکھ لیں گے۔
(معالم القرآن ص ۳۹۴ تا ۳۹۶)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی تفسیر فتح العزیز المشہور تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ 'بودند' ایسے یہودیاں قبل از نزول اس کتاب معترف و مقررہ نبوتِ اس شخص و بزرگی اور جمع انبیاء زبیرا کہ در وقت جنگ و خوف شکست بر خود طلبِ فتح و نصرت میگردند از جناب الہی بنام این پیغمبر و میدانستند کہ نام او ایفتر برکت دارد کہ بسبب ذکر آن و توسلے بآن فتح و نصرت حاصل میشود گویا نام این پیغمبر امقوی و ناصر جمیع پیغمبران میدانستند و نیز یقین میکردند کہ این پیغمبر در کافر کشی و ازالہ ادیان باطلہ بآن مرتبہ رسیدہ است کہ نام او حکم لشکر جبار دارد۔ یہودی اس کتاب قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے ہی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تمام انبیاء پر بزرگی کا اقرار کرتے تھے اس لیے وہ لڑائی میں شکست کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جناب سے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے فتح اور نصرت طلب کرتے تھے۔ اور یہ جانتے تھے کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی اس قدر بابرکت ہے کہ اس کے ذکر اور توسل سے فتح اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ آپ کا نام مبارک تمام پیغمبروں پر مقوی اور مددگار جانتے تھے۔ اور ان کا اس پر بھی یقین تھا کہ کافر کشی اور باطل دینوں کو ختم کرنے کے لیے آپ کا نام مبارک ایک لشکر جبار کے قائم مقام ہے۔ (تفسیر عزیزی ج ۱)

شیخ الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہود سے بڑھ کر

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی حقیقت اور آپ کے احوال و اوصاف سے دانا اور شناسا اور کوئی قوم نہ تھی۔ کیوں کہ ان کے پاس آسمانی کتابیں اور حضور کے اوصاف و احوال موجود تھے جنہیں یہ پڑھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت اور آپ کی تشریف آوری کے منظر را کرتے تھے۔ ان کے آباؤ مرثیہ وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے اور بشارت دیا کرتے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی کی خبریں دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ چونکہ باپوں کو اپنے بیٹوں کے بارے میں علم یقینی اور شہودی ہوتا ہے۔ اس لیے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور پہچان کو ان کے ساتھ تشبیہ

دی گئی ہے۔ (مدارج النبوت فارسی ط ۵ ج ۲)

شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی | نے اپنی کتاب مستطاب ختم النبوة میں ایک روایت درج فرمائی ہے کہ ابن عساکر حضرت

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اوی ہیں قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَمِّي فِي الْمَلَاحِمِ وَالْقَدِيحَةِ أَحْمَدَ وَ مُحَمَّدًا وَالْمَاحِي وَالْمُقْتِي وَ نَبِيَّ الْمَلَاحِمِ وَ حِطَّايَا وَ فَارْقَلِيظَ وَ مَا ذَا مَا ذَا اُكَلِ كِتَابُونَ فِي نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْهَامِ تَحْتِ اَحْمَدَ، مُحَمَّدَ، مَاحِي كَفَرُو بِشَرِكِ كُوْشَانِ وَ اَلِ، مُقْتِي سَبِ بِغَيْرِ سَبِ مَقْتِي لَانِ لِي نَبِي الْمَلَاحِمِ جِهَادُونَ كَيْهَامِ حِطَّايَا حَرَمِ اَلِهِي كَيْهَامِي، فَارْقَلِيظَ حَقِّ كُوْ بَاطِلِ سَبِ جِدَا كَرْنِ وَ اَلِ، مَا ذَا وَسُقْرِي پَاقِيْزَه صَلِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ختم النبوة ص ۱۱)

مولوی شہار احمد تسری | جو کہ سردار الہابہ ہیں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کو ہم (خدا) نے تجھ سے پہلے آسمانی

کتاب دی ہے۔ یعنی یہود و نصاریٰ میں سے نیک لوگ وہ بھی اس سچی تعلیم اور اس تعلیم کے پہچانے والے سچے رسول کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں۔

(تفسیر شتائی ص ۱۱۱ سورۃ الانعام مطبوعہ امرتسر)

علامہ صدیق الدین علی فرماتے ہیں کہ

أَهْلُ الْكِتَابِ كَالَّذِي أَعْرِفُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ.

(شرح الطحاوی فی العقیدہ السنیہ ص ۱۱۱ مطبوعہ ریاض)

دیوبندیوں کے مقتدر رہنما: انور شاہ کشمیری کے شاگرد مولوی بدر عالم صاحب اسی کی

وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تقاسیم میں منقول ہے کہ جب کسی نصرانی سے مسلمان ہونے کے بعد سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کوئی واقعہ اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی تو انہوں

نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کے والدہ کے بیان پر ہوتا ہے۔ جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی جس میں شک و تردد کی

کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ (ترجمان السنۃ ص ۴ ج ۲)

مولوی بدیع عالم | یہی لکھتے ہیں کہ
آپ کی بعثت سے قبل کتب سابقہ میں آپ کا تعارف اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکا تھا وہ شاہانِ تخت نشین ہوں یا راہبین گوشہ نشین۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد کسی کے لیے بھی آپ کے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔ اہل کتاب اس کو چھپانے کی ہزار کوشش کرتے مگر چھپانہ سکتے تھے۔ اسی بنا پر قرآن کریم نے بنا بجا ان کو قائل کیا ہے۔ اور اس تعارف کے کما ن و تحریف کا مجرم قرار دیا ہے۔ (ترجمان السنۃ ص ۴ ج ۲)

ابن تیمیہ جو کہ دیوبندیوں اور دہلیویوں کے مجدد ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سو مقامات سے بھی زیادہ بشارات موجود ہیں۔ مولوی بدیع عالم ابن تیمیہ کی یہ عبارت درج کر کے لکھتے ہیں کہ ان بشارات کا تھوڑا سا تفصیلی تذکرہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الجواب الصحیح میں بھی لکھا ہے۔ (ترجمان السنۃ ص ۴ ج ۲)

قاری فیض کرام :- اب آپ کے سامنے موجودہ معروف شدہ تورات میں بھی سرکارِ دو عالم میں صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ درج کی جاتی ہیں۔ پڑھئے اور محبوبِ رب العلام کی عظمت و رفعت شان و شوکت کو ملاحظہ فرمائیں۔

موجودہ تورات میں نبی آخر الزمان کی نشانی

سب کا نبی؛ تورات سفر پیدائش کے باب ۴۹ کی ان آیات میں ہے کہ (۱۱) اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا۔ (۲۱) یعقوب کے بیٹے جمع ہو کر سنو۔ اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ۔ (۱۰) یہود اہم سے سلطنت نہیں چھوٹے گی۔ اور نہ اُس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا۔ جب تک شیلوہ نہ آئے۔ اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ (پیدائش باب ۴۹)

مسلمانوں کے نزدیک شیلوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب ہے۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ

اسلام کا لقب قرار دیتے ہیں۔ بگڑنصاری کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کیونکہ پیدائش کے آیات سے واضح ہے کہ شیوہ یہوداہ کی نسل سے نہیں ہوگا۔ کیونکہ شیوہ کی آمد اور تشریف آوری سے نسل یہوداہ کی حکومت اور سلطنت کا چھوٹ جانا واضح ہو رہا ہے۔ اگر شیوہ نسل یہوداہ سے ہو تو پھر یہوداہ کی نسل کا چھوٹ جانا نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ سلطنت کی بقا اور ترقی کا سبب ہونا چاہیے تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یہوداہ کی نسل میں جو کچھ ریاست و حکومت تھی وہ سب جاتی رہی۔ جیسا کہ قرآن نے بنی نضیر اور خبیب سب آپ ہی کے زمانہ میں فتح ہو گئے۔ کتاب پیدائش کا یہ جملہ کے تو میں شیوہ کی مطیع ہوں گی سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ وہ صرف اور صرف بنی آخر الزماں سید مرثاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ
إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔
تم فرماد اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ
کا رسول ہوں۔ (پ ۹ ع ۱۰)

بنی اسرائیل کے بھائیوں سے نبی

فرمایا کہ اللہ کریم نے مجھے فرمایا ہے کہ میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُس کو حکم نہیں دیا۔ یا اور یہودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ (استنثار باب آیت ۱۸ تا ۲۱)

عیسائی حضرات اس پیشگوئی میں ایک نبی کا مصداق سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ بلکہ ان کے عقائد کے ہی خلاف ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے بعض گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عین خدا اور بعض خدا تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا جانتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی میں ایک نبی کی تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ لہذا عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا سراسر غلط ہے۔

نیز اس پیشگوئی میں اُس آنے والے نبی کے متعلق یہ بھی وضاحت کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے

بھائیوں میں سے ہو گا نہ کہ خود بنی اسرائیل میں سے۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کے
 بھائیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ اور بنی اسرائیل سیدنا اسحاق
 علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام دونوں حضرت سیدنا
 ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ اور آپس میں دونوں بھائی ہیں۔ لہذا واضح ہو گیا کہ جس نبی
 کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے۔ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہو گا۔ پس وہ شخصیت نبی آخر الزمان شیخ
 مجربان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتنار ہی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی اس پیشگوئی کا مصداق کسی طریق پر بھی ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ
 سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام قدرت الہی سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

کتاب یسعیاہ نبی کے اکتالیسویں باب میں درج ہے کہ کس نے
شہنشاہ کون و مکان مشرق سے اُسکو برپا کیا جبکہ وہ صداقت سے اپنے قدموں میں
 بٹاتا ہے۔ وہ قوموں کو اس کے حوالہ کرتا اور اُسے بادشاہوں پر مسلط کرتا ہے۔ اور ان کو خاک کی مانند
 اس کی تلوار کے اور اڑاتی ہوئی بھوسی کی مانند اُس کی کمان کے حوالہ کرتا ہے۔ وہ ان کا پھینکا کرتا اور اُس
 راہ سے جس پر پیشتر قدم نہ رکھا تھا سلامت گزرتا ہے۔ (یسعیاہ باب ۴۱ آیت ۲ تا ۴)

یہ پیشگوئی بھی سرور انس و جان، سیاح لامکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے
 کیونکہ اس میں آپ کے برپا ہونے کی سمت مشرق بتائی ہے۔ اور ملک عرب براعظم ایشیا میں ہے۔ ایشیائی
 ممالک اور زبانوں کو مشرقی ممالک اور مشرقی زبانیں کہا جاتا ہے۔ اس پیشگوئی میں اپنے قدموں میں بٹانے
 میں واقعہ معراج شریف کا تذکرہ ہے کہ عالم بیداری میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ وسلم کو تمام آسمانوں کی سیر کراتے ہوئے لامکان پر بلایا اور قرب کا بیان دینی اَفْتَدَىٰ اَفْكَانَ
 قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنَىٰ سے بیان فرمایا ہے۔ بادشاہوں پر مسلط کرنے کا پیشین گوئی میں جو تذکرہ ہے۔
 وہ آپ کی رسالت عامہ اور کائنات پر حکومت اور اختیار کا تذکرہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فَلَا دَرَ
 رَبِّكَ لَا يُوَسِّنُونَ حَتَّىٰ يَحْكُمُوا لَكَ فِيمَا سَبَّحْتَ بَيْنَهُمْ اور وما ارسلناك الا رحمة للعالمين آیات
 شریفیہ میں ہے نیز سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے

مُجْرِمِينَ كَفَرًا غَافِلِينَ
 اَعْطَيْتُ بِمَقَاتِلِهِمْ خَزَائِنَ الْأَرْضِ

(صحیح بخاری شریف سے مشکوٰۃ شریف ص)

اس پیشگوئی میں اس کے مصداق کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کا پھینکا کرتے ہوئے ایسے دشوار ترین راستوں سے سلامت گزر جائے گا جہاں اس سے پیشتر اس نے قدم بھی نہ رکھا ہوگا۔ اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ کرتی ہے۔

اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پٹسایا۔ کہ کچھ بھلا نہ پایا اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمائی اور اللہ نے ہر دست عورت والا بے اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی۔ انہیں ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کی دلوں میں رعب ڈالا۔ ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو۔ اور ایک گروہ کو قید۔ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے مال اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ بہر چیز پر قادر ہے۔

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغِيظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ط وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ط وَانزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُواهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَكَذَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَنَافِقًا تَقْتُلُونَ تَائِسُونَ فَنَافِقًا ط وَأُورِثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَأَنْبَاءَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطَّوْعُهَا ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا كُلِّ شَيْءٍ تَدْبِيرًا (پ ۱۹ ع ۱۱۹)

تورات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ دیکھئے تورات میں یسعیاہ

ہجرتِ مصطفیٰ

نبی کی کتاب کے باب ۲۱ میں عرب کی باہت بارتوت کی سُرخنی کے تحت لکھا ہے کہ (۱۱۳) اے دو اینوں کے قافلہ تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے ۱۴۔ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے تیرا کی سر زمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے ملنے کو نکلے۔ ۱۵۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور پینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ ۱۶۔ کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ ۱۷۔ اور تیرا اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بی قیدار کے ہو اور تھوڑے سے ہوں گے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے۔ (یسعیاہ باب ۲۱ آیت ۱۱ تا ۱۷) مندرجہ بالا پیشگوئی ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ

عرب میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی تشریف لائے۔ مکہ اور مدینہ منورہ عرب میں ہیں۔ اور ان آیات میں ہجرت کا تذکرہ ہے۔ آیات کو ملاحظہ کریں اور استدلال کو پرطہیں۔ آیت نمبر ۱۱ میں ہاجرین کا ذکر ہے۔ جو ظالم قریش کے سامنے سے جان دایمان بچا کر بھاگے تھے اور مدینہ منورہ گئے تھے۔ آیت نمبر ۱۲ میں دو انیوں اور ہم میں تیما والوں کے استقبال اور ان کی ہمان نوازی کرنے کا تذکرہ ہے۔ جو کہ انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے پر خدمات کیں دو انی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں کیونکہ دو ان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے یمنان کے بیٹے کا نام ہے۔ دو ان کے دوسرے بھائی کا نام سبا ہے۔ سبا اور دو ان کی اولاد ملک یمن میں آباد ہوئی تھی۔ اوس اور خزرج کے قبائل جو انصار کہلاتے ہیں انہیں میں سے ہیں۔ اس کی وضاحت ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں درج کی ہے۔ اس آیت میں ہاجرین کی ہجرت قریش کی تواروں اور کمانوں کی وجہ سے ہوگی کا تذکرہ ہے۔ اور ان کے انصار نسل دو ان سے ہوں گے کا بھی تذکرہ ہے۔ اور اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ تیما حضرت اسماعیل علیہ السلام کے آٹھویں صاحبزادہ کا نام ہے۔ جن کی اولاد مدینہ منورہ کے عقب میں آباد ہوئی۔ اہل مدینہ و حوالی مدینہ کو نصرت و تائید کا تذکرہ کرنے کے بعد آیت ۱۶-۱۷ میں قریشیوں کا انجام بتایا ہے۔ آیت میں قریش کو قیدار والے کہا گیا ہے۔ کیونکہ قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دوسرے فرزند کا نام ہے۔ قریش انہیں کی نسل میں سے ہیں۔ اس واقعہ ہجرت کے ایک سال بعد قیدار کے بہادر کمان انداز کم ہو جائیں گے اور ان کی شان و شوکت کم ہو جائے گی۔ چنانچہ ہجرت سے ایک ہی سال کے بعد غزوہ بدر کا عظیم معرکہ ہوا۔ جس میں قریش کے نامور سردار اور بہادر مارے گئے۔ اور ان کے رعب و اب عظمت و حشمت کو عظیم نقصان پہنچا۔ پس مندرجہ بالا آیات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے واقعہ کا نقشہ ظاہر و عیاں ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے موقع پر آپ کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے کے وقت مدینہ

نبی نجار کی لڑکیوں کے گیت کا ذکر

منورہ والوں کے بچوں نے جو اشعار پڑھے ان کا بھی تذکرہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب نمبر ۲۲ میں موجود ہے قیدار کے آباد گادوں اپنی آوازیں بلند کریں۔ سلع کے بسنے والے گیت گائیں اور پہاڑوں کی چوٹیوں

سے ہلکیں۔ (یسعیاہ باب ۲۲ آیت ۱۱)

انبیاء سابقین علیہم السلام کی کتابوں میں مدینہ منورہ کا نام سلیح ہے۔ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جنگ خندق میں مسلمانوں نے جس جگہ خندق کھودی تھی وہاں پر ایک ٹیلہ ہے جس کو اہل مدینہ سلیح کے نام سے پکارتے ہیں۔

اب تورات مرویہ جو کہ تحریف شدہ ہے۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم خداوندی

اس سے سرور کائنات، فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف اور آمد آمد کا تذکرہ اور بشارات درج ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثناء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ”خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ اور خداوند نے مجھے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس کو حکم دوں گا۔ وہی وہ ان سے کہے گا۔“ (تورات استثناء باب ۱۸، آیت ۱۵، ۱۷)

وہ دین جس کی ہر بات وحی خدا چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
کوہ فاران | موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب استثناء میں ہے۔ اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔

اور لاکھوں تدریسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتش شریعت تھی۔ وہ بے قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ (کتاب استثناء باب ۳۳، آیت ۲)

مندرجہ بالا تورات کی عبارت میں تین رسولوں حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ سینا سے مراد کوہ سینا ہے۔ جس کو کوہ طور کہتے ہیں۔ خدا کا آنا اس پہاڑ پر یہ ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس جگہ پر کتاب تورات عطا ہوئی۔ اور شعیر سے کوہ شعیر مراد ہے۔ جہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا ہوئی۔

نه طلع البدر علينا - من ثنيت الوداع - وجب الشكر علينا - مادحى الله داع

اور فاران سے کوہِ فاران مراد ہے جو کہ مکہ معظمہ میں ہے۔ اور جس کو کوہِ حرا کہا جاتا ہے جہاں شہنشاہِ رسولان، شیخِ مجربان، وسیدِ بکیاں محمد مصطفیٰ علیہ التھیۃ والثناء تنہائی میں عبادت کرتے تھے۔ اور اُس جگہ وحی کا نزول ہوا اور قرآنِ پاک کا نزول شروع ہوا۔ پس کوہِ فاران سے جلوہ گر ہونے سے مراد نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر قرآنِ پاک کا نزول ہے۔ لاکھوں قدسیوں سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ آتشِ شریعت سے احکامِ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مراد ہے جس میں قتل، زنا، ڈاکہ زنی، شرابِ خوری وغیرہم اور جہاد کے احکام ہیں۔

یہودیوں اور دیگر اہل کتاب کو سزا دینا اور عالمِ صلی اللہ

یہودیوں اور دیگر اہل کتاب کو سزا دینا اور عالمِ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا انتظار اور یوحنا کی انجیل کی عبارت سے واضح ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یرشلیم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اُس (حضرت مسیحی) کے پاس بھیجے کہ تو کون ہو؟ تو اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا میں مسیح نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔

(انجیل یوحنا باب آیت ۱۹ تا ۲۱)

ناظرینِ کرام:- اب علماء یہود نے سرورِ کائنات منورِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان اور نعمتِ اپنی کتب میں پڑھی۔ ان کو اہلِ سیر اور محدثینِ عظام نے اپنی اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ وہ پیش کی جاتی ہیں۔

شانِ مصطفوی کے متعلق علماء یہود کا اقرار

تبع نامی بادشاہ

ابراہیم بن علیہم الرحمہ نے اپنی اپنی مستند کتب میں درج کیا ہے کہ تبع نامی مین کے بادشاہ کا مدینہ منورہ کی سرزمین پر گزر ہوا تو اس کے ہمراہ تورات کے چار سو جید علماء بھی تھے۔ سب علماء نے بادشاہ سے یہ عرض کیا کہ ہم کو اس سرزمین پر ہی بٹھہر جانے کی اجازت دیجئے۔ ان کے عرض کرنے پر بادشاہ نے اس کا سبب پوچھا تو علماء نے یہ کہا کہ ہم انبیاء سابقہ کے صحائف

میں یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک نبی تشریف لائیں گے۔ ان کا مبارک اسم شریف محمد ہوگا اور یہ سرزمین (مدینہ منورہ) ان کی دارالہجرت ہوگی۔ اس پر بادشاہ نے ان سب علماء کو وہاں پر قیام پذیر ہونے کی اجازت دے دی۔ اور ہر عالم کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان تعمیر کرایا۔ اور سب کے نکاح کرا دیئے۔ اور ہر ایک کو کثیر تعداد میں مال دیا۔ اور ایک مکان خاص نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے لیے تیار کرایا۔ کہ جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر آئیں تو اس مکان میں قیام فرمائیں اور آپ کے نام ایک خط لکھا جس میں اپنے اسلام لانے اور دیدار کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

شَهِدْتُ عَلَى أَحْمَدَ آتَهُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ بَارِكَ النَّسَمِ !

میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

فَلَوْ مَدَّ عُمَيْرُ إِلَى الْمِغْدِرَةِ لَكُنْتُ وَزِيْرًا لَهُ وَابْنُ عَسَمٍ !

اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچی تو میں ضرور ان کا معین اور مددگار ہوگا۔

وَجَاهَدْتُ بِالسَّيْفِ أَعْدَاءَ وَفَرَجْتُ عَنْ صَدْرِي كُلَّ عَسَمٍ

اور ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا۔ اور ان کے دل سے ہر عزم کو دور کروں گا۔

تب نے اس خط پر اپنی مہر بھی لگا دی۔ اور خط کو ایک عالم کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو بہت سنبھال کر رکھنا۔ اگر تم نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو ان کی خدمتِ اقدس میں میرا یہ عزیز پیش کر دینا۔ وگرنہ اپنی اولاد کو یہ خط سپرد کر دینا اور ان کو وصیت کرنا کہ اس کو سنبھال کر رکھے اور نبی آخر الزمان کی خدمتِ بابرکت میں پیش کر دے۔

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی عالم کی اولاد میں سے تھے۔ جس کو تب نے عزیز دیا

تھا اور وصیت کی تھی۔ اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان جہاں سرورِ کائنات، مہم جوہر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی اونٹنی ہجرت کے موقع پر رک گئی تھی اور آپ کی قیام گاہ رب العالمین نے معین فرمایا تھا۔ یہ وہی مکان تھا جو تب نامی بادشاہ نے خصوصاً آپ کے لیے تعمیر کرایا تھا۔ بقیہ انصارِ مدینہ منورہ ان ہی چار سو علماء کی اولاد سے ہیں۔

شیخ زین الدین مراعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر نہیں بلکہ اپنے مکان پر جلوہ افروز ہوتے تھے۔ تو بجا نہ ہوگا۔ اس لیے کہ یہ مکان درحقیقت آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام تو اُس مکان میں محض آپ کی تشریف آوری کے انتظار کے لیے تھا۔ آپ کی تشریف آوری پر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیع بادشاہ کا وہ عریضہ بارگاہ نبوی میں پیش کر دیا۔ (ذرقانی شریف ص ۱۳۱، وفار الوفا للسمودی ص ۱۳۱، بروض لائف للسہلی ص ۱۳۱)

بنو خزرج کا قبول اسلام | بنو خزرج کے علاقوں میں یہودی آباد تھے۔ اور وہ یہودی عالم تھے۔ اور بنو خزرج بُت پرست تھے۔ اور یہودیوں نے

ان کے علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جب کبھی ان کے درمیان جھگڑا ہوتا تو یہودی ان سے کہتے کہ بہت جلد ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ ہم اُس کے ساتھ ہو کر تمہارا قلع قمع کر دیں گے۔ جیسا کہ عاد اور ارم ملیا میٹ ہوئے ہیں۔ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے بنو خزرج کو دعوتِ اسلام دی۔ تو ان میں سے ایک نے دُوسرے کو کہا جانتے ہو بخدا ضرور یہ ہی وہ نبی ہیں۔ جن کے مبعوث ہونے سے یہودی ہم کو ڈراتے تھے۔ اب یہ نہ ہو کہ وہ تم سے پہلے ان کے پاس پہنچ جائیں اور ان کی دعوت قبول کر کے ان کی تصدیق کریں۔ اور اسلام لے آئیں۔ تو انہوں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا کہ ہم نے اپنی قوم اور مذہب کو چھوڑتے ہیں۔ اور آپ کے دستِ حق پرست پر آپ کا دین اسلام قبول کرتے ہیں۔ (تاریخ طبری اُردو ص ۱۱۱ ج ۱)

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری ایک روایت تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین مدینہ منورہ سے باہر تھی۔ آپ اکثر اُس کی دیکھ بھال کے لیے جاتے تھے۔ وہاں سے قریب ہی یہودیوں کا ایک مدرسہ تھا۔ آپ جب بھی اپنی زمین میں جاتے تو اُس مدرسہ میں ضرور تشریف لے جاتے۔ اور وہاں یہودیوں کے وعظ و نصیحت سنتے۔ اتفاقاً ایک دن مدرسہ میں اس وقت پہنچے جبکہ وہاں یہودیوں کے سارے علماء جمع تھے۔ سب نے کہا مرحبا! ہم آپ سے بہت محبت کرتے تھے اور غالباً آپ بھی ہم سے محبت رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی صحابی ہمارے مدرسہ میں نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے یہودیو! میں اس لیے نہیں آتا کہ مجھے تم سے کوئی محبت ہے۔ یا اپنے دین میں کوئی شک ہے یا تمہارے مذہب کی طرف کچھ میلان ہے۔ میں تو صرف اس لیے آتا ہوں کہ تمہاری کتابوں سے اپنے قرآنِ پاک کی حقانیت

اور اپنے پیارے محبوب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و افضل السلام کے فضائل معلوم کر کے اپنا ایمان مزید قوی کروں۔ الحمد للہ لیتے روز کی آمد درنت میں اپنے دین پر میرا یقین اور بڑھ گیا۔ اور تمہاری بڑی نصیبی اور بد بختی پر افسوس کرتا ہوں کہ تم تو ریت میں اس نبی کے ایسے فضائل دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے (تفسیر کبیرہ کتاب الوفا ص ۱۵ ج ۱)

حضرت مطرف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

۴۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا

جب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تشریح فتح ہوا تو مالِ غنیمت میں ایک صندوق بھی دستیاب ہوا۔ اس میں ایک کتاب تھی اس کے ہمراہ ایک عیسائی جس کا نام نعیم تھا کہنے لگا کہ یہ کتاب میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ ہم نے کہا کہ یہ کوئی صحیفہ آسمانی ہے؟ تو اُس نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کتاب بچنے سے ذرا کراہت محسوس کی اور صندوق سمیت وہ کتاب اُس کو دے دی۔ کچھ عرصہ بعد جب میں بیت المقدس گیا تو وہاں ایک سوار دیکھا جس کی شکل نعیم سے جتنی جلتی تھی میں نے اُس کو بلایا اور پوچھا کہ تو نعیم ہے۔ تو اُس نے کہا ہاں۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ تم ابھی تک نصرانی ہی ہو۔ تو اُس نے کہا کہ میں تو حلیف ہو چکا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کعبہ الحبار کی موافقت میں بیت المقدس چلا گیا۔ جب یہودیوں کے سرداروں نے نعیم اور کعبہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ اُن کے پاس آئے کعبہ نے وہ کتاب ان کو دی تاکہ وہ یہودی اس کو پڑھیں۔ ایک قاری پڑھتا تھا۔ جب آخری سطر پہنچا تو وہ یہودی غصہ میں آگئے۔ اور کتاب کو زمین پر پھینک دیا۔ اس پر نعیم کو بھی غصہ آگیا اور کتاب اٹھا کر کہنے لگے کہ یہ کتاب قدیم ہے جب تک تم اسے نہ پڑھو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ جب انہوں نے آخری سطر پڑھیں تو ان پر یہ مضمون تھا۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا
فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ
الْخَاسِرِينَ۔

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش کرے گا تو
اُس کی کوئی چیز قبول نہیں ہوگی۔ اور وہ آخرت میں
خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

اُسی روز احبار یہودیوں سے بیابیس آدمی مسلمان ہوئے۔ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سے تحائف اور عطیات دیئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۳۱)

حضرت عبدالمطلب کی نسل سے نبی کا پیدا ہونا | خارجم بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے

والد سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے چند بزرگوں نے بیان کیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں بغرض عمر جا رہے تھے کہ ایک یہودی تجارت کے بہانے ہمارے ساتھ ہو لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب کو دیکھ کر کہا کہ مادرِ کتب خود کہ تغیر و تبدل را ابدان را نیست یافتہ ایم کہ از نسل این مرد پیغمبرے بیرون آید ہم نے اپنی کتابوں میں جن میں تغیر و تبدل کا شائبہ تک نہیں یہ چیز دیکھی ہے کہ اس شخص کی نسل سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا۔ جو خود اور اس کی قوم ہمیں قوم عاد کی طرح قتل کرے گی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱)

حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر کا طلب دین کے لیے سفر | حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

دین کی طلب کے لیے سفر کیا۔ یہاں تک کہ وہ موصل کے ایک اہلب کے پاس پہنچے۔

راہب :- (حضرت زید کو مخاطب کر کے) تم کہاں سے آئے ہو؟

زید :- (جواب دیتے ہوئے) بیت ابراہیم یعنی مکہ مکرمہ سے

راہب :- یہاں کیسے آئے ہو؟

زید :- دین حق کی تلاش میں۔

راہب :- اِرْجِعْ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ

يَظْهَرَ الَّذِي تَطْلُبُ فِي

أَرْضِكَ۔

واپس چلے جاؤ جس کی تم کو تلاش ہے اس کے

ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور اس کی بعثت

تمہاری سرزمین میں ہی ہوگی۔

دکتاب الوفال ابن جوزی ص ۱۶، شواہد النبوت فارسی ص ۲۳، خصائص الکبریٰ ص ۶۱، دلائل النبوت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت

نصر کے قہر و غصہ سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ایک ایسی جماعت

مخفی کر در کتابہائے خود نعتِ رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم خواندہ بودند جنہوں نے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نعت و توصیف اپنی کتابوں میں پڑھی تھی ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا ظہور عرب کے اس گاؤں میں ہو گا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ انہوں نے شام کے علاقہ کو خیر باد کہا اور شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے واقع تھے ان کو دیکھتے جاتے لیکن ان کو کھجوروں کے درخت بیک وقت کسی جگہ بھی نظر نہ آئے۔ پس وہ وہاں پر ہی اقامت گزین ہو گئے۔ اس امید پر کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور ان کی اتباع کریں لیکن انہیں اس یقین اور ایمان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ہی موت آگئی۔ انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کر دی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور آپ کی متابعت کریں۔ لیکن بد قسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پانے اور ان کو پہچاننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱، دلائل النبوت ابو نعیم)

کعب بن لوی کا خطبہ میں ذکر مصطفیٰ کرنا | حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب بن لوی بن غالب نے جس کی موت

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی۔ اہل تورات و انجیل سے ذکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف بیان کیا کرتا تھا۔ اس کے کلام میں یہ شعر بھی جس میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی آمد آمد کا ذکر ہے موجود ہے۔

عَلَى غَفْلَةٍ يَا نَبِيَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٌ
فَيَخْبِرُ أَخْبَارًا صَادِقًا خَيْرُهَا

جب لوگ غفلت اور مجرموں میں ہوں گے تو نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے۔ جن کے صادق اور خیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے بھی دی ہے۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱، کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱۱۲، ج ۱، شواہد النبوة للجامی ص ۱۵-۱۶)

تورات میں سیرت مصطفیٰ | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کون و مکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اہم گرامی

تورات میں ان الفاظ میں موجود تھا۔ أَحْمَدُ الصُّحُوفِ الْقَتَالِ يَرْكَبُ الْبَعِيرَ وَيَلْبَسُ الشِّمْلَةَ
وَيَحْتَوِي بِالْكَشَاةِ سَيْفَهُ حَلَا حَاتِقَهُ ضُحُوكُ كَمَا مَعْنَى يَهْ كَرِهِيَّةً يَتَّبِعُ نَظْرًا
گے اور کریم انص ہوں گے۔ اور جو بھی ان کے سامنے آئے گا۔ اس سے ان کی طبیعت منقبض نہ ہوگی۔ اور کبھی

ابو عامر راہب کا نشانِ مصطفیٰ بیان کرنا

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اوس اور خزرج قبائل میں سب سے

زیادہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات بیان کرنے والا ابو عامر راہب تھا۔ یہ یہودیوں سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا تھا۔ اور ان کو ان کے دین کے متعلق بتاتا تھا۔ نیز بتایا کہ مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ ہے۔ پھر وہ تیما کے یہودیوں کے پاس گیا اور ان کو بھی یہی باتیں بتائیں پھر وہ ملک شام میں گیا اور ان کو بھی یہی بتایا ابو عامر جب واپس آیا تو اُس نے کہا اَنَا دِينٌ عَلَىٰ دِينِ الْحَنَفِيَّةِ میں سیدھے دین پر ہوں۔ اور وہ راہب بن کر ہی زندگی گزارتا رہا۔ اور کھدر کے کپڑے پہنتا تھا۔

اِنَّهُ يَنْتَظِرُ خُرُوجَ الْبَنِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
وہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ظہور کا
انتظار کر رہا تھا۔

(کتاب الوفا ص ۱۲ ج ۱ مطبوعہ مصر، خصائص الکبر اے ص ۶ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص)

مہودی ہمسایہ کا بیان

سلمہ بن سلامہ بن وقش بیان کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل یہودیوں کے قبیلہ میں سے ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تھا۔ وہ ایک دن حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہمارے پاس آیا۔ میں ان دنوں جوان تھا۔ اُس یہودی نے قیامت

حساب، میزان، جنت اور دوزخ کا ذکر کیا۔ نیز کہا کہ مشرکین اور بت پرستوں کو معلوم نہیں کہ ایک دن

مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور بارگاہ الہی میں پیش ہونا ہے۔ مشرکین نے اُس سے پوچھا کہ کیا

تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ اور ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت

اور دوزخ مقام میں بھیجا جائے گا۔ تو اس یہودی نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہوگا۔ تو مشرکین نے پوچھا

کہ یہ سب کچھ کب ہوگا۔ قَالَ نَبِيٌّ يُبْعَثُ مِنْ نَحْوِ هَذِهِ الْبِلَادِ وَ اَشَارَ بِبَيْدِ

نَحْوِ مَكَّةَ وَ الْيَمَنِ۔ تو یہودیوں نے مکہ مکرمہ اور یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے

کہا کہ جب ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان شہروں میں مبعوث ہوں گے۔ اس پر مشرکین نے پوچھا کہ

۱۰ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غنیل الملائکہ ابو عامر کے لڑکے تھے۔ مدارج النبوة۔

اُس نبی کو ہم کب دیکھیں گے۔ تو اُس نے میری (سلمہ بن سلامہ کی) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ لڑکا بوڑھا پے کو پہنچ جائے گا۔

سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وہ خبر دینے والا یہودی بھی تو اُس وقت زندہ تھا، ہم آپ پر ایمان لے آئے مگر وہ محروم ہی رہا۔ (کتاب الفوائد ۱۴۱-۱۴۸ ج ۱، تفسیر عزیزی فارسی ط ۱ ج ۱)

علامہ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے

یہودی کا حلیہ مصطفیٰ بیان کرنا

زید بن عمرو بن نفیل کہا کرتا تھا کہ میں اولاد اسماعیل میں ایک نبی مبعوث ہونے کا منتظر ہوں اور ان میں سے بھی عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوگا۔ مجھے علم ہے کہ میں اتنے دیر تک زندہ نہ رہوں گا۔ کہ ان کو پاسکوں اور ان پر ایمان لاؤں اور اس کی نبوت کی شہادت دوں۔ اور ان کی تصدیق کر سکوں البتہ اگر تم اس وقت تک زندہ رہو۔ اور ان کو دیکھو تو ان کو میرا سلام کہنا۔ میں ان کا حلیہ تم کو بتائے دیتا ہوں تاکہ تم کو ان کی شناخت کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ تو میں نے کہا حلیہ بتائیے۔ تو اُس نے کہا کہ وہ نہ کو آہ قامت ہوں گے نہ دراز قامت نہ اُن کے سر کے بال بہت گھنے ہوں گے۔ اور نہ جھڑیے ان کی آنکھوں میں سُرخا ہوگی۔ مہر نبوت ان کے شانوں کے بیچ میں ہوگی۔ نام احمد ہوگا۔ اسی شہر میں وہ پیدا اور مبعوث ہوں گے۔ پھر ان کی قوم ان کو یہاں سے نکال دے گی۔ اور اُن کی تعلیم کو پسند نہ کرے گی۔ پھر وہ یثرب کو ہجرت کر جائیں گے۔ وہاں ان کی بات بن جائے گی۔ دیکھو تم ان کے متعلق دھوکہ میں نہ آجانا۔ میں دین ابراہیم کی تلاش میں دنیا بھر میں پھرا ہوں۔ جس یہودی، عیسائی اور مجوسی سے میں نے دین ابراہیم کے متعلق پوچھا تو اُس نے مجھ سے یہی کہا کہ وہ تو تمہارے وطن میں ہے اور اُنہوں نے آنے والے نبی کی وہی صفات عیاں کیں جو میں نے تم کو بتائی ہیں۔ وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب صرف وہی نبی ہی مبعوث ہوں گے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو زید بن عمرو کا قول رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اس کا اسلام عرض کیا تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کا جواب دیا۔ اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں نے زید بن عمرو کو

جنت میں خوب راحت کے ساتھ دیکھا ہے۔ (طبقات ابن سعد مج ۱، تاریخ طبری مج ۱،
تاریخ کامل ابن اثیر ج ۲، دلائل النبوت لابو نعیم

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کے ایک عمر رسیدہ شخص
نے مجھ سے کہا کہ کیا تم کو ثعلبہ بن سعید، اسد بن سعید، اسد بن عبید اور بنی ہزہل کی ایک جماعت کے
مسلمان ہونے کے سبب کے متعلق کچھ علم ہے۔ میں نے اس کی نفی میں جواب دیا۔ تو اس شخص نے مجھے
ان کے اسلام لانے کا سبب یہ بتایا کہ شام کے یہودیوں میں سے ابن ابیبان ایک شخص تھا۔ زمانہ اسلام
سے کچھ عرصہ پہلے وہ آیا۔ اور ہمارے پاس آکر مہٹھرا اس کی نیکی پر میزگاری اور بزرگی کا یہ عالم تھا۔
کہ ہم نے اس سے بڑھ کر کسی شخص پانچ نمازیں اس خصوص اور خشوع سے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا
جب کبھی بارش کا قحط پڑتا تو ہم اس کے پاس آتے اور وہ بارش کے لیے دعا کرتا تو بارش ہوجاتی
جیساں کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا

یا معشر یهود ما ترون اخصا جنی الی
ارض الجوع و البؤس۔
اے گروہ یہود کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کون سی چیز اس
بھوک اور تکلیف الی سرزمین پر لائی۔

ہم نے اس کو جواب دیا کہ تم بہتر جانتے ہو تو اس نے کہا:

اینی قدمت ہذا البلد
اتوکف خراج نبی قد اطل
زمانہ فلا تسبقن الیہ
یا معشر الیہود فانہ یبعث
یسفک الدماء و سببی
الذرائع و النساء مما
خالفہ فلا یمنعکم
ذالک منہ۔

میں اس شہر میں صرف اس لیے آیا تھا۔ کہ یہ شہر اس
نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہے جو عنقریب ہجرت
فرمانے والے ہیں مجھے امید تھی کہ شاید وہ میری
زندگی میں ہی مبعوث ہو جائیں گے تو میں ان پر ایمان
لا کر ان کی اتباع کروں گا مگر ایسا نہ ہوا۔ اب
تمہارے لیے وہ موقع آئے گا۔ دیکھنا ان پر ایمان
لانے میں کوئی تم سے پہل نہ کر جائے۔ بلاشبہ ان کو
لپٹنے دشمنوں سے جنگ بھی کرنا پڑے گی۔ اور ان
کو عورتوں اور بچوں کو قید بھی کرنا پڑے گا۔ مگر ان کا یہ برتاؤ اور رویہ تمہیں ان پر ایمان لانے سے روک نہ
یہ کہہ کر وہ مر گیا۔

جب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور وہ وقت آیا کہ آپ نے اپنے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو ثعلبہ اسد بن سعید اور اسد بن عبید نے کہا
یا بنی قریظہ واللہ انہ النبی الذی
عہد الیکم فیہ ان الہتبان .
فنزکوا فاسلموا واخسروا واما
ہم واما الہم واما الیہم .

اے بنو قریظہ! اللہ کی قسم بلاشبک یہ وہ نبی ہیں جن
کے متعلق تم نے ابن الہتبان سے وعدہ کیا تھا۔
پس وہ اپنی قوم سے نکلے اور مسلمان ہو گئے اور
اپنی جانوں اور اپنے مالوں کی حفاظت کرنے لگے۔

(کتاب الوفاۃ ج ۱، طبقات ابن سعد ج ۱، سیرت ابن ہشام ج ۱)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا

محدث بیہقی اور ابن حجر
عسقلانی و دیگر محدثین

علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ درج فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام مبارک آپ کی صفات اور آپ کا علیہ مبارک پہلے ہی سے جانتا تھا۔ مگر کسی سے ظاہر نہیں کرتا تھا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور میں نے آپ کی خبر سنی تو میں اس وقت ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔ وہیں سے خوشی میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ میری پھوپھی جان خالدہ بنت حارث نے کہا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر سنا تو اس سے زیادہ خوش نہ ہوتا۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں وہی دین دے کر بھیجے گئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام دے کر بھیجے گئے تھے۔ میری پھوپھی نے کہا۔ اے میرے بھتیجے کیا یہ وہی نبی ہیں جن کی ہم خبریں سنتے آئے ہیں کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ وہی نبی ہیں۔ میں گھر سے نکل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مشرف باسلام

مے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ حضرت یوسف علیہ السلام کی ادہ میں سے تھے۔ آپ کا اصل نام یحییٰ تھا۔ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نام رکھا۔ (اصابہ ج ۱ ج ۲ ابن حجر عسقلانی) (فقہ الوالد محمد بن عبدالقادر غفرلہ)

مِنْ صُلْبِهِ وَكَذَلِكَ يَصِيرُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَهُ تَبَعًا -
 کی پشتِ اقدس سے ایسا فرزندِ جہند ظاہر ہوگا
 تمام مشرق و مغرب والے اُس کے تابع ہو جائیں گے

(خصائص البحرى للسيد طي ص ۱۲۱ ج ۱ حجة الله على العالمين ص ۲)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب مستطاب
 کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت
 خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب کبریا، شہنشاہِ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ اصلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل ایک رات کو مجھے خواب آیا۔ کہ مکہ مکرمہ پر ظلمت اور تاریکی
 اس قدر چھائی ہوئی ہے کہ آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہیں آتا۔ پھر اچانک زمزم شریف کے کنواں
 سے ایک نور نمودار ہوا۔ اور وہ نور آسمان کی طرف بلند ہوا۔ اور اُس نے بیت اللہ شریف کو بھی
 منور کر دیا۔ پھر سارے مکہ مکرمہ کو بقعہ نور بنا دیا۔ مدینہ منورہ کے کھجوروں کے درختوں کو بھی منور کر دیا۔
 یہاں تک کہ میں نے کھجوروں کے درختوں میں ان کے پھلوں کو دیکھ لیا۔ جب بیدار ہوا تو یہ خواب
 اپنے بھائی عمر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو انہوں نے کہا۔ یا اخی ان هذا الامر
 یكون فی بنی عبد المطلب۔ اے برادر! یہ نور بنو عبد المطلب میں ظہور پذیر ہوگا۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور علی نور شافع یوم النور محمد
 مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔
 حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرا لختِ جگر حضرت خالد جب
 مشرف باسلام ہوا تو اُس نے بارگاہِ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اپنا یہ
 خواب عرض کیا تو نبی غیب ان محمد مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وَاللّٰهِ اَنَا ذَالِكَ
 النُّورُ وَاَنَا رَسُولُ اللّٰهِ۔ اللہ کی قسم! وہ نور میں ہی ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

(کتاب الوفا ص ۱۸۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
 مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

یہودی کے بچے کا تورات میں شانِ مصطفویٰ کا اقرار کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا

ابوصخر العقیلی فرماتے ہیں کہ اعرابیوں
میں سے ایک اعرابی نے مجھے بتایا
کہ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلاّم ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس کے پاس ایک رحبٹر تھا جس میں تورات
لکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی کا لڑکا جو کہ بیمار تھا وہ اُس کو تورات پڑھ کر سنا رہا تھا۔
نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اُوہ یہودی! تجھے اس کی قسم جس نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔ اَفَتَجِدُنِي تُوْرَاتِكَ نَعِيْتِي وَصِفَتِي
وَ مَخْرَجِي كَمَا تُوْنِي اِس تُوْرَاتٍ مِيْرِي نَعْتٍ وَصِفْتٍ اُوْرُبْعَتٍ كُوْپَايَا هِيْ؟ اُس
یہودی نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا نہیں۔ تو اُس کے بیٹے نے فوراً کہا اَلِكْفِي
اَشْهَدُ بِالَّذِي اَنْزَلَ التُّوْرَةَ عَلٰى مُوْسٰى اِنْ لَنْجِدُ نَعْتَكَ وَ زَمَانَكَ
وَ صِفَتَكَ وَ مَخْرَجَكَ فِيْ كِتَابِهٖ لِيْكِنْ مِيْنْ كُوْرِي دِيْتَا هُوْن اِس ذَاتِ كِي قِسْمِ كِي
ساتھ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو نازل فرمایا۔ یقیناً ہم نے اس کی
کتاب تورات میں آپ کی نعت۔ آپ کا زمانہ آپ کی صفات اور آپ کی بعثت کو
پایا ہے۔ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ تو حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَقِيْمُوْا اِلَيْهِوْ دِيْتَا عَنْ صَا حِبِكُمْ وَ قَبِيْضَ
الْفَتٰى اَفْصَلٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس یہودی کو اپنے ساتھی
بیٹے سے بٹادو۔ اور وہ نوجوان اُسی وقت انتقال کر گیا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اُس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۱۲۴، خصائص الکبریٰ ص ۲۳، ج ۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ مکتوب فی التوراة صفة

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ يَدْفَنُ مَعَهُ تُوْرَاتٍ مِيْنْ
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات درج ہیں۔ اور یہ بھی درج ہے کہ
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ (ترمذی شریف ص ۱۰۰)

خصائص الجبرئیل ص ۴۲ ج ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۵، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۵

علامہ یوسف بن اسماعیل النجفی قدس سرہ
الربانی تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

حضور اکرم قرآن اسی طرح پڑھتے ہیں
جیسے تورات میں ذکر ہے!

ہے کہ یہودیوں کا ایک جنید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سورۃ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ تو اُس عالم
نے عرض کیا یا مُحَمَّدٌ مَنْ عَلَّمَكَهَا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ
کو اس سورۃ کی کس نے تعلیم دی ہے۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کے اس ارشاد پر یہودی عالم نے تعجب کیا۔ جب وہ یہودی عالم اپنے
یہودیوں کی طرف گیا تو واضح الفاظ میں ان سے کہنے لگا۔ وَاللّٰهِ اَنْتَ مُحَمَّدًا
لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَا اَنْزَلَ فِي التَّوْرَةِ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک کو اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ توراہ میں نازل
ہوا ہے۔ یہ سن کر ان یہودیوں میں سے ایک گروہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ گروہ نے آپ کی صفات کو پہچانا اور مہر نبوت کو جو آپ کے
کنڈھوں کے درمیان تھی دیکھا اور آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ (حجة اللہ علی العالمین)

تورات اور انجیل میں نعت مصطفیٰ
حضرت فلتان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا تو اُس کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم نے فرمایا اَلْقُرْآنُ التَّوْرَةُ
کیا آپ نے تورات پڑھی ہے؟ تو اُس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا انجیل کو بھی پڑھا ہے؟
تو اُس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ فَمَا بَشَدَةُ هَلْ تَجِدُنِي فِي التَّوْرَةِ وَالْانْجِيلِ كَمَا
تَوْنُ تَوْرَاتٍ اَوْ انْجِيلٍ فِي مِثْرِ مِثْرٍ پڑھا ہے؟ تو اُس نے عرض کیا۔ ہاں۔ نَجِدُ
نَعْتًا مِثْلَ نَعْتِكَ وَمِثْلَ هَيْبَتِكَ وَمِثْلَ مَخْرَجِكَ۔ ہم نے آپ کی صفات تورات اور
انجیل میں پڑھی ہیں۔ آپ کی شکل و صورت اور آپ کی ہجرت کرنے کی جگہ کے متعلق بھی

پڑھا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہم میں سے ہوں گے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو ہم کو اندیشہ ہوا کہ آپ کہیں وہ ہی نہ ہوں۔ پس ہم نے غور کیا تو اندازہ لگایا کہ آپ وہ نہیں ہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میں کیسے وہ نہیں ہوں؟ تو اس نے کہا۔ اس نبی کے ساتھ اس کی امت سے ستر ہزار ایسے افراد ہوں گے جن پر حساب اور عذاب نہیں ہے۔ اور آپ کے ساتھ اتنی تعداد نہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا نَا هُوَ وَ اِنَّهُمْ لَا كَثْرَمِنْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں ہی وہی ہوں اور وہ میری امت ہے۔ اور تحقیق وہ ستر ہزار سے بھی زیادہ تھے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین للنہانی ص ۱۲۲-۱۲۳)

انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات

علامہ جلال الدین سیوی محدث ابو نعیم
علامہ حلبی علامہ یوسف نہجانی اور علامہ

اسماعیل حقی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفسرین نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر وہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اس کی میت کو منزلہ (روٹی) کوڑا کرکٹ والی جگہ پر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ اس شخص کا جنازہ پڑھو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ تو م بنی اسرائیل اس کے متعلق یہ شہادت دیتی ہے کہ دو سو سال تک یہ شخص تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو کہا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہے۔

مگر وہ جب تورات کھولتا اور میرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام دیکھتا تو وہ اس نام مبارک کو چومتا اور اپنی آنکھوں پر لگا اور اس پر درود بھیجتا۔ پس اس کے بدلے میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور ستر توروں

إِلَّا إِنَّهُ كَانَ كَلَّمَ نَشَأَ التَّوْرَةَ وَنَظَرَ
إِلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَصَلَّى
عَلَيْهِ فَشَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ وَغَفَرَتْ
ذُنُوبَهُ وَزَوَّجَتْهُ سَبْعِينَ حُورًا

سے اس کا نکاح کر دیا۔

(خصائص البکری ص ۱۳۶ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۳۶ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۴، حلیۃ الاولیاء ص ۴ ج ۲)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں لکھا ہے کہ

بود در انجیل نامِ مُصطفیٰ آل سرغیبہ راں بحرِ صفا!

بود ذکرِ حلیہ ہا و شکل او بود ذکرِ غزو و صوم و اکل او

طائفہ نصرانیوں بہرِ ثواب چوں رسیدند نے بدال نام و خطاب

بوسہ داندی بدال نامِ شریف رو بہا دندی براں وصف لطیف

(مثنوی شریف ص ۲۲ دفتر اول)

لے وہابیہ کے آرگن اہلحدیث دہلی میں درج ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور باکمال انسان تھے بحرِ تصوف کے شناور تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت بحال کسی

مسلمان کو انکار نہیں۔ (پندرہ روزہ اخبار اہلحدیث دہلی ص ۱ کاظم)

لے مولوی اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مثنوی مولوی

صاحب مہاجر مکی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف

و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے۔ اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا

تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے۔ اور اس کو بڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔

(التذکیر ص ۱۱۶ جلد سوم۔ امداد المساق ص ۲۲-۲۷)

فاسم نانوتوی نے مثنوی کے بارے کہا ہے کہ تین کتاب البیہی، قرآن شریف، بخاری شریف، مثنوی شریف

اشرف علی تھانوی کا خیال ہے کہ بعض مذاق کے لیے مثنوی شریف بمنزلہ ذکر اللہ ہے۔ عبدالغنی پھولپوری دیوبندی

کی رائے ہے کہ مثنوی سینے میں عشقِ خداوندی کی آگ لگا دیتی ہے (معارف مثنوی ص ۲۰ مولوی محمد اختر دیوبندی)

(فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں
کہ انجیل میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

مولوی اشرف علی تھانوی

نام مبارک لکھا تھا۔ جو پیغمبروں کے سردار اور دریائے صفا ہیں۔ آپ کا حلیہ شریف بھی اس میں
مذکور تھا۔ اور آپ کی صورت و شکل کا اور آپ کے جہاد کا اور روزہ اور اگل و شرب کا۔ ان
سب امور کا اس میں بیان تھا۔ نصرانیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی کہ جب اس
مبارک نام و خطاب پر (تلاوت کرتے وقت) پہنچتے تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے اسم
شریف پر بوسہ دیتے اور آپ کے اوصاف لطیف پر زحمار ملتے۔ (محبت و تعظیم سے)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ
نصرانیوں کے اس عمل کہ نام محمد

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چومنے کی برکت

صلی اللہ علیہ وسلم کو چومنا اور آنکھوں پر رکھنے کی برکت سے جو فائدہ اور نفع حاصل ہوا۔ اس
کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

امین از شہ امیران و وزیر
نسل ایساں نیز ہم بسیار شد

(در پناہ نام احمد مستحیر
نام احمد ناصر آمد یار شد
(مثنوی شریف ص ۲۷)

اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے دیوبندیوں کے رہنما اور مقتدار مولوی اشرف علی تھانوی
رقمطراز ہیں۔

وہ لوگ (اس عمل کی برکت سے) فتنہ (وزیر) اور خوف (مخار بہ امراء) سے مامون
رہے۔ نہ امراء کا شر (جنگ کہ ہلاکت جسمانی تھا)، ان کو پہنچا اور نہ وزیر کا فتنہ (اضلال کہ ہلاک
روحانی تھا)، ان تک آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی پناہ میں ان کو پناہ مل گئی۔
اور ان سے ان کی نسل بھی بہت بڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ان ناصر اور رفیق
ہو گیا۔

(کلید مثنوی ص ۱۵۱ از اشرف علی)

اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند
تا کہ نور شس چوں مدد گاری کند

نام احمد چوں حصارے شد حصین تاجہ باشد ذات آل روح الامین

(مثنوی شریف ص ۲۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کا ایسی رفاقت کرتا ہے تو آپ کا نور مبارک (ذات مبارک) تو کیسی مدد کرتا رہا ہوگا۔ شعر اول کی شرح ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسا قلعہ مستحکم ہے (کہ شرمہ کو نہیں آنے دیتا) تو آپ کی ذات مبارک جس کو اوپر نور کہا تھا کیسی ہوگی؟ آپ کو روح اس واسطے کہا کہ آپ کا اتباع باعث حیات روحانی ہے اور روایات سیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ایجاد خلق ہونا بھی مذکور ہے۔ تو اس اعتبار سے آپ حیات ظاہری کے بھی سبب ہیں۔

کلید مثنوی ص ۱۵۵-۱۵۶

۱۱۵

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے کو بھی لیتا ہے بنا نام محمد

اسم محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :

نام احمد داستندے مستہاں	واں گروہ دیگر از نصرانیاں
از وزیر شوم راے شوم فن	مستہاں خوار گشتند از رفتن
گشتہ محروم از خود و شرط طریق	مستہاں خوار گشتند آل فریق
از پئے طوبار ہائے کثر بیاں	ہم محبط دین شان و حکم شان

مولوی اشرف علی تھانوی اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان نصرانیوں میں دوسرا گروہ اور تھا کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے قدری کرتے، وہ لوگ اس منحوس وزیر کے سبب فتنوں سے ذلیل و خوار ہو گئے اور اپنی ہستی سے محروم ہوئے۔ (کہ قتل کئے گئے) اور دین سے بھی محروم ہوئے (کہ وزیر نے عقائد خراب کر دیئے) اور ان کا مذہب اور احکام بھی ان طوماروں کی وجہ سے منہوٹ ہو گیا۔ (یہ ضرر ان کی نسل میں باقی رہا)

(کلید مثنوی ص ۱۵۵ از اشرف علی تھانوی)

یہودی مولویوں کا اقرار
نور محمدی کو کوئی سخت نہیں کر سکتا

علامہ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان حضرت
ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب قبائل کے ہمراہ جا رہے
تھے کہ ایک مقام پر یہود اور ان کے اکابر علماء بیٹھے

ہوتے تھے۔ جب یہودیوں کے مولویوں نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو ان کو نور
محمدی ان کی مبارک پیشانی میں نظر آیا۔ تو وہ بہت سٹ پٹائے کیونکہ وہ نور ان کو گراں
گزرا۔ اور زور زور سے رونے لگے۔ تو دوسرے یہودیوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا
مَا لَكُمْ تَبْكُونَ اے ہمارے سردار وتم کیوں روتے ہو؟ تو مولویوں نے جواب دیا
بَكَوْنَا وَخُزْنَا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُظْهِرُ بِنَا رَوْنَا اور غمگین ہونا
اس ہستی سے ہے جو اس شخص ہاشم سے ظاہر ہوگی نیز کہا ان هَذَا الرَّجُلِ يُظْهِرُ
مِنْ زُرِّيَّتِهِ رَجُلٌ يَكُونُ مِنْهُ بَوَارِكُمْ وَحَدَابٌ دِيَارِكُمْ بے شک اس شخص
حضرت ہاشم کی اولاد سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو تمہاری اور تمہارے شہروں کی
تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ جس کا تذکرہ ہماری کتابوں میں بھی درج ہے اس کا نام
ماحی درج ہے۔ جب یہودیوں نے سنا تو ان میں بھی کہرام مچ گیا اور رونا شروع کر دیا
انہوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا۔ اس کا خاتمہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ تو انہوں نے
جواباً کہا کہ اس کے خاتمہ اور مٹانے کے لیے تمہارا کوئی جیلہ کار گر ثابت نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ

اس پر آسمان سے وحی نازل فرماتے گا۔ (کتاب الانوار و مصباح السور الافکار ص ۱۱)

رفعتِ ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں!

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی عالم کی گفتگو | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے روایت
نقل فرمائی ہے کہ حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایک دن یہود کے مدرسہ میں
تشریف لے گئے اور یہودیوں کو فرمایا جو تمہارا سب سے بڑا عالم ہے اس کو میرے پاس لاؤ۔

تو یہود نے عبداللہ بن صوایا کو بارگاہِ نبوی میں پیش کیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے علیحدگی میں حلفاً پوچھا۔ **اَتَعَلَّمُ اِنِّي رَسُولٌ اَللّٰهِ كَمَا تَعْلَمُ** کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو عبداللہ بن صوایا نے کہا ہاں! واللہ میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ **اِنَّ الْقَوْمَ لَيَعْرِفُوْنَ مَا اَعْرَفْتُ وَاِنَّ صِفَتَكَ وَاَنْتَ مَبْتَلِيٌّ فِي التَّوْرَةِ وَاَلَيْسَ لَهُمْ حَسَدُوكَ**۔ بے شک یہ قوم سب میری طرح آپ کو رسولِ خدا جانتے ہیں آپ کی صفات اور تعریف کا توریت میں واضح طور پر بیان ہے۔ لیکن یہ لوگ آپ کا انکارِ حد کے طور پر کرتے ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن صوایا کو فرمایا کہ مجھ پر ایمان لانے پر تجھے کون سی چیز مانع ہے۔ تو اس نے عرض کیا میں اپنی قوم سے مخالفت نہیں کر سکتا۔ مجھے امید ہے کہ یہ لوگ آپ کے متبع ہو کر اسلام لے آئیں گے اور پھر میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔
(تیسری اہلیس ص ۹۶-۹۸)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ
تحریر فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہود کا قتل کرنے کا ارادہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور روسا قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغامِ نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان کا یہی تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا گیا۔ تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے فرزند! تم بغرضِ شکار یہاں سے چلے جاؤ تاکہ تم عورتوں سے نجات پاسکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لیے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ **فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي طَرِيقِ الْبَرِّيَّةِ وَاِذَا بَعَسَكَ مِنَ الْيَهُودِ شَاهِدَيْنِ سَيُوفِيهِمْ وَهُمْ نَحْوُ سَبْعِينَ فَارِسًا**۔ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلواریں سونتے ہوئے نمودار ہو گیا۔ ان سے دو بے طاقتات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا ارادہ ہے؟ تو یہودیوں نے کہا: **نَقَتُلُ عَبْدًا اَللّٰهِ** ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے

ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا مَا ذَنْبُهُ؟ حضرت عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ تو یہودیوں نے کہا۔ لَيْسَ لَهُ ذَنْبٌ وَلَكِنْ فِي ظَهْرِهِ نَبِيٌّ دِينُهُ نَاسِحٌ جَمِيعُ الْاَدْيَانِ وَمِلَّتُهُ مَا حِيَةً لِّجَمِيعِ الْمَلَلِ فَخَنُّ نَقْلُ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى لَا يَظْهَرَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عبداللہ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ لیکن اس کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کا ظہور نہ ہو۔ حضرت وہب بیان فرماتے ہیں کہ قَبِينَا مَخْنُ وَإِيَا هُمْ فِي الْحَدِيثِ وَإِذَا بَعَسَكِرْمِنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوا الْيَهُودَ بِهَمِّ أُنْ سَعِ ابْنِ بَانِي هِي كَرَبِ تَحْتِ كَرَا جَانِكِ آسْمَانِ سَعِ ابْنِ لَشْكِرِ أُرَا۔ اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔
(بیان المیلاد النبوی ص ۲۸ تا ۲۸)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کا بیان | حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاہنا اور حضور کی صفت و ہیئت اور جن جن باتوں کو ہم حضور کے لیے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے خبر پہنچی میں نے مجھ پر میری پھوپھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے۔ میں نے کہا۔ اے پھوپھی خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں۔ جس پر موسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی یا بَنَ أَخِي أَهْوَى النَّبِيُّ الَّذِي كُنَّا نَخْبِرُ بِهِ أَنَّهُ يُبْعَثُ مَعَ السَّاعَةِ۔ اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی ہم خبر دیتے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔
(دلائل النبوت للبیہقی)

سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی | **بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی ہے** جنت سرکار عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک ساہوکار یہودی تھا۔ جس شب کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ تو وہ ساہوکار یہودی گھر گھر پوچھتا پھرتا تھا کہ لوگ لاعلمی کا اظہار کرتے تو اُس نے کہا

وَلِدَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِيٌّ هَذِهِ الْأُمَّةِ
الْأَخِيرَةَ بَيْنَ كَتَفَيْهِ عِلْمَةٌ
آج اس امت کا نبی تشریف لے آیا ہے جس کے کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے اُس کے کہنے کے مطابق لوگ مختلف مکانوں پر معلومات حاصل کرنے کے لیے گئے۔ اتر کا

اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام اُنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ لوگوں نے یہودیوں کو خبر دی تو اُس نے کہا میرے ساتھ چلو تاکہ اس بچے کو دیکھیں۔ پس وہ سرکارِ سیدہ طیبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور یہودی نے کہا کہ میں بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں جب اُس نے حبیبِ کبریٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپ کی پشتِ انور کو دیکھا تو وہ یہودی بیہوش ہو کر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُس نے کہا وَاللَّهِ ذَهَبَتِ النَّبِيُّۃُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَفْرَحْتُمْ بِهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَمَا وَاللَّهِ لَيَسْطُورَنَّ بِكُمْ سَطْوَةٌ يُخْرِجُ خَبْرَهَا مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ خُدا کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔ اے گروہِ قریش! کیا تم اس سے خوش ہو؟ سنو بخدا تم پر وہ ضرور غلبہ پائے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی (خصائص الکبریٰ ص ۱۲۲-۱۲۳ ج ۱، دلائل النبوة ص ۸۹ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۳ ج ۱، زرقانی ص ۱۲ ج ۱)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان | حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں تھا۔ اور اُس وقت میری عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ لیکن اتنی عقل ضرور تھی کہ جو بات سنتا تھا۔ اُس کو سمجھ لیتا تھا۔ ایک دن اچانک میرے کان میں ایک آواز آئی۔ جب میں

نے اس آواز کو غور سے سنا تو دیکھا کہ ایک یہودی مدینہ منورہ کے ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر زور زور سے پکار رہا ہے کہ اے یہود! دوڑو دوڑو۔ میں نے دیکھا کہ یہودیوں کی جماعت اُدھر دوڑی جا رہی ہے۔ میں بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑا جب لوگ اُس کے پاس پہنچے تو اُس سے کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ تو وہ چیخ کر کہنے لگا۔

قَدْ طَلَعَ بَجْمٍ أَحْمَدُ الَّذِي يُؤَلِّدُ بِهِ
هَذِهِ اللَّيْلَةَ -
آج احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستارہ
طلوع ہو گیا ہے۔ اور آج کی رات وہ پیدا

کتاب الوفا ص ۹ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱، ہو گیا ہے۔

دلائل النبوة بیہقی ص ۹ ج ۱، بیہقی ص ۱۲ ج ۱، مؤید اللدنیہ ص ۱، انوار المحدثین ص ۱، حجة اللہ
علی العالمین - ذرقانی شریف ص ۱۲ ج ۱، ما ثبت من السنة ص ۱۵

عیص نامی راہب کا ولادت، بعثت اور انتقال کا بتانا | امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عمر بن

شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ
فَرَّ الظَّهْرَانِ فِيهِ اَبِي شَامِي رَاهِبٌ رَهْبًا تَقًا - جس کا نام عیص تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے
صومعہ (گرجا) میں رہتا تھا۔ اور کبھی کبھی مکہ مکرمہ بھی آتا تھا۔ اور مکہ والوں کو کہتا
تھا کہ اے اہل یان مکہ! تم میں ایک بچہ پیدا ہوگا۔ سارا عرب جس کے ماتحت اور تابع
ہوگا۔ اور عجم کا وہ مالک ہوگا۔ اور یہ زمانہ اس کے ظہور کا زمانہ ہے۔ جو شخص اُس کے زمانہ
کو پائے اُس کی اتباع اور اطاعت کرے گا۔ وہ بہت خوش بخت اور سعادتمند ہے۔ اور
جو اُس کی مخالفت کرے گا وہ بد نصیب اور بد قسمت ہے نیز اُس نے کہا کہ میں نے اُس
کی تلاش میں خدا کی قسم شراب کی زمین کو خیر باد کہا اور بھوک اور خون کی زمین کو اختیار کیا
ہے۔ جب مکہ مکرمہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اُس گھر میں آتا ہے۔ اُس کے متعلق معلوم
حاصل کرنے کے بعد کہتا کہ ابھی اُس نے ظہور فرمایا ہے۔ جس دن سرور کائنات علیہ افضل
الصلوات والتحيات والتسليمات پیدا ہوئے تو وہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اُس کے پاس
گئے اور اُس کو آواز دی۔ تو اُس نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں عبدالمطلب

ہوں تو اُس نے کہا۔ آپ اُس کے جدِ امجد ہیں۔

بے شک وہ رطاکا جس کے متعلق میں تمہیں باتیں
سناتا تھا۔ آج سوموار کے دن پیدا ہو چکا ہے
اور بحیثیت نبی ان کی بعثت بھی سوموار کو ہوگی۔
اور ان کا انتقال بھی سوموار کو ہوگا۔ اور آج کی
رات ان کا ستارہ طلوع کر چکا ہے۔

فَقَدْ وُلِدَ ذَاكَ الْمَوْلُودَ الَّذِي
كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَهُوَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَمُوتُ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتَجْمَعُ الْبَارِحَةَ
(خصائص الجبرے ص ۱۲۵ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں حطیم کعبہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خواب

خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان درخت زمین سے اُگا اور بڑھتے بڑھتے آسمان تک پہنچ گیا۔ اور اُس
کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں۔ اُس درخت سے روشنی ہی روشنی نکل رہی تھی۔ بلکہ اُس
کی روشنی اور نور سورج کی روشنی سے بھی ستر گنا زیادہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ عرب و عجم والے سب
اس درخت کے سامنے سربسجود ہو گئے۔ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ
قریش کے کچھ لوگ اس درخت کی شاخوں سے لپٹ گئے۔ اور بعض حضرات کو دیکھا کہ وہ اس کو
کاٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن جو کاٹنے کی نیت سے اس درخت کے قریب ہوتے ہیں تو ایک خوبصورت
نوجوان ان کو روکتا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل انسان کوئی نہیں دیکھا تھا۔
اور نہ ہی اُس سے زیادہ خوشبو میں نے کسی جسم سے ظاہر ہوتی دیکھی۔ میں نے چاہا کہ میں بھی اس
درخت کے ساتھ لپٹ جاؤں مگر نہ لپٹ سکا۔ میں نے اُس حسین نوجوان سے اس کی وجہ پوچھی
تو اُس نے کہا کہ آپ کی قسمت میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ کن کی قسمت میں ہے؟ تو اُس
نے جواب دیا کہ جن حضرات نے آگے بڑھ کر شاخوں کو تھام لیا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور اپنا خواب ایک کاہنہ کے
پاس جا کر سنایا۔ تو خواب سنتے ہی اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور اُس نے کہا۔ اِنَّ
صَدَقْتُ رُؤْيَاكَ لَيُخْرَجَنَّ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ يَهْلِكُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ
وَيَدِينُ لَهُ النَّاسُ۔ اگر آپ نے خواب سچ سنایا ہے تو آپ کی پشت سے ایک ایسی ہستی پیدا

ہوگی جو مشرق و مغرب کی بادشاہ ہوگی۔ اور لوگ اُس کے آگے ٹھک جائیں گے یعنی اُس کے
نیاز مند ہو جائیں گے۔ (خصائص الکبریٰ ص ۹۸-۹۹ ج ۱، زرقانی شریف ص ۹۱ ج ۱، کتاب الوفا ص)

اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی | جس شب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی تو اہل کتاب کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کی بعثت اب قریب ہے
اور بعثت کے قُرب کا علم اُن کو اس طرح ہوا کہ جامہ صوف جس میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو
کافروں نے شہید کیا تھا۔ وہ جامہ صوف خون آلودہ اُن کے پاس تھا۔ کتب آسمانی میں یہ لکھا تھا
کہ جب یہ جامہ تازہ خون سے تر ہو جائے گا۔ اور خون کے چند قطرے زمین پر گریں گے تو یہ نبی
آخر الزمان کے والد ماجد کی پیدائش کی علامت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
ولادت سے واقعہ ان کے درپیش آیا تو ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کے والد ماجد کی
ولادت ہو گئی ہے۔ اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن ہو گئے اور اُن کے قتل
کے درپے ہو گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۸۲ ج ۱، خیر المونس ص ۱۵۹ ج ۲، موارد الحفیہ ص)

حضرت عبدالمطلب کو یہودی کی مبارک | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ حضور
پُر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کے موسم میں میں ملک
بین تجارت کے لیے جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک یہودی کا بن ملا جو زبرد پڑھ رہا تھا اُس نے مجھے
دیکھ کر کہا کہ اے عبدالمطلب کیا آپ مجھے اپنے نتھنے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ میں نے اس کو
اجازت دے دی۔ تو اُس نے ناک کے دونوں نتھنوں کو خورد سے دیکھا اور کہنے لگا۔ اَجِدُ فِي
اَجِدِ مَخْرَجِيكَ مُلْكًا وَفِي الْاٰخِرِ نَبُوَّةً۔ میں نے تمہارے ایک نتھنے میں بادشاہت
اور دوسرے میں نبوت دیکھی ہے۔ اُس کے بعد اُس نے مشورہ دیا کہ اگر بنی زہرہ کے قبیلہ سے
شادی کر کے تو یہ بات ہو سکتی ہے۔ جب حضرت عبدالمطلب اِس آئے تو اپنے والد بنت وہب
بن عبدمناف بن زہرہ سے شادی کی۔ تو اُس سے حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
پیدا ہوئے اور حضرت عبد اللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت آمنہ بنت وہب سے

شادی کی تو ان سے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت شریفہ ہوئی۔
(کتاب الوفا ص ۸۴-۸۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱)

علامہ یوسف بن اسماعیل | **حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما کے واداکا بیان** | البہانی قدس سرہ النورانی

نے تحریر فرمایا ہے کہ ”زہیر بن ابوسلمی رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی ایک مجلس میں میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کتاب کہہ رہے تھے قَدْ قَرَّبَ مَبْعَثُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ يَأْكُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ تو میں نے ان کو اپنا خواب سنایا کہ آسمان سے ایک رستی ظاہر ہوئی اور میں نے اس رستی کو پھرنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا مگر میں اس رستی کو نہ پھر سکا۔ فَأَوَّلَ ذَلِكَ بِالنَّبِيِّ يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَ إِنَّهُ لَا

يُذْرِكُهُ“ تو انہوں نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ نبی آخر الزمان مبعوث ہونے والے ہیں۔ اور یہ شخص ان کو نہیں پاسکے گا۔ پس میں نے اپنے بیٹوں کو یہ خواب سنایا اور تعبیر بھی بتائی۔
وَأَمْرَهُمْ وَأَوْصَاهُمْ أَنْ أَدْرَكَوْهُ أَنْ يُسَلِّمُوا اور ان کو حکم اور وصیت کی کہ اگر نبی کو پائیں تو اس پر اسلام لائیں۔

ان کے بیٹوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا۔ اور ان کے بیٹے زہیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔ پھر اس کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں مشہور قصیدہ بانت سعاد لکھا۔ اور بارگاہِ نبوی میں پڑھا تو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر ان کو چادر مبارک عنایت فرمائی۔“

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اپنی **امتِ محمدیہ کی شان** | تصنیف لطیف مدارج النبوت شریف میں رقمطراز ہیں کہ

ابونعیم بروایت سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں۔ کہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ایک مرنے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ لوگ حساب کتاب کے لیے جمع ہوتے ہیں اور تمام نبیوں کو بلایا گیا ہے۔ جملہ نبی اپنی اپنی اُمت کے ساتھ آئے اور ہر نبی کے لیے دو نور اور ہر اُمتی کے لیے ایک نور جو ان کے ساتھ ساتھ چلنا تھا۔ دیکھا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا گیا تو آپ کے ہر موتے تن مبارک کے ساتھ ایک ایک نور تھا۔ اور آپ کے ہر موتے کے ساتھ دو نور تھے۔ اس پر کعب احبار رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے دریافت کیا کہ تم نے جو اپنے خواب کی تفصیل بیان کی ہے۔ کیا تم نے ایسا کہیں پرٹھا ہے؟ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! خواب میں ایسا دیکھنے کے سوا کہیں اور کسی جگہ ایسا نہیں پرٹھا۔ تو حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں کعب کی زندگی ہے۔ یہ صفت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی ہے۔ اور وہ صفت تمام نبیوں اور ان کی اُمتوں کی ہے۔ یہی کتاب الہی میں ہے۔ گویا کہ تو نے تو ریت میں اسے پرٹھا ہے۔

(مدارج النبوت فارسی ج ۱)

دیوبندی حضرات کے مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی

حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان

ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میرے باپ اور چچا دونوں آپ سے ملنے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کے والد اور چچا دونوں بہت بڑے یہودی علماء میں سے تھے۔ دونوں نے بڑی دیر تک آپ سے گفتگو کی جب گھر واپس آئے تو میں نے اپنے کانوں سے ان کی باتیں سُنی ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ واقعی یہ وہی نبی ہیں۔ جن کی خبریں ہماری کتابوں میں ہیں۔ میرے چچا نے والد سے دریافت کیا۔ خدا کی قسم! یہ والد صاحب کا جواب تھا۔ چچا بولے۔ کیا تم کو اس کا یقین ہے۔ ہاں والد نے کہا۔ چچا نے دریافت کیا کہ بھر کیا ارادہ ہے! والد نے کہا کہ جب تک جانند میں جان ہے مخالفت کروں گا۔

(معالم القرآن ص ۳۹۸ ج ۱ از محمد علی کاندھلوی)

غیر مقلدین کی شہرہ آفاق شخصیت نواب صدیق حسن
تورات میں مدینہ منورہ کے نام | خاں محبوبا لوی نے اپنی تفسیر ترجمان القرآن، بطائف

البیان میں لکھا ہے کہ سہیل کا قول ہے کہ تورات میں مدینہ منورہ کے گیارہ نام ہیں۔ مدینہ،
طابہ، طیبہ، جلیدہ، حابرہ، محبہ، مجوہہ، قاصمہ، مجبورہ، عدا، مرحومہ۔

(ترجمان القرآن بطائف البیان ص ۲۴۸ ج ۱۱)

کعبہ احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مدینہ کو خطاب
کر کے فرماتا ہے۔ يَا طَيْبَةَ وَيَا طَابَةَ وَيَا سَكِينَةَ لَا تَقْبَلِي الْكُنُوزَ اِرْفَعِ اجَا جِرْكَ عَلٰى
اجاجیر لقری۔

(ترجمان القرآن ص ۲۴۸ ج ۱۱)

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام ہیں۔ تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام ہیں

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱)

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱، ترجمان القرآن ص ۲۴۸ ج ۱۱، حجة اللہ ص ۱۲)

حضرت ابو ہریرہ
سیدنا موسیٰ کا امت محمدیہ میں داخل ہونے کی دعا فرمانا | رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اِنَّ مُوسٰى لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ
التَّوْرَةَ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی انہوں نے اس میں اس امت
مرحومہ کے فضائل پڑھے تو بارگاہ الہی میں عرض کیا یا رب انی اجد فی الالواح امه تھم
الاخذون السابِقون اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی امت کا
تذکرہ پایا ہے جو سب سے آخری ہوگی مگر سب پر سبقت لے جانے والی ہے۔ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِي
اس کو میری امت بنا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تِلْكَ اُمَّةٌ اَحَدٌ وَ اَحَدٌ مَّحْتَبَةٌ صَلٰى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ كِي اُمَّتٍ هِيَ پھر عرض کی یا رب انی اجد فی الالواح امه تھم السابِقون
المشْفُوع لَهُمْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِي۔ اے رب کریم! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی امت
کا تذکرہ دیکھا ہے جس کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ پس اُس کو

میری اُمت بناوے تو اللہ تعالیٰ اجل جلالہ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت ہے پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ هُمْ الْمُسْتَجِیْبُوْنَ الْمُسْتَجَابَ لَهُمْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب کائنات! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا ذکر خیر دیکھا ہے کہ جو تیری طرف رجوع کرتی رہے گی اور تو اس کی دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشا رہے گا۔ اس میری اُمت بناوے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر عرض گزار ہوتے کہ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اَنَا جِیْلُهُمْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ لَیْعُرُوْنَهَا ظَاہِرًا فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب اکبر! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا بیان پڑھا ہے کہ جو تیرے احکامات کی کتاب کو اپنے سینوں میں محفوظ کرے گی۔ اور اُسے ازبر پڑھے گی اُسے تو میری اُمت کر دے۔ تو ارشاد باری ہوا وہ حضرت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر التبا کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَا کُلُوْنَ الْفِیْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے رب میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا حال پڑھا ہے جو فنی کھائے اسے تو میری اُمت قرار دے دے تو فرمان ہوا کہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ التعمیۃ و النسار کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَةَ فِیْ بَطُوْنِهِمْ و یُوْجِرُوْنَ عَلَیْهَا فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے پروردگار! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت دیکھا ہے جو صدقہ خود کھائے گی لیکن اس پر بھی وہ ثواب کی حقدار ہوگی۔ اس کو میری اُمت بناوے تو جواب بلا وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اِذَا هُمْ اَحَدُهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَ لَهَا حَسَنَةً وَاِحِدَةً فَاِنْ عَمَلَهَا کَتَبَ لَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب العالمین! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جب وہ لوگ نیکی کا ارادہ کریں گے تو ایک نیکی کا ثواب ان کے اعمال میں اسی وقت لکھ لیا جائے گا۔ خواہ اُس پر عمل نہ کر سکیں اور اگر اس نیکی کو کر لیں تو ان کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ لی جائیں گی۔ اس اُمت کو میری اُمت بناوے تو ارشاد ہوا کہ وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ و التسلیم

کی اُمت ہے پھر عرض کرنے لگے يَا رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ فِي الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ اِذَا هُمْ اَحَدٌ
هُم بِسِيْتَةٍ وَّلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تَكْتَبْ وَاِنْ عَمَلَهَا كَتَبْتُ عَلَيْهِ سَيِّئَةً وَاِحِدَةً فَاَجْعَلْهَا
اُمَّتِيْ . اسے رب تعالیٰ! میں نے تورات کی تختیوں میں سے ایک اُمت کے متعلق پڑھا
ہے۔ کہ وہ لوگ اگر بُرائی کا قصد کریں گے۔ اور اُس کا ارتکاب نہ کر سکیں گے تو کوئی گناہ نہیں
لکھا جائے گا۔ تو اس اُمت کو میری اُمت بنا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حضرت احمد
محبّے علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا۔ يَا رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ فِي
الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ يُؤْتُوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَاَلْعِلْمَ الْاٰخِرَ فَيَقْتُلُوْنَ قُرُوْنَ الصَّلَاةِ
الْمَسِيْحِ الدِّجَالِ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِيْ . اسے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں
ایک اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جن کو اول و آخر کا علم عطا فرمایا جائے گا اور وہ گمراہی کے
سب سے بڑے مرکز و جاں کے ساتھ جہاد کریں گے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہلاک
کرنا ہے۔ اُسے میری اُمت بنا دے۔ تو جواب ملا وہ تو حضرت احمد محبّے اصلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی اُمت ہے اس کے بعد حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا يَا رَبِّ
فَاَجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةٍ اَحْمَدِ اسے رب کریم! پس مجھے نبی احمد محبّے اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا اُمتی بنا دے۔ (جو اہر البحار ص ۲۰۷ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۲۹ ج ۱،
جلال الافہام ص ۱، الصلوٰۃ و السلام ص ۱۰۶، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱)

موجودہ انجیل میں نبی آخر الزمان کی شان

انجیل یوحنا میں ہے کہ "اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے مددگار اور حاضر و ناظر بنی" حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ کے درخواست کروں گا تو وہ

تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴، آیت ۱۵-۱۶) ابد تک ساتھ رہنے والا مددگار نبی سرور کائنات، عزیزوں کے غمگسار، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جن کے متعلق رب العالمین نے واضح الفاظ میں قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ
الْأَنْفُسِهِمْ۔ (پ ع ۱۶)

دوسرے مقام پر رسول معظم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہی فرمایا

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ
رَّحِيمٌ۔ (پ ع ۵)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان رحمت والے میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (یوحنا باب ۱۶ آیت ۷)

لے دیوبندیوں کے مقتدر مولوی قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ کو دیکھتے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔ کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہوا اور اگر بمعنی احب یا اولیٰ بالتصرف ہو جب بھی یہی بات لازم آئے گی کیونکہ اجنبیت اولویت بالتصرف کے لیے اقربیت تو وجہ ہو سکتی ہے برعکس نہیں ہو سکتا (تخذیر الناس من مطبوعہ دیوبند)

اسی لیے تو اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو مسلمانوں کے لیے احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پک ع ۸)

کس گل کی ہے سواری کس کی ہے انتطاری !

یہ دھوم جس کی قدرت پیسہ مچا رہی ہے !

شوکتِ مصطفیٰ | پُرانا عہد نامہ کی کتاب 'طلاکی' کے باب نمبر ۳ کی ابتداء میں ہے کہ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہِ راست کرے گا۔ اور خداوند جس کے تم طالب ہونا گہاں اپنی ہیکل میں آ موجود ہوگا۔ ہاں عہد کار رسول جس کے تم آزر و مند ہو آئے گا۔ ربُّ الافواج فرماتا ہے۔ پر اُس کے آنے کے دن کی کس میں تابی۔ اور جب اس کا ظہور ہوگا۔ تو کون کھڑا رہ سکے گا۔ (طلاکی باب ۲، آیت ۲۱)

اس پیشگوئی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جس شان و شوکت سے تشریف آوری ہوئی کا تذکرہ ہے کہ اُس کے آنے کے دن کی کس میں تابی ہے اور جب اُس کا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا کے الفاظ سے اظہارِ شمس ہے۔ کتب سیر اٹھا کر دیکھیں ان میں درج ہے کہ جب حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدمِ مہینت لزوم سے کائنات کو بقیعہ نور بنایا۔ بت زرنگوں ہو گئے۔ کعبہ تعظیماً جھک گیا۔ آسمان کے ستارے جھک گئے۔ پرند، چرند اور درند ایک دوسرے کو مبارک بادی دے رہے تھے۔ ملائکہ اور جنوں خوش تھیں۔ عرش و فرش پر آپ کی آمد آمد کے تذکرے تھے۔ قیصر و کسری کے محلات کے کنگرے گر پڑے آتش کدہ فارس بجھ گیا۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ کو مجرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر پڑا

فاتح رسول | انجیل کی کتاب یوحنا عارف کا مکاشفہ کے باب ۶ میں ہے کہ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے

اُسے ایک تاج دیا گیا۔ اور وہ فتح کرتا ہوا نکلتا کہ اور بھی فتح کرے (مکاشفہ باب ۲ آیت ۲) یہ پیشگوئی بھی سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ آپ کی سواری گھوڑا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ میں عربی کمان رکھتے تھے خطبہ جمعہ کے وقت بھی اکثر عربی کمان رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو تیر اندازی کا حکم بھی فرمایا جیسا کہ ارمو افان ابکم کان رامیا کے حکم سے واضح ہے۔ آپ کو کل کائنات کی سرزاری کا تاج عطا فرمایا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان ہیں۔ انا سید آدم وانا سید المرسلین ولا فخر۔ آپ کے اسم شریفیہ میں سید آپ کا اسم شریف ہے۔ فتح کا تذکرہ رب العالمین نے اس طرح فرمایا:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا (پہلے) بیشک ہم نے آپ کے لیے روشن فتح فرمادی۔

تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا

سارے جہاں میں راج ہے اُن کا

رسول اعظم

انجیل کی کتاب اگر نعتیوں کے باب ۱۳ میں ہے کہ محبت کو زوال نہیں۔ نبوتیں ہوں تو موقوف ہو جائیں گے۔ زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گے۔ علم ہو تو مٹ جائے گا۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناقص۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ (انجیلوں باب ۱۳ آیت ۸ تا ۱۰) مندرجہ بالا مضمون میں امام المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ پہلے جتنے نبی آئے وہ کسی قوم، کسی علاقہ کی طرف آئے مگر سہمگیر رسالت کے ساتھ جو رسول مبعوث ہوئے وہ ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتناہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

تم فرماؤ! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے تمہیں بھیجا سامعہ و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پہلے ۱۰) فَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا۔

چمکا دینے والا آفتاب۔

(پ ۲۴)

اور محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے
جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ خوشخبری دیتا
اور ڈر سنا تا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً
لِلنَّاسِ مَبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔

(پ ۲۴)

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
سارے اچھوں ہے اچھا جسے سمجھئے
پر نہ ڈوبا نہ ڈوبے ہمارا نبی!
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی!

انجیل یوحنا میں ہے کہ ایک شخص یوحنا نام آ موجود ہوا۔ جو خدا کی طرف سے
بھیجا گیا تھا۔ یہ گواہی کے لیے آیا کہ نور کی گواہی دے تاکہ سب کے اس کے
وسیلہ سے ایمان لائیں۔ وہ خود تو نور نہ تھے مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔ حقیقی نور جو ہر ایک
آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دنیا میں آنے کو تھا۔ وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا
ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا۔ (یوحنا باب ۱ باب ۱ تا ۱۰)

اس میں احمد مختار مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا تذکرہ
ہے۔ کیونکہ سرور کائنات سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللّٰهِ نُورٌ مِّنْ نُورِ قُرْآنٍ دِیَاہِہٖ۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے اَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورًا وَكُلُّ خَلْقٍ مِّنْ نُورٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَالٰی نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور ساری مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔ حدیث قدسی بھی ہے۔ لَوْلَاكَ لَمَّا
خَلَقْتُ الْاَفْلَاقَ۔ اگر محبوب میں تجھ کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کو ہی پیدا نہ فرماتا۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا کروہ نہ ہوں عالم نہ ہو

قرآن و حدیث کی روشنی میں بھی یہ پیشگوئی حضور پر نور علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے کہ لیکن جب وہ یعنی روح
حق آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔

اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں

دے گا۔ (یوحنا باب ۱۲ آیت ۱۲)

اس پیشین گوئی میں بھی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ سچائی کی راہ دکھانے والا اسی نبی آخر الزمان کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی حقانیت کا اللہ کریم نے وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں۔ (پطالع ۱) اور

لَيْسَيْنِ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
پر بھیجے گئے۔ (پطالع ۱۸)

آیات میں ذکر فرمایا ہے۔

اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا۔ کا مصداق وہی محبوب رب العلامہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے۔

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا
وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ (پطالع ۱۵)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا میں اسی شفیع بوماں سید مرسلان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی علمی شان کا تذکرہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

نبی غیب ال محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔

علمت علم الاولین والآخرین
(تحذیر الناس مطبوعہ دیوبند) میں اولین و آخرین کے علم کو جانتا ہوں۔

انجیل یوحنا میں ہے کہ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔
دُنیا کا سردار | کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔

(یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۰)

اس بشارت میں جو دُنیا کے سردار کی آمد کا تذکرہ ہے وہ سید العالمین شفیع المنین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات ہے۔ رب العالمین جل جلالہ نے مجلہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم

سے یومِ میثاق کو اسی ہستی کے متعلق وعدہ لیا تھا جس کا تذکرہ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَنَا
أَن نَّبِيَّتِكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ
لَتَنْصُرُنَّهُ ط (پ ۲ ج ۱۷)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ انا سید ولد آدم اور انا سید المرسلین۔ (مشکوٰۃ شریف صحیح مسلم شریف)

ستاروں کو کہہ دو کہ کوچ کریں مہتاب منور آتا ہے

قوموں کے پیغمبر آ تو چکے اب سب کا پیغمبر آتا ہے

ناظرینے! عیسائی حضرات کی اس محرف شدہ انجیل سے سبھی اظہر من الشمس ہے۔ کہ

سرکارِ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے سرورِ دو جہاں۔ وارثِ کل جہاں۔ مالکِ کون و مکان باعثِ تخلیقِ زمین و آسمان محمد مصطفیٰ علیہ التعمیۃ و النوار کی آمد آمد بعثتِ مبارکہ اور تشریفِ آوری کی بشارت اور خوشخبری دی ہے۔ بلکہ ان میں جو کمال تھا وہ سب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تھا۔ اسی

بچے ابنِ حجر نے شرحِ تصدیرہ ہمزہ شریف میں کہا ہے ۷

كُلُّ فَضْلٍ فِي الْعَالَمِينَ فَمِنْ فَضْلِ النَّبِيِّ اسْتَعَارَهُ الْفُضْلَاءُ - !!

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے۔ وہ اسی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے فضل سے

مالک کر لی ہے۔

موجودہ انجیل میں شانِ مصطفوی

قارئین حضرات: اب عیسائی علماء نے اپنی کتب میں حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو نعمت اور توصیف پڑھی اس کو درج کیا جاتا ہے۔

ایک دن سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے کہ نجران پادری کا بیان

در کتب خود صفت پیغمبر کے کہ باقی ماندہ از اولاد اسماعیل علیہ السلام کہ اس زمان ولادت اوست صفت وے چنی و چناں است، میں نے اپنی کتب میں ایک آخری پیغمبر کی صفات پڑھی ہیں۔ اور وہ نبی اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہوگا اور یہ زمانہ اس کی ولادت شریفہ کا ہے۔ اور اس کی یہ صفات ہیں۔ ابھی یہ بات کہ ہی رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجا رسید اسقف بوئے نظر کرد و چشم و پشت و قدم وے را احتیاط نمود گفت آل پیغمبر کے گفتم اس است رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے آئے۔ پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص کر آپ کی چشم مبارک پشت مبارک اور قدم مبارک کو احتیاط سے دیکھا پھر کہا کہ میں نے جس نبی کی آمد کا ذکر کیا ہے وہ یہی ہیں۔ یہ کس کے فرزند ارجمند ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ میرے پوتے ہیں۔ ابھی یہ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے کہ ان کے والد ماجد انتقال فرما گئے تھے (شواہد النبوة فارسی ص ۳۱)

عیسائی علماء کے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کی ایذا رسانی مجھے سخت ناپسندیدہ تھی۔ جب مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ قریش سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں گے تو میں مکہ مکرمہ سے ملک شام چلا گیا وہاں میں ایک گرجا میں پہنچا وہاں کے راہب اپنے سردار کے پاس گئے اور میرے متعلق اس کو بتایا۔ سردار نے ان کو کہا کہ تین دن تک اس کی بہانہ نوازی کرو۔ تین دن کے بعد کہا کہ اس کو ضرور کوئی خاص واقعہ درپیش آیا ہے۔ جاؤ اس سے پوچھو کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ وہ میرے پاس آئے اور پوچھا تو میں نے ان کو جواب دیا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف اتنی بات ہے۔ کہ

انْتِ فِي تَرْبِيَةِ اِبْنِ اِهِيْمَ
ابْنِ عَمِي يَزْعَمُ اَنَّهُ
نَبِيٌّ فَاذَا هُتْمُهُ فَنَخَرَجْتُ
بِسَلَا اَشْهَدُ ذَا لِكَ -

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن مکہ مکرمہ میں میرے
چچا زاد بھائی کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس پر ان
کی قوم نے ان کو ایذا دینی شروع کی ہے۔ یہ دیکھ کر
میں وہاں سے چلا آیا ہوں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے
ان واقعات کو دیکھوں۔

ان راہبوں نے میری اس ساری داستان اپنے سردار کو سنائی۔ سن کر سردار نے ان کو حکم دیا کہ اس
کو میرے پاس بلاؤ۔ میں اُس کے پاس چلا گیا۔ اور اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ تو اُس نے کہا کہ تم کو یہ ڈر ہے
کہ وہ لوگ اس کو قتل کر ڈالیں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس سردار نے مجھے کہا کہ کیا تم ان کی صورت پہچان
لو گے۔ میں نے کہا ابھی ابھی تو میں ان کے پاس سے آ رہا ہوں۔ بعد ازیں اُس نے چند تصویریں دکھائیں جو
غلاف کے اندر رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ تصویر ان سب تصویروں میں ان کے مشابہ
ہے۔ بس وہی قد و قامت، وہی جسامت اور وہی آپ کے شانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اُس نے کہا۔
تم کو یہ ڈر ہے کہ وہ ان کو قتل کر دیں گے۔ میں نے کہا میرا یہ یقین ہے وہ تو ان کو قتل بھی کر چکے ہوں
گے۔ تو راہبوں کے سردار نے کہا:

وَاللّٰهُ لَا يَقْتُلُوهُ وَاَلَيْسَتْ
مَنْ يُسِيْدُ قَتْلَهُ وَاَنَّهُ
لَنَبِيٍّ وَاَلَيْسَتْ نَهْ اَللّٰهُ - (مصحح الزائد)

اللہ کی قسم وہ ان کو قتل نہیں کر سکتے بلکہ جو ان کے
قتل کا ارادہ کرے گا اسی کو وہ قتل کریں گے یقیناً
وہ نبی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ظاہر کر کے
رہے گا۔

تاریخ کبیر اور امام بخاری۔ کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱۰۵ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۵
حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے نبی پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور مکہ مکرمہ میں آپ کی شہرت ہوئی تو اتفاق سے میں
ملک شام کی طرف نکلا۔ جب بصری میں پہنچا تو میرے پاس نصاریٰ کی ایک جماعت آئی اور اُس نے

مجھ سے پوچھا۔

آمِنْ أَهْلِ الْحَمْرِ أَنْتَ
کیا تم حرم کے رہنے والے ہو۔

میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

فَتَعَرَّفْتُ هَذَا الَّذِي تَنَبَّأَ
کیا تم اس شخص کو بھی پہچانتے ہو جس نے تم میں
فِيكُمْ۔
نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

میں نے کہا ہاں ان کو جانتا ہوں۔ بعد ازاں وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گرجا میں لے گئے۔
جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ اور مجھے کہا۔

أَنْظُرْ هَلْ تَرَى صُورَةَ هَذَا
غور سے دیکھنا کہ ان تصاویر میں اس نبی کی سی
النَّبِيِّ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ۔
کوئی شکل صورت ہے جو نبی تم میں مبعوث کئے گئے ہیں

میں نے دیکھا تو ان میں کوئی شکل و صورت آپ جیسی نہ ملی۔ میں نے ان کو کہا کہ کوئی نہیں ہے
پھر وہ مجھے اس سے بڑے گرجے میں لے گئے جس میں پہلے سے زیادہ تصویریں تھیں۔ اور مجھ سے
کہا اچھا ان میں سے کسی کی صورت ان سے ملتی جلتی نظر آتی ہے۔ میں نے غور کیا تو ایک تصویر
بالکل آپ کے مشابہ تھی۔ بلکہ ایک تصویر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی بھی تھی۔ اس تصویر میں
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں
نے کہا کہ خوب غور سے دیکھنا۔ یہ تصویر تم کو بالکل آپ کی معلوم ہوتی ہے یا کہ نہیں۔ میں نے کہا ہاں
یہ آپ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے انہوں نے کہا یہ تصویر۔ میں نے کہا جی ہاں یہی۔ میں اس کا گواہ
ہوں کہ یہ آپ کی ہی تصویر ہے۔ پھر انہوں نے کہا:

نَشْهَدُ أَنْ صَاحِبِكُمْ وَ أَنَّ هَذَا
ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ تمہارے نبی یہی ہیں۔

الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِهِ۔ (کتاب الوفا۔
اور جو شخص ان کے پاؤں کے پاس ہیں یہ ان کے

ص ۵۴-۵۵، دلائل النبوت لابو نعیم شواہد النبوة
بعد خلیفہ ہیں۔

فارسی ضلے ترجمان السنۃ ۱۲۵-۱۲۶ ج ۴ از بدر عالم دیوبندی۔ تاریخ کبیر لامام بخاری و دلائل النبوت
ص ۲۸۶ (۱)

دیوبندیوں اور غیر مقلدین و ہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ بھی
لکھا ہے کہ، قَالَ الَّذِي أَرَاهُ الصَّمَدَ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا، إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ

نَبِيُّ الْاَهِلِّ ذَا النِّبْتِ - وہ شخص جو تصویریں دکھا رہا تھا۔ اُس نے کہا کہ جو نبی گزرا ہے اُس کے بعد دوسرا نبی ضرور پیدا ہوا ہے۔ مگر یہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہوگا۔ (الجواب الصحیح ص ۲۷ ج ۲ از ابن تیمیہ)

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ نے ایک روایت درج کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جب مقوقس شاہ مصر اور اسکندریہ کے شاہ نصاریٰ کے پاس گئے تو اس نے ان کو انبیاء علیہم السلام کی تصویریں دکھائیں اور ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کی صورت بھی دکھائی۔ جس کو دیکھ کر فوراً انہوں نے پہچان لیا۔ (الجواب الصحیح ص ۲۷ ج ۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقوقس کے پاس گیا۔ تو اُس نے مجھے کہا۔ اِنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ مِّنْ سُلَّةٍ

وَلَوْ اَصَابَ الْقَبْطَ وَالسُّدُومَ اِتَّبَعُوهُ بِسُكِّ مُحَمَّدٍ مَّصْطَفَىٰ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ اَوْ خَدَاكَ يَبْحَثُ هَوْنَةَ رَسُوْلٍ هِيَ - اگر قبطلی اور رومی حضرات کو بھی آپ کی خبر پہنچے تو وہ بھی ان کی اتباع کریں۔ (کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱ ج ۱)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بت سنگوں ہوں گے

فرماتے ہیں کہ سطح غسانی ایک ایسا کاہن ہوا ہے کہ جس کا اپنی تمام اولاد میں مثیل پیدا نہیں ہوا۔ اس کے بدن میں سوائے سر کی کھوپڑی اور ہاتھ کی ہتھیلی کے کوئی ہڈی اور پٹھے نہ تھے۔ اور اُس کی زبان کے سوا کوئی عضو بدن متحرک نہ تھا۔ اس کے لیے کھجور کے پتوں اور شانوں کا ایک تخت بنا ہوا تھا۔ جس میں پائنتی سے لے کر بالیں تک چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے۔ جیسے کپڑے میں ہوتے ہیں۔ اُسے اس تخت پر بٹھا کر جہاں چاہتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ اسے مکہ معظمہ لائے تو قریش میں سے چار آدمی تحالف لے کر اُسے دیکھنے کے لیے آئے۔ انہوں نے تحالف کو اور اپنے حسب نسب کو اس کے پوشیدہ رکھا اور کسی دوسرے حیلے سے اپنی نسبت ظاہر کر دی اس نے کہا تم اس قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمہارا تعلق قریش سے ہے۔ انہوں نے اپنے تحالف اس کے سامنے پیش کیے اور اس سے مستقبل کی باتیں پوچھنے لگے اُس نے بہت سی باتیں بتائیں در آخر گفت کہ درمگہ جانے بیڑا دیدانہ

عبدمناف کہ براہ راست خواند و اصنام را نگوئند و گردانند و خدائے یگانہ را پرستند و دوسے را خلفار
باشند و نشان ہر یک را بہ تفصیل باز گفت و ہمچنین از ملوک کے بعد از ایشان باشد خبر در و تفصیل آں
در کتب مبسوطہ مسطور است۔ آخر کار کہا کہ عبدمناف کی نپشت سے ایسا ایسا جوان پیدا ہوگا۔ جو
از خود پڑھا لکھا ہوگا۔ بتوں کو رنگوں کر کے خدائے واحد کی عبادت و بندگی کرے گا۔ اُس کے خلفار
ہوں گے پھر ان خلفار کی نشانیاں تفصیل سے بتائیں اور اس طرح جو جو بادشاہوں کے بعد ہونے والا
ہے۔ خبر دی جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۴، حجة الله على العالمين ص ۱۶۸-۱۶۹، خصائص الجبرلی ص ۸۷ ج ۱)

رسالتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آقیامت ہوگی

مین کے بادشاہوں میں
سے ایک بادشاہ نے

خوب دیکھا۔ جس سے وہ بہت پریشان ہو گیا۔ اُس نے کاہنوں اور نجومیوں کو جمع کیا۔ اور اُن سے
اپنا خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق دریافت کیا۔ کاہنوں اور نجومیوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم اپنا خواب
بیان کرو۔ تاکہ ہم اس کی تعبیر بیان کریں۔ بادشاہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم خود ہی میرا خواب بیان
کرو تاکہ مجھے اطمینان قلبی ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا ایسا کام کو سطح غسانی اور شق
کاہن ہی کر سکتے ہیں۔ بادشاہ نے سطح سمیت تمام نجومیوں کو بلا بھیجا پہلے سطح آیا اور بادشاہ کا خواب
خود ہی اُس نے بیان کیا۔ کہنے لگا تو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی چیز راکھ کی طرح جلی ہوئی اندھیرے سے باہر
نکلے ہے۔ اور اُسے سب نے کھایا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تیری سلطنت پر جلتے والے غالب ہو جائیں گے۔

بادشاہ: نے پوچھا کب ہوں گے؟

سطح: نے کہا، ساٹھ یا ستر سال بعد

بادشاہ: نے پوچھا کہ کیا اُن کی یہ سلطنت ہمیشہ رہے گی؟

سطح نے جواب دیا کہ سیف بن ذی یزن انہیں بھگا دے گا۔

بادشاہ نے پوچھا کیا ابن ذی یزن کے خاندان میں سلطنت ہمیشہ رہے گی۔

سطح نے جواب دیا کہ نہیں۔

بادشاہ: اس کی سلطنت کون ختم کرے گا۔

سطح، نَبِيٌّ زَكِيٌّ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ مِنْ قَبْلِ الْعَلِيِّ
ایک ایسا بھی اس کی سلطنت کو ختم کرے گا جو زکی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بند و بالا کی طرف سے

اُس کے پاس وحی آتی ہوگی۔

بادشاہ: وہ بادشاہ کن سے ہوگا؟

سطح: رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ غَالِبِ بْنِ فَهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ يَكُونُ الْمَلِكُ فِي
قَوْمِهِ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ۔

وہ غالب بن فہر بن مالک بن نصر کی اولاد میں سے ہوگا۔ اس کی بادشاہت اور حکومت
اس کی قوم میں رہتی دنیا تک رہے گی۔

بادشاہ: کیا دنیا بھی آخر ہوگی؟

سطح: نَعْمَ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ وَالْيَعْدَفِيهِ الْمُحْسِنُونَ
وَلَيُثَقِّبَهُ الْمُسِيئُونَ۔

ہاں ایک دن ایسا آئے گا جس میں اولین و آخرین زمانے کے نیک و بد جمع ہوں گے۔ نیک
اپنی نیکیوں کی جزا اور بد اپنی برائیوں کی سزا پائیں گے۔

جب سطح بادشاہ سے فارغ ہو کر چلا گیا تو شوق کاہن آیا تو بادشاہ نے اُس سے خواب کا
تذکرہ کیا۔ تو شوق کاہن نے بھی وہی کچھ بتایا جو کچھ سطح نے بتایا تھا نیز کہا:

يَأْتِي رَسُولٌ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ يَكُونُ
الْمَلِكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى يَوْمِ الْفَصْلِ۔

ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف
لائے گا۔ اور اُس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت
تک قائم رہے گی۔

کتاب الوفا ص ۷۲ تا ۷۴ شواہد النبوت ص ۱۶
خصائص الکبریٰ ص ۸۸ ج ۱

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ جب
اوس بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بستر مرگ پر تھا۔ تو

آلِ غَالِبِ كَيْ لِي دُعَامِ

اُس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور کہا کہ عالم شباب میں تم نے عردسی نہیں کی۔ مالک کے بغیر تیرا
کوئی بچہ نہیں۔ لیکن تیرے بھائی خزرج کے پانچ بیٹے ہیں۔ کہنے لگا۔ کون مالک پر جاں سپاری کہے

وہ خدا جو پتھر سے آگ پیدا کر سکتا ہے اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ مالک کی نسل کو روز افزوں ترقی دے اس کے بعد مالک کی طرف رخ کر کے اُسے بہت سی منظوم وصیتیں کہیں جن کے آخری

دو بیت یہ ہیں :

إِذَا بَعَثَ الْمُبْعُوثُ مِنْ آلِ غَالِبٍ
بِمَكَّةَ فِيمَا بَيْنَ زَمْرٍ وَالْحَجَبِ
هُنَالِكَ فَالْبُغْوَانُ صُرْتُ بِهِ بِلَادِكُمْ
بَنِي عَامِرَانَ السَّعَادَةَ فِي النَّصْرِ

(شواہد النبوة فارسی ص ۱۲)

جب مکہ مکرمہ میں جس میں چاہ زمزم اور حجرِ اسود ہیں۔ آلِ غالب (آلِ حضرت) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں تو اس وقت اس کی مدد و نصرت کے لیے مکر بستہ ہو جانے کیونکہ تمام سعادت اس کی مدد و نصرت میں ہے۔

شاہ ہرقل کے پاس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر | حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں مجھے ایک شخص کے ہمراہ شاہِ روم ہرقل کے پاس اس عرض سے بھیجا کہ ہم اسے سلام پیش کریں۔ جب ہم غوطہ میں پہنچے تو جبکہ عسائی جو ہرقل کے امرا میں سے تھا وہاں موجود تھا ہم نے اسے دیکھنا چاہا۔ ہرقل نے ہمارے پاس ایک پیغام رساں بھیجا۔ اور کہا کہ جو گفتگو چاہو اس سے کر لو۔ ہم نے کہا بخدا ہم گفتگو نہیں کرتے۔ مگر وہ ہمیں جبکہ کے روبرو لے آئے۔ وہ بولا جو کہنا چاہتے ہو کہو۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس سے باتیں کیں اور اُسے سلام پیش کیا۔ میں نے دیکھا وہ سیاہ لباس زیب تن کیے ہوئے تھا۔ میں نے پوچھا۔ سیاہ لباس کیوں پہنے ہوئے ہو؟ اس نے کہا۔ اس لیے کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے جب تک تمہیں ملک شام سے نہ نکال دوں اسے جسم سے نہ اتاروں گا۔ میں نے کہا بخدا جس سرزمین پر ہم بیٹھے ہیں اس پر تو ہم قبضہ کر لیں گے۔ بلکہ تمہارے ملک کا بہت سا حصہ بھی انشا اللہ تعالیٰ فتح کر لیں گے۔ کیونکہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اُس کی فتح کی خوشخبری دے دی ہے۔ اُس نے کہا کہ تم وہ قوم نہیں ہو جو اس ملک پر قبضہ کر لے۔ بلکہ وہ ایسی قوم ہے۔ صبح کو روزے رکھتے ہیں اور شام کو افطار کرتے ہیں اس کے بعد اس نے ہمارے دروازے پر چھاپا۔ ہم نے اسے بتایا تو اُس کا رنگ سیاہ ہو گیا پھر

کہا اٹھو ہم اٹھے تو ہمارے ساتھ ایک سفیر روانہ کیا جو ہمیں ہرقل کے پاس لے جاتے۔ جب ہم اس
 کے شہر کے نزدیک پہنچے تو اس سفیر نے ہم سے کہا کہ تمہاری سواریوں جیسی سواریاں لوگ اس شہر میں
 نہیں لاتے۔ اگر چاہو تو تمہیں دوسری سواریوں پر سوار کر دیں۔ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم انہی سواریوں
 پر شہر میں داخل ہوں گے۔ ان کی یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو ہمیں انہی سواریوں پر تلواریں حمل کیے
 ہوئے شہر میں لے آئے۔ جب وہاں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریاں درپچے کے نیچے بٹھرا دیں۔ بادشاہ
 ہمیں دیکھ رہا تھا۔ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کیا تو خدا جانتا ہے۔ درپچے ہوا سے ہلنے
 والے کھجور کے درخت کی طرح ہلنے لگا۔ بادشاہ نے ایک گماشتے کے ہاتھوں پیغام بھیجا کہ تمہیں
 ہمارے سامنے اپنے دین کا اظہار نہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اندر آنے کی اجازت دی۔ ہم اندر
 گئے تو وہ سرخ کپڑوں میں ملبوس فرش پر بیٹھا تھا۔ وہاں کا ہر درپچہ سرخ رنگ کا تھا۔ اور اس
 کے پاس امرار و اعیان سلطنت کی ایک جماعت بھی تھی۔ جب ہم اُس کے نزدیک پہنچے تو وہ ہنس
 دیتے اور کہنے لگے کہ تمہارا کیا جاتا ہے۔ اگر تم ہمیں رواج کے مطابق دُعا و سلام کہتے۔ ہم نے کہا
 جو سلام و دُعا ہم ایک دوسرے پر بھیجتے ہیں تم پر بھیجا جائز نہیں سمجھتے۔ جس قسم کی دُعا تم ایک
 دوسرے کو دیتے ہو۔ ہم اسے بھی روا نہیں سمجھتے۔ بادشاہ کہنے لگا۔ تمہاری دُعا و سلام کس
 طرح کی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا۔ السلام علیکم! کہنے لگا۔ اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام دُعا کہتے
 ہو؟ ہم نے کہا اسی طرح۔ کہنے لگا۔ وہ تمہیں جو اب کس طرح دیتا ہے؟ ہم نے اسی کلمہ سے پھر
 کہا۔ تمہارا سب سے بڑا کلام کون سا ہے؟ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو درپچے جنبش میں آ گیا۔
 جب اس نے اپنا سر اٹھایا تو وہ بھی ہلنے لگا۔ اس نے پوچھا۔ جب تم اس کلمہ کو اپنے گھڑوں میں
 پڑھتے ہو۔ تو کیا تمہارے گھڑوں کے درپچے بھی اسی طرح جنبش کرتے ہیں؟ ہم نے کہا۔ جنداً ہم نے
 تو اس جگہ کے سوا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ کہ تم جس جگہ اس کلمہ
 کو پڑھتے ہو وہی جنبش میں آجاتی۔ اور میرے ملک کا کچھ حصہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔ ہم نے کہا۔
 کیوں؟ کہنے لگا اگر ایسا ہوتا تو یہ نبوت کا تقاضا نہ ہوتا۔ بلکہ محض کسی شخص کا حیلہ و مکر و فریب
 ہوتا اس کے بعد اس نے مختلف سوالات کیے اور ہم جواب دیتے رہے۔ بعد میں اُس نے ہم سے نماز روزہ
 کے متعلق بھی پوچھا۔ تو ہم نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اٹھو۔ تمہارے لیے ایک اچھا سا مکان تعمیر

کروایا گیا ہے۔ جہاں مجلہ اسباب مہمانی مہیا ہیں۔ چونکہ ہم وہاں تین دن تک قیام پذیر رہے۔ اس لیے وہ ہمیں ہر رات طلب کرنا اور جن چیزوں کے متعلق ہم سے پوچھ چکا تھا دوبارہ پوچھا اور ہم بھی اعادہ جواب کرتے جاتے۔ پھر اس نے کوئی چیز طلب کی تو ایک چار گوشہ صندوق لایا گیا۔ جو زر و جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت سے خانے تھے۔ ہر خانے کا ایک دروازہ تھا اور ہر دروازے پر ایک ایک تالا تھا۔ اُس نے ایک تالا کھولا۔ اور ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا باہر نکالا اُس کو کھولا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ سُرخ آنکھیں کشادہ اور گردن دراز تھی۔ اور ایسی دراز کہ ایسی گردن پہلے نہیں دیکھی تھی۔ لیکن بے ریش تھا اور اُس کے گیسو ایسے عمدہ تھے۔ گویا دستِ قدرت نے خود بنایا ہے۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد دوسرا دروازہ کھولا اور سیاہ پارچہ کا ٹکڑا نکالا تو اُس پر ایک سفید رنگ سُرخ چشم اور ایک بڑے سرواے آدمی کی تصویر تھی۔ یہ شخص اپنے محاذ اور محاسن میں کیا نظر آتا تھا۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا یہ نوح علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ اور دوسرا قطعہ حریر سیاہ نکالا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ نہایت سفید، نہایت عمدہ جسم پیشانی روشن، کشیدہ رخسار، سفید اڑھی گویا وہ زندہ تھا۔ اور سنس رہا تھا۔ کہنے لگا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا نکالا۔ تو اس پر ایک سفید رنگ کی تصویر تھی۔ جب ہم نے دیکھا کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی۔ ہم پر گریہ طاری ہو گیا اور ہم تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے تو اُس نے کہا تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم سچ بتاؤ کہ یہ تمہارے پیغمبر ہیں؟ ہم نے کہا ہاں، یہ ہمارے پیغمبر ہیں جنہیں ہم اب بھی دیکھتے ہیں۔ وہ کچھ دیر ہماری طرف بھی دیکھتا رہا۔ پھر کہا۔ اس صندوق کا آخری خانہ بھی ہے۔ لیکن میں نے تمہیں دکھانے میں عجلت کی ہے۔ کہ تم کیا کہتے ہو۔ بعد ازاں ایک اور دروازہ کھولا جس میں پہلے کی طرح پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کی تصویر تھی۔ آخر میں ایک ایسے جوان شخص کی تصویر تھی جس کے محاسن نیک تھے جسم پر بہت سے سیاہ بال تھے، خوبصورت چہرہ تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا۔ نہیں۔ کہا یہ جیسے بن مریم علیہا السلام ہیں۔ پھر ہم نے پوچھا۔ یہ تصویریں کہاں سے آئی ہیں؟ جو

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حلیوں کے موافق ہیں۔ اور ہمارے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بالکل اُن کے حلیہ کے موافق تھی۔ اُس نے کہا آدم علیہ السلام نے خدا سے درخواست کی تھی کہ ان کی اولاد سے جتنے نبی ہوں گے ان کی شکلیں انہیں دکھائے تو خدا نے ان کی تصویریں ان کے پاس بھیج دیں اور خزانہ آدم علیہ السلام میں مغربِ شمس کے نزدیک تھیں۔ ذوالقرنین علیہ السلام ان تصویریں کو مغربِ شمس سے لے آئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔ پھر کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تمہارا ادنیٰ اعظام بن کر رہوں۔ جب مروں تو نیک سلوک کیا جائے اور مجھے واپس لوٹا دیا جائے۔ واپسی پر جب ہم امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے تمام گفتگو کا اعادہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سُن کر رو پڑے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے اس کے لیے کسی چیز کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو جو وہ چاہتا ہے کر دے گا۔ پھر فرمایا ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ تورات و انجیل میں یہود اور نصاریٰ آپ کی مدح و نعت پڑھتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۲۱)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی کا بیان
 میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا کہ آپ نضد بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو حلوان بھیج دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بھیج دیا۔ جب حضرت نضد بن معاویہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حلوان کے مضافات پر حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مال غنیمت ہاتھ لگا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں اقامت اختیار کی۔ جب نماز کے لیے اذان کے دوران میں اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے آواز آئی۔ اے نضد! تو نے بڑے کی بڑائی بیان کی۔ جب انہوں نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو آواز آئی اے نضد! تو نے زبان سے کلمہ اخلاص نکالا ہے۔ جب اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا تو آواز آئی هُوَ الَّذِي بَشَّرَنِي بِاَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَكَلَّمَ رَاسِ اُمَّتِهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جب حَتَّى عَلَي الصَّلٰوٰةِ کہا تو آواز

آئی طوبیٰ لمن مَشَىٰ إِلَيْهَا وَأَطَبَّ إِلَيْهَا - جب حتیٰ عَلَى الْفَلَاحِ کہا تو آواز
آئی قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَجَابَ جب اللهُ أَكْبَرُ کہا تو آواز آئی اے نضر! تو نے کلمہ

اخلاص ادا کیا ہے۔ جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے
تو کون ہے۔ جب تو نے اپنی آواز ہمیں سنوادی ہے تو اپنی شکل بھی دکھا دے۔ کیونکہ ہم بھی
بندگانِ خدا اور اس کے رسول کی اُمت ہیں۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جماعت

ہیں۔ اس کے بعد پہاڑ میں اچانک شکاف آیا۔ اور اس میں سے ایک بہت بڑا سر نکلا۔ جس پر سفید
بال اور پرانے پشمینے کا کپڑا تھا۔ وہ بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

کے بعد پوچھا۔ تو کون ہے؟ کہنے لگا۔ میں زریب بن برثلی۔ بندہ نیکو کار حضرت عیسیٰ بن مریم صلوٰۃ

اللہ علیہما کا وصی ہوں۔ انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر بٹھا رکھا ہے۔ اور اس وقت تک میری زندگی

کے لیے دُعا کی ہے جب وہ آسمان سے اتریں۔ خنزیر کو قتل کریں اور صلیب کو توڑ کر عیسائیوں

کے بہتان و افتراء سے بریت کا اظہار کریں پھر اس نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔ میرا سلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجیے۔ اور ان سے

کہیے کہ لے عمر فاروق! سدا وقارب فقدنا الا مہر اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں کہیں اور

غائب ہو گیا۔ حضرت نضر رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت

سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر نے حضرت سعد کو جوابی خط لکھا کہ

مہاجرین و انصار کی جماعت کے ساتھ اس پہاڑ پر جاتیے۔ اگر اسے وہاں پاؤ تو اس سے میرا

سلام کہنا۔ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

وصیوں میں سے کوئی ایک اس پہاڑ میں اقامت کریں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چار ہزار مہاجر و انصار کی معیت میں چالیس روز تک اس پہاڑ پر رہے۔ ہر نماز کے وقت اذان

کہتے مگر کوئی جواب نہ آتا۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۱۱۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۶۱)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور گرجا کا پادری | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسکندریہ

شہر میں گیا اور وہاں کے پادریوں سے میں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات

کے بارے سوالات کیے۔ ایو یوحینس گرجا کا مہبت بڑا پادری تھا۔ لوگ اس کے پاس تہائف لے کر آتے اور وہ ان کے لیے دعائیں کرتا۔ میں نے اس کو پانچ نمازیں بڑے ذوق و شوق اور استہام سے پڑھتے بھی دیکھا۔ اس سے میں نے سوال کیا۔ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَمَا كَانُوا؟ کیا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا آنا باقی ہے؟ تو اس نے جواب دیا۔ کہ ہاں۔ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ أَحَدٌ اس آخری نبی اور عیسے علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ وَهُوَ نَبِيٌّ قَدْ آمَرَنَا عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاتِّبَاعِهِ اور وہ اس شان کے نبی ہیں کہ ہم کو سیدنا عیسے علیہ السلام نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔ وَ هُوَ النَّبِيُّ الْأَمِّيُّ الْعَرَبِيُّ اسْمُهُ أَحْمَدُ اور اس نبی اُمی عربی کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے۔ اُن کی آنکھیں مبارک سُرخ۔ لمبے لمبے بال مبارک وغیرہ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ لَيَفْدُونَهُ بِأَنْفُسِهِمْ يَهَاجِرُوا إِلَى أَرْضِ ذَاتِ سَبَاخٍ وَنَحْلٍ يَدِينُ بَدِينِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور آپ کے ساتھ وہ ساتھی ہوں گے۔ جو آپ پر جانثاری کریں گے۔ اور آپ اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے زیادہ محبت رکھتے ہوں گے۔ اور ایک کھجوروں والی اور پتھروں والی زمین کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے دین مبارک رکھیں گے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پادری سے کہا کہ ان کی اوصاف بھی بیان کرو۔ تو اس نے کہا يَخْصُ بِحَالٍ يَخْصُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَهُ ان کو اللہ تعالیٰ ایسی خصوصیت سے نوازے گا جو پہلے نبیوں میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ كَانَتِي يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ وَبُعِثَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتْ لَهُ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيْنَمَا أَذْرَكَهُ الصَّلَاةُ تَيَمَّمُ وَيُصَلِّي وَمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مُشَدَّدٌ عَلَيْهِ لَا يُصَلُّونَ إِلَّا فِي الْكِنَاسِ وَالْبَيْعِ۔ وہ اپنی قوم کی طرف اور سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے۔ اور ان کے لیے تمام زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا جائے گا۔ تاکہ جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے تو تیمم کریں اور نماز پڑھ لیں۔ اور جو لوگ آپ سے پہلے تھے ان پر سختی تھی وہ گرجوں اور عبادت خانوں کے علاوہ دوسری جگہ نماز

نہیں پڑھ سکتے تھے۔ (کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱۱، شواہد الغبوة ص ۱۱)

شاہ جہش اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

علامہ عبدالرحمن عیالرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب سیف بن ذی یزن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے بعد عشرہ پر غالب آیا اور وہاں اس کی سلطنت قائم ہو گئی تو عبدالمطلب وہب بن عبدمناف اور قریش کے تمام سرکردہ افراد اُسے مبارک بادینے کے لیے یمن میں منعار گئے۔ اور اجازت لے کر اندر گئے تو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کے نزدیک

بیٹھ گئے۔ اور بات چیت کے نیچے اجازت چاہی۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نہایت ضحیح اور بلیغ انداز میں دُعا و ثنا اور مبارک باد دی۔ بادشاہ کو یہ انداز بہت اچھا لگا تو پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں ہاشم کا بیٹا ہوں۔ بادشاہ نے ان کو اپنے پاس

بلایا اور تمام شرفائے قریش کی تعظیم و عزت کی۔ اور انہیں دارالضیافت میں لے گیا۔ اور ان کی شایان شان دو کمرے مختص کر دیئے وہاں ایک ماہ تک رہے۔ انہوں نے اس کو دیکھا نہ واپس جانے کی رخصت چاہی۔ ایک ماہ بعد اسے ان کا حال پوچھنے کی سوجھی۔ ایک آدمی کو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تاکہ انہیں بلالائے۔ وہ گئے تو اُس نے انہیں خلوت میں اپنے سامنے

بٹھایا اور کہا اے عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تجھے اپنے علم کے مطابق کچھ بتاتا ہوں۔ اگر تیری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اس سے نہ کہتا لیکن چونکہ تم اس چیز کے معدن ہو اس لیے میں صرف تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ اسے پوشیدہ ہی رکھو۔ جب اس کے ظاہر کرنے

کا وقت آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شخص پر ظاہر کر دے گا۔ پھر کہا۔ ہم نے کتاب مکنون اور علم مخزون میں ایک بہت بڑی خبر پائی ہے۔ جس میں تمہاری اور تمام مخلوق کی خیریت و عافیت

ہے اور وہ خبر یہ ہے کہ ایک لڑکا تمہارے یعنی مکہ مکرمہ میں یا تو پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے۔ جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور اس کے والدین انتقال کر جائیں گے۔ اور چچا اور

دادا اس کی کفالت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے رسول بنا کر بھیجے گا۔ اور یہیں اس کا مددگار اور معاون بنائے گا۔ وہ اپنے دوستوں کو عزیز رکھے گا۔ دشمنوں کو نزدیک نہ آنے دے گا۔

اس کے بعد وہ اپنے دوستوں کی ہر طرح معادنت کرے گا۔ اور جسے بھی چاہے گا۔ اچھی چیزیں

کا مالک بنا دے گا۔ اس کے سبب آتش کفر بجھ جائے گی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ اختیار کرے گا۔ شیاطین مرحوم و مقبور ہو جائیں گے۔ اور بتوں کی پرستش بند ہو جائے گی اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ آپ کا فرمانِ قرآنِ فیصل ہو گا۔ اور خود اس پر عمل پیرا ہو گا۔ اور نبی عن ابن مسعود سے کہے گا۔ اور خود اس سے گریز کرے گا۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سنیں تو دُعا و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے بادشاہ! اس راز کو ذرا وضاحت سے بیان کرو۔ ابن ذی یزن نے اس عظیم ہستی کی قسم کھائی اور کہا اے عبدالمطلب! آپ اس کے بلاشبہ دادا ہیں۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سنا تو فوراً مسجدہ ریز ہوئے۔ ابن ذی یزن نے کہا اے جانِ برادر! آپ کا دل مطمئن ہو۔ اور آپ کا کام ترقی پذیر ہو۔ کیا تجھے کچھ پتہ چلا ہے کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا۔ وہ میرا ایک لائق و فائق بیٹا تھا جس کا میں نے اپنے خاندان کی لڑکی سے نکاح کیا ان سے ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ اس کے والدین انتقال فرما گئے ہیں۔ میں اور اس کا چچا اس کی تربیت کرتے ہیں۔ ابن ذی یزن بولا۔ جو بھی میں نے تمہیں کہا ہے۔ اس لیے کہا ہے کہ تم اس کے حالات یہودیوں سے پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ان پر غالب نہ ہونے دے گا۔ اور دیکھئے یہ باتیں اپنے ساتھیوں کو نہ بتائیے کیونکہ ان کے مکرو فریب سے بھی میں ڈرتا ہوں۔ مبادا حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے تمہیں ان پر سیادت و سرکاری حاصل ہو جائے۔ تو وہ یا ان کے بچے حضور کو ہلاک کر دیں۔ پھر کہا اگر مجھے پتہ چل جائے کہ ان کی ولادت سے پہلے مجھے موت نہ آئے گی تو میں ہر طرح سے سوار یا پیادہ شرب جاتا اور اسے اپنا دار الحکومت بناتا اور آپ کی معادنت و نصرت پر کمر بستہ ہو جاتا۔ کیونکہ میں نے سابقہ علوم کی کتبِ ناطقہ میں پڑھا ہے۔ کہ آپ کا دار الملک مدینہ منورہ ہو گا۔ اور اسی جگہ آپ کا سلسلہ کار مستحکم ہو گا۔ اور اسی شہر سے آپ کے اعموان و انصار اٹھیں گے اور آپ کا مدفن بھی وہی ہو گا۔ ورنہ ان پر صائب کے طوفان سے ڈرتا اور آپ کے حال سے دوسروں کو آگاہ کرتا۔ اور عرب کو آپ کا مطیع و منقاد بناتا۔ لیکن ایک حقیقت تم پر واضح کر دوں تم سے کوئی تعصیر نہ ہوگی یعنی تم اپنے فرائض سے اچھی طرح عبور آ رہو سکو گے۔

اس کے بعد قریش کے ہر فرد کو دس دس غلام دس کنیزیں۔ دو دو چادریں۔ سو سو اونٹ

اور پانچ پانچ رطل سونا دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرے ہوئے برتن دیئے۔ اور عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ان تمام کے برابر چیزیں دیں۔ اور کہا آئندہ سال بھی آئے گا لیکن وہ اسی سال مر گیا۔ اس کے بعد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ قریش سے کہا کرتے تھے کہ مجھ سے نہ بڑھا کرو کیونکہ بادشاہ کی عطا اس نسبت بزرگی و شرف سے کمتر ہے جو مجھے میرے فرزندوں سے ہے۔ جب ابو طالب سے ان فرزندوں کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ ان کے نام ظاہر نہ کرتے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۲)

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیہ بن افضل مجھ سے عتبہ بن ربیعہ کے اخلاق و احوال کے متعلق

امیہ بن افضل کا واقعہ

پوچھا کرتا تھا۔ میں اسے جواب دیا کرتا تھا۔ وہ میرے جواب کو بہت پسند کیا کرتا تھا۔ جب اس نے اُس کی عمر پوچھی تو میں نے کہا وہ عمر رسیدہ ہے۔ اس نے کہا خاموش ہو جاؤ میں تمہیں اس کا بھید بتاتا ہوں۔ ہم نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ ہماری سرزمین سے ایک پیغمبر مبعوث ہو گا۔ اور مجھے یقین تھا کہ وہ میں ہوں گا۔ جوہنی میں نے اہل علم حضرات سے اس بارے عتبہ بن ربیعہ کے سوا کسی کو اس لائق نہ پایا۔ جب تو نے یہ کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے۔ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ جو شخص چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر گیا ہے اور ابھی مبعوث نہیں ہوا۔ وہ پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ جب یہ بات زور خاص و عام ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ میں تجارت کی غرض سے ملک یمن میں جایا کرتا تھا میں امیہ بن ابی افضل کے پاس جا کر ازراہ مذاق کہنے لگا کہ جس پیغمبر کا تجھے انتظار تھا مبعوث ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ برحق ہے اور سچ کہتا ہے کہ اس کی متابعت کرو میں نے کہا تم اس کی متابعت کیوں نہیں کرتے۔ کہنے لگا۔ مجھے اپنے قبیلہ سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ میں ان سے ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا۔ کہ وہ پیغمبر ہیں ہوں گا۔ لیکن اب نظریہ آتا ہے۔ کہ میں نبی عبدمناف کے ایک رطل کے کی متابعت کرے گا۔ اور اے ابوسفیان رضی اللہ عنہ! مجھے یہ نظر آتا ہے کہ اگر تو اس کی مخالفت کرے گا۔ تو تیری گردن میں بھری کی طرح رسی ڈال کر اُس کے سامنے لے آئیں گے۔ اور وہ تمہارے خلاف جیسا چاہے گا حکم دے گا۔

کہتے ہیں کہ امیہ بن ابی افضل حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کا قصیدہ پڑھا۔ ابتداء میں زمین و آسمان کے اوصاف بیان کیے۔ پھر تمام انبیاء علیہم السلام کے

حالات بیان کیے۔ قصیدہ کے اختتام پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت سرائی کی۔ جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سورۃ طہ پڑھ کر سنانی وہ بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے بھائی بندوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے مجھ پر ایمان لے آؤ۔ اور صراطِ مستقیم اختیار کرو۔ وہ کہنے لگا جناب میں جلدی واپس آتا ہوں۔ پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جتنی جلدی ہو سکتا تھا شام پہنچا۔ ایک گرجے میں جہاں بہت سے راہب مشغول عبادت تھے۔ ان سے صورتِ حال بیان کی۔ ان میں سے ایک نے کہا جس کے متعلق تم نے یہ گفتگو کی ہے اسے دیکھ کر پہچان سکتے ہو؟ اس نے کہا۔ ہاں وہ راہب یا پادری اسے اپنے گھر لے گیا جس کی دیواروں پر انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں بھی ہوتی تھیں۔ اس نے اُمیہ کو اندر لے جا کر ایک تصویر دکھائی۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی تو اُمیہ نے کہا وہ یہ ہیں۔ راہب نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے جلدی سے واپس چلے جاؤ۔ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ کیونکہ وہی رسول خدا ہیں۔ اور خاتم النبیین ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ضلع)

غیر مقلدین کے مولوی سلیمان منصور
حضرت جبار و بن عبد اللہ بارگاہ رسالت میں
 سے روایت درج کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ملکِ مین کے سب سے بڑے عیسائی عالم (حضرت جبار و بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے۔ آئے اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ تو انہوں نے کہا:
 اَسْخَدَاكِي مَسْمُومًا هِيَ جَسَدِي
 مَبْعُوثًا كَيْفَ كَرَّمْتَنِي
 فِي الْبَتُولِ
 (رحمۃ للعالمین ص ۴ ج ۲)
 اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضور کو حق کے ساتھ
 مبعوث کیا ہے۔ کہ میں نے آپ کا و صفا انجیل
 میں دیکھا ہے۔ اور بتولِ مریم کے فرزند (عیسے)
 نے آپ کی بشارت دی ہے۔

سید جبار و بن عبد اللہ کا مفصل واقعہ مواہب اللدنیہ اور مدارج النبوت میں ہے۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے

پاس جب پہلی وحی جبریل امین لے کر حاضر ہوئے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ
خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ زَمَلُونِي زَمَلُونِي مجھے کھیل
پہناؤ پھر اپنے غارِ حرا والا تمام واقعہ سنایا۔ تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے
بچپازاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔ حضرت ورقہ اس وقت حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے دین پر تھے یعنی عیسائی تھے۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ عبرانی میں لکھا کرتے
تھے۔ آپ نے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے عبرانی میں کیا تھا۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بہت
بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت اُم المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے ان سے کہا: يَا بْنَ عَمْرِو اسْمَعْ مِنْ ابْنِ آخِيكَ۔ اے میرے چچا زاد بھائی
اپنے بھتیجے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سُن۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے
کہا يَا بْنَ آخِي مَاذَا تَسْرِي اے میرے بھتیجے آپ نے کیا دیکھا ہے۔ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والسليم نے تمام واقعہ سنایا تو ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي
نَسَّلَ اللهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ یہ وہی ناموس ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل
فرمایا تھا۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ کاش میں اس وقت جو ان ہوتا کاش
میں اس وقت زندہ ہوتا۔ آپ کو آپ کی قوم مکہ مکرمہ سے نکال دے گی۔ تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ

لے جلا رحمن پہلی نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ یعنی اللہ عنہا جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانوں میں طاہرہ نام سے بھی مشہور تھیں۔

(روضہ لائف ص ۱۲۳)

لے ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے چچا زاد بھائی تھے۔ نسب نامہ اس طرح ہے۔

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ حضرت قصی پر سب کا نسب نامہ ملتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے۔ کیونکہ جو کچھ آپ (نبوت) لے کر آئے ہیں۔ وہ جو کوئی بھی لے کر آیا اس سے عداوت کی گئی۔ **وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمَئِذٍ الْفُتُكُ نَصْرًا مِّنْ ذُرِّيَّتِي** اور اگر آپ کے اس زمانہ مبارک کرنے مجھے زندہ پایا۔ تو میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کی مدد کروں گا۔ (صحیح بخاری شریف) ناظرین کرام:- حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے جو بارگاہ مصطفوی میں جو یہ عرض کیا: **هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَسَّالَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى**۔ یہ وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اور آپ کو لوگ مکہ سے نکال دیں گے۔ وغیرہ الفاظ سے واضح ہے کہ آپ نے کتب سابقہ خصوصاً انجیل میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پڑھا تھا۔ اس لیے فوراً جواب عرض کیا تھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدد کرنے کی خواہش کا اظہار کرنا ان کے مسلمان ہونے کی بین دلیل ہے۔ غیر مقلدین و پابی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیاح کوٹی نے لکھا ہے۔ کہ ورقہ کے موحد ہونے میں تو شک نہیں۔ جاہلیت میں بھی وہ موحد تھے۔ پھر نصرانی ہو کر بھی موحد ہی رہے نصرانیت کی حالت میں توریت اور انجیل کی بشارت کے مطابق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اللہ مان لیا۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۳ ج ۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا | سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا کہ میں ملک فارس میں قریہ حبیبی کا رہنے والا تھا۔ میرا باپ اپنے شہر کا چودھری تھا اور ب سے زیادہ مجھ کو محبوب رکھا کرتا تھا۔ جس طرح کنواری لڑکیوں کی جاتی ہے اسی طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا۔ اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔ ہم مذہباً مجوسی تھے۔ میرے باپ نے

لے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ زبایا ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کا زمانہ تو نہیں پایا لیکن حضرت عیسیٰ کے کسی حواری اور وصی کا زمانہ پایا ہے۔ عاقلانہ ہی فرماتے ہیں کہ جب قدر احوال بھی ان کی عمر کے بارے میں پتے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ آپ کی عمر دعائی سو سال سے متجاوز ہے۔ (فقیر)

مجھ کو آتشکدہ کا محافظ اور نگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی وقت بھی آگ نہ بجھنے نہ پائے۔ ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا۔ اس لیے مجبوری مجھ کو کسی زمین اور کھیت کی خبر گیری کے لیے بھیجا۔ اور یہ تاکید کی کہ ویر نہ کرنا۔ میں گھر سے نکلا راستہ میں ایک گرجا پڑتا تھا۔ اندر سے کچھ آواز سنائی دی۔ میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا۔ دیکھا تو ایک نصاریٰ کی جماعت ہے کہ جو نماز میں مشغول ہے۔ مجھ کو ان کی یہ عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان لوگوں نے کہا ملک شام میں اسی میں آفتاب غروب ہو گیا۔ باپ نے انتظار رک کے تلاش میں قاصد دوڑائے جب گھر واپس آیا تو باپ نے دریافت کیا کہ کہاں تھا؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا۔ باپ نے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کوئی خیر نہیں۔ تیرے ہی باپ دادا کا دین (یعنی آتش پرستی) بہتر ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم نصرانیوں ہی کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ باپ نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: لَنْ اَتَّخِذَ بِالِهٰتِ غَيْبِي لَاجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ (۱۹/ع)

(جیسا کہ عام اہل باطل کا طریق ہے) میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ سے کہا بھیجا۔ کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا۔ چنانچہ انہوں نے مجھ کو ایک موقع پر اطلاع دی۔ کہ نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جانے والا ہے۔ میں نے موقع پا کر بیڑیاں اپنے پاؤں سے نکال دیں۔ اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ ہو لیا۔

ملک شام پہنچ کر دریافت کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا۔ اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کو دین سکھانا چاہتا ہوں۔ مجھ کو آپ کا دین مرغوب اور پسند ہے۔ آپ اجازت دیں تو آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور دین سکھوں۔ آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں۔ تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ وہاں رہنے پر چند دنوں کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ وہ اچھا آدمی نہ تھا۔ بڑا حرص لالچی اور طالح تھا۔ دوسروں کو صدقات اور خیرات کا حکم دیتا تھا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تھے تو خود جمع کر کے رکھ لیتا۔ فقرا اور مساکین کو نہ دیتا تھا۔ اسی طرح اس نے اشرافیوں کے سات

ٹکے جمع کر لیے تھے۔ جب وہ مر گیا۔ اور لوگ حُسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تجویز و تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا اور اُس کے اشرافیوں کے جمع کیے ہوئے سات ٹکے بھی دکھائے۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ خُدا کی قسم ہم ایسے شخص کو ہرگز دفن نہیں کریں گے۔ آخر کار اس پادری کو سُولی پر لٹکا کر سُنکسا کر دیا۔ اور اس کی جگہ اور عالم کو بھلایا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نئے مسند نشین عالم سے برٹھ کر عالم، عابد اور زاہد دُنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے حد سے زیادہ عقیدت ہو گئی۔ میں اس کی خدمت کرتا رہا۔ جب وہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ آپ کے بعد کس کی خدمت میں جا کر رہوں۔ تو اس نے کہا کہ موصل میں ایک عالم ہے۔ اُس کے پاس چلا جانا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس گیا اور اس کے بعد اس کی وصیت کے مطابق نصیبین میں ایک عالم کے پاس رہا۔ اور اس کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق شہر عموریہ میں ایک عالم کے پاس رہا۔ جب وہ بھی دُنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں نے کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں۔ اب آپ بتلائیں کہ میں کس کے پاس جاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں کہ جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اُس کا تم کو پتہ بتاؤں۔

ابنہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ وہ نبی دین ابراہیمی پر ہوگا۔ عرب شریف کی سر زمین پر اسی کا ظہور ہوگا۔ ایک نخلستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا۔ اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا۔ ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدقہ کا مال نہ کھائیں گے۔ ہدیہ قبول کریں گے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی جب تم اُن دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُسی دوران میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں۔ اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا لگ گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لےجیو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلہ والوں نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وادیِ قرئی میں پہنچے تو میرے ساتھ ان قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کر مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کھجور کے درخت دیکھ کر خیال ہوا کہ شاید یہی وہ سرزمین ہو۔ لیکن ابھی پورا اطمینان نہیں ہوا

تھا کہ بنی قریظہ میں ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا۔
جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر
ہے جو مجھ کو بتلایا گیا تھا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں
اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ فروخت ہوا ہوں (لوگوں نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو بارہا بے رغبتی کے ساتھ دراہم معدودہ میں خریدا۔ لیکن اس کی اصلی قیمت کو کسی نے نہ پہچانا
میں مدینہ منورہ میں اس یہودی کے پاس رہا۔ اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا۔
کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو مکہ مکرمہ میں معوث فرمایا۔ مگر مجھ کو غلامی اور
خدمت کی وجہ سے مطلقاً علم نہ ہوا۔ جب بنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ شریف
تشریف لائے اور قبا میں قیام فرمایا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا کام کرتا
تھا۔ اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک یہودی جو کہ میرے آقا کا
چچا زاد بھائی تھا نے کہا خدا بنی قیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے کہ وہ قبا میں ایک شخص کے ارد گرد جمع
ہیں۔ جو مکہ سے آیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی اور پیغمبر ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

فَوَاللَّهِ اِنْ هُوَ اِلَّا اخَذَتْنِي الْعُرُ وَاَعُو
حَتَّى اُظَنَّتْ اِلَيَّ سَاسِقُطٌ عَلٰ
صَاحِبِيْ -
خدا کی قسم یہ سننا ہی تھا کہ مجھ پر لرزا طاری ہو گیا۔
اور مجھ کو یہ غالب گمان ہو گیا کہ میں ابھی اپنے
آقا پر گر پڑوں گا۔

ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو متعجب ہوئے
میں درخت سے اتر اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے۔ وہ خبر مجھے
بھی سناؤ۔ اس پر میرے آقا کو غصہ آ گیا اور مجھے زور سے ایک مٹا پنچہ مارا اور کہنا تجھ کو اس سے
کیا مطلب تم اپنا کام کرو۔

جب شام کو میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہِ مصطفوی
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت قبا میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے

کہ آپ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ کو صدقہ پیش کرتا ہوں۔ تو آپ نے اپنی ذاتِ مقدسہ مطہرہ کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ نیز فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے اور صحابہ کو اجازت دے دی کہ تم لے لو۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تینوں علامات میں سے ایک ہے میں واپس ہو گیا۔ اور پھر کچھ جمع کرنا شروع کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں کچھ ہدیہ پیش کروں۔ صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس ہدیہ کو شرفِ قبولیت بخشے۔ تو آپ نے ہدیہ کو قبول فرمایا۔ خود بھی اُس سے کھایا اور صحابہ کو بھی کھلایا۔ تو میں نے دل میں کہا کہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آ گیا اور دو چار روز گزرنے کے بعد پھر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت ایک جنازے کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ درمیان میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا اور سامنے سے اٹھ کر پیچھے کی طرف آ بیٹھا۔ کہ مہرِ نبوت دیکھوں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ اور خود بخود پشتِ مبارک سے چادر کو اٹھا دیا۔ اور میں نے دیکھتے ہی سچان لیا۔ اور مہرِ نبوت کو بوسہ دیا اور رو پڑا کہ تو اپنے ارشاد فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں سامنے آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اے عبداللہ بن عباس جس طرح آپ سے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے اسی طرح میں نے یہ تمام واقعہ تفصیلاً اپنے آقا و مولا احمد مختار مدنی تاجدار حبیبِ کرد کا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار سے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے ہی بیان کیا اور دستِ رحمت پر اسلام قبول کیا۔

(طبقات ابن سعد ۵ ج ۲، تاریخ ابن ہشام ۲ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۶۱-۶۲)

انجیل میں شہادت

قاضی سلیمان منصور پوری ہی ابن سعد کی تصنیف لطیف طبقات البکر کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ سہل مولیٰ عیشہ کہتے ہیں کہ اہل میں کے اندر ایک نصرانی تھے جو انجیل پڑھا کرتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت انجیل میں درج ہے۔ وہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہو گا۔

امام جلال الدین سیوطی اور محدث ابن جوزی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں یہ روایت درج کی ہے۔ (خصائص الکبریٰ ج ۱، کتاب الوفا ص ۵۹ ج ۱)

احمد مجتبیٰ کی کہ عیسائیوں میں سے ایک شخص مکہ مکرمہ میں آیا۔ فَأَتَى عَلَى نِسْوَةٍ
 قَدْ اجْتَمَعْنَ فِي يَوْمِ عِيدٍ مِنْ أَعْيَادِهِمْ چند عورتیں ایک
 مقام پر خوشی کی تقاریب میں سے ایک تقریب پر جمع تھیں۔ ان کے خاوند اپنے کام کاج کی
 وجہ سے وہاں پر نہ تھے۔ پس اس عیسائی شخص نے کہا يَا نِسَاءَ قَرِيْبِيْ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ
 فِيْكُمْ نَبِيٌّ يُقَالُ لَهُ اَحْمَدُ۔ اے قریش کی عورتو عنقریب تم میں ایک نبی تشریف لانے
 والے ہیں جن کا اسم مبارک احمد ہوگا۔ (کتاب الوفا ص ۱۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۶)

قارئین عظام! اب انجیل برناباس جو کہ انگلش میں ہے کے حوالہ جات اور ان
 اردو میں ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ عیسائی حضرات حسد اور بغض کی وجہ سے اکثر انجیل
 برناباس کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انجیل برناباس کا
 حوالہ عیسائیوں کے مشہور اور مستند پادری سیل صاحب نے بھی مقدمہ ترجمہ قرآن
 مرقومہ پادری سیل صاحب مطبوعہ ۱۸۵۰ء میں درج کیا ہے۔

انجیل برناباس کے حوالہ جات

اب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ نبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انجیل برناباس میں درج شدہ امام الانبیاء
مالک ہر دوسرا شافع روز جزا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کی بزرگی اور افضلیت کے
متعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پیش کی جاتی ہیں۔

نبیوں کا ستراج

THEN ascended Jesus to the place whence the
scribes were wont to speak. And having beckoned with
the hand for silence, he opened his mouth saying. Blessed
be the holy name of God, who of his godness and mercy
willed to create his creatures that they might glorify him.
Blessed be the holy name of God. WHO created the
splendour of all the saints and prophets before all things
to send him for the salvation of the world as he spake by
his servant David saying. Before Lucifer in the brightness
of the saints I created thee. Blessed be the holy name of
GOD, who created the angels that they might serve him.

متنب یسوع اس مقام پر چڑھ گیا۔ جہاں سے فقیہہ تقریر کیا کرتے تھے۔ اور ہاتھ سے خاموشی کا
اشارہ کر کے اپنا منہ کھولا۔ اور کہا مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اپنی بھلائی اور رحمت سے اپنی مخلوق
پیدا کرنے کی مشیت کی۔ تاکہ وہ اس کی تہجد کریں۔

مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسوں اور نبیوں کے ستراج یعنی خدا کے آخری رسول
کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا تاکہ اسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجے جیسا کہ اس نے اپنے منہ سے

داؤد کی زبانی فرمایا کہ ستارہ صبح سے پہلے قدموں کی تابانی میں نے تجھے پیدا کیا۔ مبارک ہو خدا پاک نام جس نے فرشتے پیدا کیے تاکہ وہ اُس کی خدمت کریں۔ (انجیل برنابا بس ص ۱۲)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں

Adam, having sprung up upon his feet, saw in air a writting that shone like the sun, which said; There is only one God, and MOHAMMAD is the messenger of GOD. Where upon Adam opened his mouth and said. I thanke thee O LORD my GOD, that thou hast deigned to create me but tell me, I pray thee, what meanth the message of those words. MOHAMMAD is messenger of GOD. HAVE there been other men before me?

جب آدم اٹھ کھڑا ہوا تو اُس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی۔ جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا ایک ہی ہے۔ اور محمد خدا کا رسول ہے۔ اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا اے خداوند! میرے خدا میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی مگر میں منت کرتا ہوں مجھے بتا ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ محمد خدا کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان بھی ہوئے ہیں۔ (انجیل برنابا بس ص ۱۲)

آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا

Adam besought GOD saying. LORD grant me this writting upon the nails of the fingers of my hands. Then GOD gave to the first man upon his thumbs that writting upon the thumb nail of the right hand it said. THERE is only one GOD, and upon the thumb nail of the left it said. MOHAMMAD is messenger of GOD. Then with fatherly affection the first man kissed those words, and rubbed his

eyes, and said. BLESSED be that day when thou shalt come to the world.

آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند یہ تحریر میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرماوے
تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر درج کر دی وائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا خدا ایک ہی
ہے اور بائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا محمد خدا کا رسول ہے۔ تب پہلے انسان نے پدرانہ شفقت
سے یہ الفاظ چومے اور اپنی آنکھیں میں اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے۔
(انجیل برنابا بس ص ۳۹ باب ۲۹)

مالک و مختار

GOD said to ADAM (and) EVE, who were both weeping. GO ye forth from paradise and do penance and let not your hope fail, for I will send your son in such wise that your seed shall little the dominion of SULTAN form off the human race, for the who shall come, my messenger to him will I give all things.

خدا نے آدم اور حوا سے جو دونوں رو رہے تھے۔ کہا تم بہشت سے چلے جاؤ۔ توبہ کرو اور تمہاری
آس نہ ٹوٹے کیونکہ میں تمہارا بیٹا اس سال میں بھیجوں گا کہ تمہاری نسل شیطان کی حکومت نوع انسانی سے
دور کرے گی۔ کیونکہ وہ میرا رسول جو آئے گا اُسے میں سب چیزیں عطا کروں گا۔ (انجیل برنابا بس ص ۳۹ باب ۲۹)

حضور کی آمد کی خواہش

GOD hid himself and the angel MICHAEL drave them forth form paradise. Where upon ADAM, turning him round, saw written above the gate. THERE is only one GOD and MOHAMMAD is messenger of GOD.

WHERE upon weeping, he said. MAY it be pleasing to GOD, O, my son that thou come quickly and draw us out of misery.

خُدا نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا۔ اور فرشتے میکائیل نے انہیں (آدم اور حوا کو) بہشت سے باہر کر دیا۔ اس پر آدم نے گھوم کر بھاٹک پر لکھا دیکھا۔ خدا ایک ہی ہے اور محمد اس کا رسول ہے۔ اس پر اس نے رو کر کہا خدا کی مرضی ہو اے میرے بیٹے کہ توجلد آئے اور ہمیں مصیبت سے چھٹکارا دے۔
(انجیل برنابا ص ۲۹ باب ۴۲)

شانِ مصطفویٰ اور دینِ محمدی

THEN said JESUS, I am a voice that crieth through all Judaea and crieth. PREPARE ye the way for messenger of the LORD, even as it is written in ESAIAS.

THEY said, "If thou be not the MESSIAH nor ELIJAH, or any prophet, wherefore dost thou preach new doctrine and make thyself of more account than the MESSIAH?"

Jesus answered. THE miracles which GOD worketh by my hands show that I speak that which GOD wil- leth, nor indeed do I make myself to unloose the ties of the hosen or the latches of the shoes of the messenger of GOD, whom ye call MESSIAH, who was made before me and shall bring the words of truth, so that his faith shall have no end.

تب یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے۔ کہ خداوند کے رسول کے لیے راہ تیار کرو۔ جیسا یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ انہوں نے کہا اگر تو مسیح نہیں نہ ایلیاہ نہ کوئی

بنی تو نے سقیدے کیوں سکھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کرتا ہے؟
 یسوع نے جواب دیا جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کرتا ہے۔ اُن سے ظاہر ہے کہ
 میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلواتا ہوں جس کا تم
 ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے
 کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو۔ جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا۔ اور سچائی کا
 کلام لائے گا۔ کہ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔ (انجیل برنابا ص ۵۰، باب ۴۲)

باعثِ تخلیقِ کائنات

THEN said GOD. BE thou welcome, O my servant
 ADAM. I tell thee that thou art the first man whom I
 have created. AND he whom thou hast seen (mentioned)
 is thy son, who shall come into the world many years
 hence, and shall be my messenger, for whom I have created
 all things, who shall give light to the world when he shall
 come, whose soul was set in celestial splendour sixty
 thousand years before I made any thing.

خدا نے کہا مرحبا اے میرے بندے آدم۔ میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے، جسے
 میں نے پیدا کیا۔ اور وہ جسے تو نے دیکھا ہے تیرا بیٹا ہے جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد
 آئے گا۔ اور میرا رسول ہوگا۔ جس کے لیے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو آئے گا تو دنیا کو نور
 بخشنے کا جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی۔
 (انجیل برنابا ص ۴۶، باب ۳۹)

نبی کریم کے صدقے میں برکت

Verily I say unto you that every prophet when he is

come hath borne to one nation only the mark of mercy of GOD. AND so their words were not extended save to that people to which they were sent. BUT the messenger of GOD, when he shall come, GOD shall carry salvation and mercy to all the nations of the world that shall receive his doctrine. He shall come with power upon the ungodly and shall destroy idoltary, insomuch that he shall make SULTAN confounded, for so promised GOD to ABRAHAM, saying. BEHOLD, in they seed I will bless all the tribes of the earth, and as thou hast broken in pieces the idols, O, ABRAHAM even so shall they seed do.

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے۔ خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لیے لایا ہے۔ اور اسی لیے ان کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے ان لوگوں تک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ پر خدا کا رسول۔ جب وہ آئے گا تو خدا اُسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا۔ کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کے لیے جو اُس کا دین قبول کریں گی۔ نجات اور رحمت لائے گا۔ وہ بے دینوں پر طاعت کے ساتھ آئے گا۔ اور بت پرستی مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ وہ شیطان کو مہبوت کر دے گا۔ کیونکہ خدا نے ابراہام سے یہی وعدہ کیا تھا۔ کہ دیکھ تیری نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا۔ اور جس طرح اسے ابراہام تو نے بت پش پاش کیے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔ (انجیل برنابا ص ۵۲، باب ۴۲)

عظمتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا علیہ السلام نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم کی عظمت و رفعت کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ :-

I therefore say unto you that the messenger of GOD is a splendour that shall give gladness to nearly all that GOD hath mad for he is adorned with the spirit of understanding and of counsel the spirit of wisdom and might, the spirit of fear and love, the spirit of charity and mercy,

the spirit of justice and piety, the spirit of gentleness and patience, which he hath received from GOD three times more than he hath given to all his creatures. O blessed time when he shall to the world. Believe me that I have seen him and have done him reverence, even as every prophet hath seen him, seeing that of his spirit GOD giveth to them prophecy. AND when I saw him my soul was filled with consolation, saying. O MOHAMMAD GOD be with thee and may he make me worthy to untie thy shoelatchet, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of GOD. AND having said this, Jesus rendered his thanks to GOD.

پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے۔ مسرت بخشنے کا۔ کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور صلاح کی رُوح سے۔ عقل اور طاقت کی رُوح سے۔ خوف اور محبت کی رُوح سے۔ دانائی اور اعتدال کی رُوح سے۔ وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی رُوح سے۔ انصاف اور تقوے کی رُوح سے۔ شرافت اور صبر کی رُوح سے جو اُسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنی زیادہ عطا کی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دُنیا میں آئے گا۔ یقین جانو۔ میں نے اُسے دیکھا ہے۔ اور اُس کی تعظیم کی ہے۔ جیسے ہرنبی نے اُسے دیکھا ہے۔ کیونکہ اسی کی رُوح سے خدا نے اُنہیں نبوت دی۔ اور جب میں نے اُسے دیکھا تو میری رُوح تسکین سے بھر گئی۔ یہ کہہ کر کہ اے محمد۔ خدا تیرے ساتھ ہو۔ اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھول سکوں۔ کیونکہ یہ پاکر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔ (انجیل برنابا بس ص ۵۲ باب ۴۴)

قیامت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

When these signs be passed, there shall be darkness

over the world forty years, GOD alone being alive, to whom be honour and glory for ever. WHEN the forty years be passed, GOD shall give life to his messenger, who shall rise again like the sun, but resplendent as a thousand suns. He shall sit, and shall not speak, for the shall be as it were beside himself. GOD shall raise again the four angels favoured of GOD, who shall seek the messenger of GOD, and, having found him, shall station themselves on the four sides of the place to keep watch upon him. Next shall GOD give life to all the angels, who shall come like bees circling round the messenger of GOD. NEXT shall GOD give life to all his prophets, who following ADAM, shall go every one to kiss the hand of the messenger of GOD, committing themselves to his protection. NEXT shall GOD give life to all the elect, who shall cry out. O MOHAMMAD be mindful of us. AT whose cries pity shall awake in the messenger of GOD.

جب یہ نشانیاں ہو چکیں گی تو دنیا پر چالیس سال تاریکی چھائی رہے گی جب تنہا خدا زندہ ہو
جو ابد تک محمود اور مجید ہوا۔ جب یہ چالیس سال گزر جائیں گے تو خدا اپنے رسول کو زندہ کرے گا
پھر سورج کی طرح مگر ہزار سورجوں جیسا تابندہ اٹھے گا۔ وہ بیٹھ جائے گا مگر بات نہ کرے گا
کیونکہ وہ گویا بے خود سا ہو گا۔ پھر خدا اپنے چاروں برگزیدہ فرشتے اٹھائے گا۔ جو خدا کے رسول
کو تلاش کریں گے۔ اور اُسے پا کر اُس جگہ کے چار اطراف پر اُس کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہو جائیں
گے۔ اس کے بعد خدا تمام فرشتوں کو جلائے گا۔ جو خدا کے رسول کے گرد مہالوں یا شہد کی مکھیوں
کی طرح چکر لگاتے آئیں گے۔ اس کے بعد خدا اپنے تمام نبیوں کو زندگی بخشے گا۔ جو آدم کے پیچھے ایک
ایک کر کے خدا کے رسول کا ہاتھ آ کر چومیں گے۔ اور اپنے تئیں اُس کی پناہ میں سونپ دیں گے۔
خدا تمام برگزیدہ کو زندہ کرے گا جو پکار اٹھیں گے۔ اے محمد! ہمارا خیال رکھو ان کی پکاروں

خدا کے رسول کا رحم جاگ اُٹھے گا۔ (انجیل برناباس ص ۶۴-۶۵، باب ۵۴)
 مقامِ محمود پر پیارے مصطفیٰ علیہ التعمیۃ والثناء کے فاتر ہونے کے متعلق سیدنا
 عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

AND when he hath drawn nigh unto the throne,
 GOD shall open (his mind) unto his messenger, even as a
 friend, unto a friend when for a long while they have not
 met. THE first to speak shall be the messenger of GOD,
 who shall say. I adore and love thee. O my GOD: and
 With all my heart and soul I give thee thanks for that thou
 didst vouchsafe to create me to be thy servant, and madest
 all for love of me, so that I might love thee for all things
 and in all things and above all things.

اور جب وہ (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) تخت کے قریب پہنچے گا۔ تو خدا اپنے رسول سے
 (اپنا دہری) کھولے گا جیسے ایک دوست دوست سے۔ جب وہ بہت مدت سے نہ ملے ہوں۔ بولنے میں
 پہلے خدا کا رسول کرے گا۔ جو کہے گا میں تیری پرستش اور تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اے میرے خدا
 اور اپنے سارے دل و جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ تو نے مجھے پیدا فرمایا کہ تیرا خادم بنوں اور
 میری محبت میں سب کچھ بنایا تاکہ میں تجھ سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب
 چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں۔ (انجیل برناباس ص ۶۶، باب ۵۵)

شفاعتِ کبرائے شفاعتِ کبرائے کا تذکرہ بھی انجیل برناباس میں اس طرح درج
 ہے کہ:

AND GOD shall speak unto his messenger say.
 Thou art welcome, O my faithful servant, therefore ask
 what thou wilt, for thou shalt obtain all. THE messenger
 of GOD shall answer. O LORD I remember that when
 thou didst create me, thou saidst that thou hadst willed to

make for love of me the world and paradise, and angels and men, that they might glorify thee by me thy servant. Therefore, LORD GOD, merciful and just. I pray thee that thou recollect thy promise made unto thy servant.

اور خدا اپنے رسول سے کام کرے گا کہ تیرا آنا مبارک۔ اے میرے وفادار بندے سو مانگ جو تو چاہے کہ تجھے سب کچھ ملے گا۔ خدا کا رسول جو اب دے گا۔ اے خداوند! مجھے یاد ہے! کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا تو فرمایا تھا کہ میری محبت میں تو دنیا اور بہشت اور فرشتے اور انسان بنایا جاتا ہے۔ تاکر وہ مجھ تیرے بندے کے واسطے سے تیرے تمجید کریں۔ سو خداوند خدائے رحیم و عادل میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنے خادم سے اپنا کیا ہوا وعدہ یاد فرما۔ (انجیل برنابا س باب ۶)

رسولوں کی گواہی

AND GOD shall make answer even as a friend who jesteth with a friend, and shall say. HAST thou witnesses of this my friend MOHAMMAD? AND with reverence he shall say. YES LORD. THEN GOD shall answer. GO call them. O GABRIEL. THE angel GABRIEL shall come to the messenger of GOD, and shall say. LORD, who are the witnesses? THE messenger of GOD shall answer. THEY are ADAM. ABRAHAM, ISHMAEL, MOSES DAVID and JESUS son of MARY.

THEN shall the angel depart, and he shall call the aforesaid witnesses, who with fear shall go thither. AND when they are present GOD shall say unto them. REMEMBER ye that which my messenger said? THEY shall reply. WHAT thing O LORD? GOD shall say

THAT I have made all things for love of him, so that all things might praise me by him. Then every one of them shall answer. THERE are with us, there witnesses better than weare, O LORD. AND GOD shall reply. WHO are these three witnesses? THEN MOSES shall say.

THE book that thou gavest tome is the first, and DAVID shall say. THE book that thou gavest to me is the second, and he who speaketh to you shall say. LORD the whole world deceived by SATAN said that I was thy son and thy fellow, but the book that thou gavest me said truly that I am thy servant, and that book confeseth that which thy messenger affirmeth. Then shall the messenger of GOD speak and shall say. THUS saith the book that thou gavest me, O LORD And when the messenger of GOD hath said this, GOD shall speak, saying. All that I have now done, I have done in order that every one should know how much I love thee. AND when he hath thus spoken, GOD shall give unto his messenger a book, in which are written all the names of the elect of GOD, saying. To the alone, O GOD, be glory and honom, because thou hast given us to thy messenger.

اور خدا بھیجے ایک دوست دوست سے ہنسی کرتا ہے۔ فرمائے گا کیا تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں اسے میرے دوست محمد اور وہ ادب کے کہے گا۔ ہاں۔ خداوند۔ تب خدا جواب میں کہے گا۔ جا اور انہیں بکلا۔ اے جبریل۔ فرشتہ جبریل خدا کے رسول کے پاس آئے گا۔ اور کہے گا۔ آقا! تیرے گواہ کون ہیں؟ خدا کا رسول جواب دے گا۔ وہ ہیں آدم۔ ابراہام۔ اسماعیل۔ موسیٰ۔ داؤد اور یسوع مریم کا بیٹا۔ تب فرشتہ تبارک ان مذکور گواہوں کو بلانے کا جو ڈرتے ہوئے اُدھر جائیں گے اور جب

وہ حاضر ہو جائیں گے۔ تو خدا ان سے کہے گا۔ میرا رسول جس بات کا دعوائے کرتا ہے وہ تمہیں یاد ہے۔ وہ جواب میں کہیں گے کیا بات اسے خداوند۔ خدا فرمائے گا کہ میں نے اس کی محبت میں سب چیزیں بنائیں تاکہ سب چیزیں اُس کے واسطے سے میری حمد کریں۔ تب ان میں سے ہر ایک جواب دے گا۔ خداوند ہمارے پاس تین گواہ ہم سے بہتر ہیں۔ اور خدا جواب دے گا۔ یہ تین گواہ کون ہیں؟ تب مونس کہے گا۔ پہلا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے عطا کی۔ اور داؤد کہے گا۔ دوسرا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے دی۔ اور جو تم سے مخاطب ہے۔ کہے گا۔ خداوند ساری دنیا نے شیطان کے بہکانے سے مجھے تیرا بیٹا اور تیرا سا جی کہا۔ مگر جو کتاب تو نے مجھے دی اُس نے سچ سچ کہا کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور جو تیرا رسول دعوائے کرتا ہے۔ یہ کتاب اُس کی تصدیق کرتی ہے۔ تب خدا کا رسول گویا ہو کر کہے گا۔ خداوند! جو کتاب تو نے مجھے دی ہے وہ بھی یہی کہتی ہے اور جب خدا کا رسول یہ کہہ چکے گا تو خدا اپنے رسول کو ایک کتاب عطا کرے گا۔ جس میں خدا کے تمام برگزیدوں کے نام درج ہیں۔ تب ہر مخلوق خدا کی تقدیریں کرے گا۔ تجھی کو اسے خدا۔ جلال اور عزت ہو۔ کیونکہ تو نے ہمارے تین اپنے رسول کو دیا ہے۔ (انجیل برنا باس ص ۴۶-۴۷ باب ۵۵)

انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی

GOD shall open the book in the hand of his messenger, and his messenger reading therein shall call all the angels and prophets and all the elect, and on the forehead of each one shall be written the mark of the messenger of GOD. AND in the book shall be written the glory of paradise. THEN shall each pass to the right hand of GOD, next to whome shall sit the messenger of GOD, and the prophets shall sit near him, and the saints shall sit near the prophets, and the blessed near the saints, and the angel shall than sound the trumpet, and shall call satan to judgement.

خدا اپنے رسول کے ہاتھ میں وہ کتاب کھولے گا اور اُس کا رسول اُس میں سے پڑھ کر تمام فرشتوں اور لوگوں اور سب برگزیدوں کو بگائے گا اور ہر ایک کی پیشانی پر خدا کے رسول کی نشانی لکھی ہوگی۔ اور کتاب میں بہشت کی شان بھی ہوگی۔

تب خدا کے دواہنے ہاتھ ہر ایک چلا جائے گا۔ خدا کے برابر خدا کا رسول بیٹھے گا۔ اور اُس کے بعد نبی بیٹھیں گے۔ اور نبیوں کے بعد ولی بیٹھیں گے۔ اور ولیوں کے بعد نیکو کار بیٹھیں گے اور تب فرشتے زمین کا بجا کر اطمینان کو عدالت کے لیے طلب کرے گا۔ (انجیل برناباس ص ۴۸-۴۹ باب ۵۴-۵۵)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ :

جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو

JESUS answered. LET not your heart be troubled, neither be ye fearful. FOR I have not created you, but GOD our creator who hath created you will protect you. AS for me. I am now come to the world to prepare the way for the messenger of GOD, who shall bring salvation to the world. But beware that ye be not deceived, for many false Prophets shall come, who shall take my words and contaminate my gospel.

تمہارا دل نہ گھبرائے نہ تم خوف زدہ ہو۔ کیونکہ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ بلکہ خدا ہمارا خالق ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ تمہیں بچائے گا۔ رہا میں تو میں اب دنیا میں خدا کے رسول کے لیے راہ تیار کرنے آیا ہوں۔ جو دنیا کے لیے نجات لائے گا۔ پر خبردار دھوکہ نہ کھانا کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے۔ جو میرا کلام لیں گے۔ اور میری انجیل کو ناپاک کریں گے۔ (انجیل برناباس ص ۵۱ باب ۷۲)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب حواریوں سے یہ بات کہی اور پیارے بادل کا سایہ کرنا آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد کی بشارات سنائی اور جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچنے کی تلقین فرمائی تو عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری اندر پاس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نشانیوں کے متعلق عرض کیا۔ انجیل میں اس عرض

کا تذکرہ یوں ہے کہ :

THEN said and rew. Master, tell us some sign, that we may know him.

JESUS answered. He will not come in your time, but will come some years after you, when my gospel shall be annulled, insomuch that there shall be scarcely thirty faithful. AT that time GOD will have mercy on the world, and so he will send his messenger, Over whose head will rest a white cloud, whereby he shall be known of one elect of GOD, and shall be by him manifested to the world. He shall come with great power against the ungodly, and shall destroy idolatry upon the earth. AND it rejoiceth me because that though him our GOD shall be known and glorified, and I shall be known to be true.

تب اندریاس نے کہا! اُستاد! ہمیں کوئی نشانی بتا۔ کہ ہم اُسے جان لیں۔ یسوع نے جواب دیا۔ وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا۔ بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا۔ جب میری انجیل کا لہدم کر دی جائے گی۔ یہاں تک کہ مشکل تیس ایمان دار رہ جائیں گے۔ اُس وقت خدا دُنیا پر رحم فرمائے گا۔ سو وہ اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے سر کے اوپر ایک سفید بادل چھایا رہے گا۔ جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا۔ اور خدا اُسی کے ذریعے دُنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ بے دینوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر بُت پرستی کو نیست کر دے گا۔ اور اس سے مجھے مسرت ہے۔ کیونکہ اُسی کے ذریعے ہمارے خدا کی معرفت اور تجید ہوگی۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہوگا۔ (انجیل برنابا ص ۸۲ باب ۷۲)

سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا چاند سے کلام کرنے کا تذکرہ بھی انجیل میں موجود ہے۔ سرکارِ عیسیٰ علیہ السلام علاماتِ مصطفوی بیان کرتے ہوئے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ :

VERILY I say to you the moon shall minister sleep

to him in his boy-hood, and when he shall be grown up he shall take her in his hands. The world beware of casting him out.

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس کنجسپن میں چاند اُس کو لوریاں دے کر سُلا یا کرے گا۔ اور جب وہ بڑا ہوگا تو چاند کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے گا۔ دُنیا اُس کو ٹھکرا دینے پر خیر ار رہے۔
(انجیل برناباس ص ۵۷ باب ۷۲)

مُبارک بادِی کی لہر

He shall come with truth more clear than that of all the prophets, and shall reprove him who useth the world aniss. THE towers of the city of our father shall greet one another for joy, and so when idolatry shall be seen to fall to the ground and confess me a man like other men, verily I say unto you the messenger of GOD shall be come.

وہ تمام نبیوں سے زیادہ واضح سچائی کے ساتھ آئے گا۔ اور اُسے سرزنش کرے گا جو دُنیا کو غلط طور پر برتا ہے۔ ہمارے باپ کے شہر کے بُرج خوشی سے ایک دُوسرے کو مُبارک کہیں گے۔ سو جب بُت پرستی خاک میں ملتی نظر آئے اور مجھے دُوسرے انسانوں کی طرح انسان مانا جائے۔ تب میں تم سے سچ کہتا ہوں خدا کا رسول آگیا ہوگا۔ (انجیل برناباس ص ۵۷ باب ۷۲)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم | انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک کاہن کی گفتگو اور بات چیت درج ہے۔ جس میں

کاہن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتا ہے کہ:

IN the book of MOSES it is written that our GOD must send us the MESSIAH. who shall come to announce.

to us that which GOD willeth and shall bring to the world the mercy of GOD. Therefore I pray thee tell us the truth, art thou the MESSIAH of GOD whom we expect?

JESUS answered. It is true that hath so promised, but indeed I am not he for he is made before me, and shall come after me.

THE priest answered. BY thy words and sings at any rate we believe thee to be a prophet and an holy one of GOD, wherefore I pray thee in the name of all JUDAEA and ISRAEL that thou for love of GOD, shouldst tell us in what wise the MESSIAH will come.

JESUS answered. AS GOD liveth in whose presence my soul standeth, I am not the MESSIAH whom all the tribes of the earth expect, even as GOD promised to our father ABRAHAM, saying.

IN thy seed will I bless all the tribes of the earth. BUT when GOD shall take me away from the world. SATAN will raise again this accursed sedition by making the impious believe that I am GOD and son of GOD, whence my words and my doctrine shall be contaminated, insomuch that scarcely shall there remain thirty faithful ones, where upon GOD will have mercy upon the world, and will send his messenger for whom he hath made all things, who shall come from the south with power and shall destroy the idols with the idolaters, who shall take away the dominion from SATAN which he hath over men. He shall bring with him the mercy of GOD for salvation.

of them that shall believe in him and blessed is he who shall believe his words.

UNWORTHLY though I am to untie his hosen, I have received grace and mercy from GOD to see him.

موسے کی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہی ہمارے پاس مسیح بھیجے گا جو ہمیں تباہی لائے گا۔
کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اور دنیا کے لیے خدا کی رحمت لائے گا جو میں منت کرتا ہوں۔ میں سچ بتا
کیا تو ہی خدا کا وہ مسیح ہے جس کا ہمیں انتظار ہے۔

یسوع نے جواب دیا یہ سچ ہے کہ خدا نے ایسا وعدہ کیا ہے۔ پر یقیناً میں وہ نہیں ہوں کیونکہ وہ
مجھ سے پہلے بنا ہے۔ اور میرے بعد آئے گا۔

کابن نے جواب میں کہا۔ تیرے کلام اور نشانیوں سے ہمیں بہر طور یقین ہے کہ تو خدا ہی اور
قدوس ہے۔ سو میں تجھ سے تمام یہودیہ اور اسرائیل کے نام پر منت کرتا ہوں۔ کہ خدا سے محبت کی خاطر
ہمیں تباہ کر مسیح کس طور پر آئے گا۔

یسوع نے جواب دیا۔ خدائے زندہ کی قسم جس کے حضور میری روح قائم ہے میں وہ مسیح
نہیں ہوں جس کا انتظار دنیا کی تمام قوموں کو ہے۔ جیسا کہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے وعدہ کیا تھا
کہ تیری نسل میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دوں گا۔ پر جب خدا مجھے دنیا سے اٹھائے گا۔ تو ابلیس
ناپرہیز گا۔ اور کو یہ یقین دلا کر کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں۔ پھر یہ ملعون فتنہ اٹھائے گا جس سے
سے میرا کلام اور میری تعلیم ناپاک ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ مشکل میں ایک صاحب ایمان رہ جائیں گے۔
جس پر خدا دنیا پر رحم فرمائے گا۔ اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لیے اُس نے سب چیزیں بنائی ہیں۔ جو
دکھن سے طاقت کے ساتھ آئے گا اور سبوں کو بت پرستوں سمیت برباد کر دے گا جو ابلیس سے وہ غلبہ
چھین لے گا جو اُسے انسانوں پر ہے۔ وہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت اُن کی نجات کے لیے لائے گا جو
اُس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وہ جو اُس کے کلام پر ایمان لائے گا۔ گو میں اُس کے نوز سے مھولنے
کے لائق نہیں ہوں۔ پر مجھے خدا کا فضل و رحمت ملی کہ اُسے دیکھوں۔ (راہبیل برنا، باب ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کاہن کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

WITH your words I am not consoled because where ye hope for light darkness shall come but my consolation is in the coming of the messenger, who shall destroy every false opinion of me, and his faith, shall spread and shall take hold of the whole world, for so hath God promised to Abraham our father. And that which giveth me consolation is that his faith shall have no end, but shall be kept inviolate by God.

The priest answered. After the coming of the messenger of God shall other prophet come.

Jesus answered- There shall not come after him true prophets sent by God, but there shall come a great number of false prophets.

تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ جہاں تم کو نور کی امید ہے تاریکی آئے گی۔ بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے میں ہر فاسد خیال مٹائے گا۔ اور اُس کا دین بھیل کر تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گا۔ کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہم سے کیا ہے۔ اور جس بات سے مجھے تسلی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کی طرف سے ناسکستہ رہے گا۔

کاہن نے جواب میں کہا۔ کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی۔

(انجیل برنابا ص ۱۱۳، ۱۱۴ باب ۹،)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |

Then said the priest. How shall the Messiah be called and what sign shall reveal his coming.

Jesus answered, "The name of the Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he had created his soul, and placed it in a celestial splendour. God said, "Wait Mohammad, for thy sake, I will to create paradise, the world, and a great multitude of creatures, Whereof I make thee a present, insomuch that whose a ball bless the shall be blessed, and whose shall curse thee shall be accursed. When I shall send thee into the world I shall send thee as my messenger of salvation, and thy word shall be true, in somuch that heaven and earth shall fail, but thy faith shall never fail" Mohammed is his blessed name'.

Then the croud lifted up their voices, saying: O God, send us thy messenger. O Mohammed, come quickly for the salvation of the world!

تب کاہن نے کہا۔ وہ مسیح کیا کہلاتے جائے گا۔ اور کس شان سے اُس کا آنا ظاہر ہوگا۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس مسیح کا نام قابل تعریف ہے کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا۔ جب اُس نے اُس کی روح پیدا کی۔ اور اُسے ملکوئی شان میں رکھا۔ خدا نے کہا محمد۔ انتظار کر۔ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت دنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں۔ جن کو میں نے تجھے تحفے میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جو تجھے مبارک کہے گا مبارک ہوگا۔ جو تجھے کو سے گا لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا۔ اور تیرا کلام سچا ہوگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ پرتیرا دین رٹمے گا۔ سو اُس کا پاک نام محمد ہے۔

تب بھیڑنے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا۔ اے خدا ہمیں اپنا رسول بھیج۔ اے محمد دنیا کی نجات

(انجیل برنابا ص ۱۱۳ باب ۹۷)

کے لیے جلد آ۔

دینِ محمدی کا فائدہ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

'And such shall be the advantage of the faith of God's messenger, that those that shall have believed in him, even though they have not done any good works, seeing they died in this faith shall go into paradise after the punishment of which I have spoken.'

خدا کے رسول کے دین کا یہ فائدہ ہوگا کہ جو اُس دین پر مرنے کے باعث وہ بہشت میں جائیں گے۔ اُس سزا کے بعد جس کا میں نے ذکر کیا۔ (انجیل برنا باس ص ۱۳۸ باب ۱۳۸)

میرا رسول چاند ہے | حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگردِ رشید برنا باس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا فرمان سناتے ہیں کہ:

My messenger is the moon who from me receiveth all; and the stars are my prophets which have preached to you my will.

'میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے صلب کچھ لیتا ہے اور ستارے میرے نبی ہیں۔ جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔' (انجیل برنا باس ص ۲۰۲، ۲۰۳ باب ۱۷۷)

ناظرین حضرات! انجیل برنا باس کے حوالہ جات کے بعد موجودہ زبور کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں سیدنا داؤد علیہ السلام نے ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارات اور عظمتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنی زبان مبارک نبی آخر الزماں شاہِ مرسلان محمد رسول اللہ علیہ اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ جو موجودہ تحریف شدہ زبور میں بھی دلچ ہیں۔

میرے دل میں ایک نفیس مضمون جو شہ مارا ہے۔ میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حلقے میں قلم بند کیے ہیں۔ میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے۔ تو نبی آدم میں سب سے حسین ہے تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے۔ اس لیے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا۔ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت و شوکت ہے۔ اپنی کمر سے حمال کر اور سچائی اور حلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان و شوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تو تجھے مہیب کام دکھائے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں۔ وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں۔ اُمّتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں اے خدا تیرا تخت ابد الابد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صداقت سے محبت رکھی۔ اور بدکاری سے نفرت۔ اسی لیے خدا تیرے خدا نے شادمانی کے تل سے تجھ کو تیرے ہمسروں سے زیادہ مسح کیا ہے۔ تیرے ہر لباس سے مُراو اعود اور تج کی خوشبو آتی ہے۔ لامحی و انت کے مخلوق میں سے تار دار سازوں نے تجھے خوش کیا ہے۔ تیری معزز خواتین میں شاہزادیاں ہیں۔ بلکہ تیرے داہنے ہاتھ او ڈیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے۔ تیرے بیٹے تیرے باپ ادا کے ہانشین ہوں گے۔ جن کو تو تمام بُدے زمین پر سردار مقرر کرے گا۔ میں تیرے نام کی یاد کو نسل و نسل قائم رکھوں گا۔ اسی لیے اُمّتیں ابد الابد تیری شکر گزاری کریں گی۔ (زبور باب ۴۵)

قارئین کرام :- حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی بشارت میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ واقعی طور پر ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی ذات بابرکات میں پائی جاتی ہیں۔ ان بیان کردہ اوصاف کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اس نبی کا حسین و جمیل ہونا۔ (۲) قوی اور طاقتور ہونا (۳) تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ

ہونا۔ (۴) صبح ہونا۔ (۵) مجاہد اور غازی ہونا (۶) مبارک زمانہ ہونا۔ (۷) تیر انداز اور میدان
سپاہ کا شہسوار ہونا۔ (۸) مخلوق کا آپ کے تابع اور فرمانبردار اور غلام ہونا۔ (۹) کپڑوں سے مشک و
عنبر سے بڑھ کر خوشبو آنا۔ (۱۰) بادشاہوں کی بیٹیاں ان کے گھرانہ میں ہونا۔ (۱۱) اولاد کا رئیس
اور سردار ہونا۔ (۱۲) ہر جگہ ان کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ ہونا۔ (۱۳) تمام لوگوں میں ان کی یاد
دلانا۔ (۱۴) ابدال آباد اور ہمیشہ ان کا ذکر خیر جاری و ساری رہنا۔ (۱۵)

یہ سب اوصاف نبی آخر الزمان سرور دین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التناہ کی واحد ذات
بارکات میں ہی موجود ہیں۔ اس لیے کہا گیا ہے۔

حَسَنَ یُوسُفَ دِمَّ عِیْسَىٰ یَدْرِیضُنَا دَارِی !

آنچه خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری !

اعلیٰ حضرت عظیم البرکات، امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ نے بارگاہِ بیس پناہ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سرد کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے باغِ خلیل کا گلِ زیب کہوں تجھے
تیرے تو وصفِ عیب گناہی سے ہیں بہری حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رشتہ نے ختم سخن اس پر کر دیا خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

امام اہل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت و سب
سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی

تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

يَا دَاوُدُ اِنَّهُ سَيَاْتِيكَ مِنْ بَعْدِكَ
بِنَبِيٍّ اِسْمُهُ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ رُ
صَادِقَانِبِيًّا -

اے داؤد علیہ السلام عنقریب تیرے بعد ایک
نبی آنے والا ہے۔ جن کا نام نامی احمد اور
محمد صادق نبی ہوگا۔ میں اس سے کبھی ناراض
نہ ہوں گا۔

اس کے سبب اس کے انگوں اور پھلوں کے گناہ معاف فرما دیں گا۔ اس کی اُمت اُمت
محمود ہے ان کی اُمت کو میں نوافل دوں گا۔ جو انبیاء کرام علیہم السلام کو دیتے تھے۔ اور

ان کو ایسے فرائض دوں گا۔ جو گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو دیئے تھے۔ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے گی۔ اس حال میں کہ ان کا نور انبیاء کرام علیہم السلام کے نور کی مثل ہوگا۔ میں نے ان پر نماز کے لیے وضو فرض کیا ہے۔ جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کرتے ہیں اور میں نے ان کو حج کا حکم فرمایا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو فرمایا۔ میں نے ان کو جہاد کا حکم کیا جس طرح انبیاء کرام کو حکم فرمایا۔

یا داؤد اِنِّیْ فَضَّلْتُ مُحَمَّدًا
وَ اُمَّتَهُ عَلَیْ الْاُمَمِ كُلِّهْمُ۔
اے داؤد علیہ السلام میں نے حضرت سیدنا محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کی
(خصائص الکبریٰ ص ۳۷ ج ۱) حجۃ اللہ ص ۱۲۲) اُمت کو سب اُمتوں پر فضیلت دی ہے۔

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے منقول ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَلْبَعَثْ مُقِیْمِ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفَتْرَاتِ۔ اے اللہ فترت کے بعد کسی سنت قائم کرنے والے رسول کو مبعوث فرما۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر جس نے بعد از فترت شریعت و سنت تورات کو قائم کیا ہو سوائے ہمارے رسول کریم محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کے کوئی نہیں ہوا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنت تورات کے موافق تھے۔ اور اُسے مکمل کرنے والے تھے۔ نہ کہ زمانہ فترت کے بعد اس کو قائم کرنے والے تھے۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۹)

حضرت حافظ سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مجھے زبور کے ایک ایسے نسخہ کا علم ہے جس کی ایک سو پچاس سورتیں ہیں۔ اور میں نے اس کی چوتھی سورت میں لکھا دیکھا ہے کہ یا داؤد اَسْمِعْ مَا اَقُوْلُ وَ هُوَ سَلِيْمَانٌ فَلْيَقُلْ لِلنَّاسِ مِنْ بَعْدِكَ اِنَّ الْاَرْضَ لِيْ اَوْ رِثَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اُمَّتَهُ اے داؤد علیہ السلام جو میں تجھے فرماتا ہوں اس کو غور سے سن۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دے جو کہ تیرے بعد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بتائے کہ بیشک زمین میری ہے اور میں اس زمین کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی اُمت کو وارث بناؤں گا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۲، خصائص الکبریٰ ص ۳۷ ج ۱)

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اَظْهَرَ

مِنْ صَيِّفُونَ أَكْبِلًا حَمُودًا - صَيِّفُونَ (عرب) سے اکیلی (نبوت) محموداً (محمد مصطفیٰ)
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حجۃ اللہ علی العالمین صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک
ظاہر ہوتا ہے۔ جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے۔ اور میرا تمام عبادت خانہ
نور سے منور اور روشن ہو جاتا ہے۔ اور درو دیوار اور محراب حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اسے پُروردگار
یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا نور مبارک ہے۔ نیز فرمایا: - لِأَجْلِهِ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَآدَمَ وَحَوَّاءَ
وَ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ أَنَّهُنَّ كَلِمَاتٌ لِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ حَوَّاءُ جَنَّتُهَا وَ آدَمُ وَ حَوَّاءُ

(معارض النبوت ص ۱۲۱ رکن دوم)

پیدا فرمایا ہے۔ ناظرینِ کریم: تورات، زبور اور انجیل میں نبی اکرم، شفیع معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی شان اور تذکرہ کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد اب دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ
والسلام کے صحائف میں جو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہے۔ وہ
پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھیے اور پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کی عظمت و رفعت اور شان و
شوکت کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنے قلوب کو منور فرمائیے۔

ابوالحسن قلابی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جس
فضیلتِ عظمیٰ سے ممتاز فرمایا ہے۔ دیگر انبیاء کرام کو اس سے نوازا جیسا کہ اس آیت میں
مذکور ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے عہد لیا تھا کہ
جب بھی وہ کسی نبی کے پاس وحی لے کر جاتے تو اس کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے فضائل و کمالات بیان کرنے کے بعد اس نبی سے
عہد لے کہ اگر وہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاتے تو ان پر ایمان لانا ہوگا۔ بعض
کہتے ہیں کہ انبیاء کرام سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اپنی قوم کے سامنے نبی آخر الزماں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کر کے ان سے بات کا عہد لیتے رہا کریں کہ
وہ اپنے بعد والوں کو فضائلِ مصطفیٰ سے آگاہ کرتے اور حبیبِ پروردگار کے
خطبے پڑھتے رہیں گے۔ (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ص ۱)

انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر مصطفیٰ کرنا

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح کتب ثلاثہ یعنی تورات انجیل اور زبور میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مذکور ہیں اسی طرح ہر نبی کے صحیفوں میں بھی آپ کے اوصاف مسطور و مذکور ہیں۔

انبیاء نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی | عیسائیوں کے عہد نامہ جدید میں ایک کتاب جس کا نام 'رسولوں کے اعمال' ہے، میں 'رج' ہے کہ جب سرکار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے۔ تو پطرس اپنے حواریوں کے ایک عظیم اجتماع میں اعلان کرتے ہیں کہ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک ہے۔ جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ (رسولوں کے اعمال باب آیت ۲۲، ۲۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔
حضرت آدم علیہ السلام | بَيْنَ كَتَفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ سَيِّدَنَا آدَمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَهِ وَدُونِ شَانُونَ كَهِ وَسَطِ مِ قَلَمِ قَدْرَتِ سَهِ لِكِهَا هُوَا هِ كَهِ كَهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِ هِ .

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ کتاب الوفا ص ۱۱)

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں مکہ کا خداوند ہوں۔ اس کے رہنے والے میرے ہم سایہ ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اور وہاں تک پہنچنے والے میرے بہان ہیں اور وہ میری عنایت و حمایت کی پناہ اور سایہ ہیں۔ اور میری حفاظت و رعایت میں ہیں

اور زمین و آسمان والوں سے اسے معمور کروں گا۔ اور جوق در جوق جماعتیں بکھرے ہوئے اور گرد آلود
 بالوں سے لیبیک پکارتے، تجبیر طلبند آواز سے کرتے، آنکھوں سے آنسو بہاتے آئیں گے اور جو بھی اس
 خانہ کعبہ کی زیارت کو آئے گا۔ اس کا مقصود بیت اللہ کی زیارت اور میری خوشنودی و رضا کے سوا
 کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ میں صاحبِ خانہ ہوں۔ گویا کہ ایسا ہوگا کہ اس نے میری ہی زیارت کی وہ میرا
 بہانہ ہوگا اور میرے کرم کے لائق و مستحق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی تکریم کروں گا۔ اور محرم
 نہ چھوڑوں گا۔ اور اس خانہ کعبہ کا انتظام تیرے فرزندوں میں سے اس نبی کے سپرد کروں گا جسے
 ابراہیم کہیں گے۔ اس کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اونچا کر دوں گا اور اس کے ہاتھ سے اُسے
 تعمیر کروں گا۔ اور اس کے لیے زمزم کا چشمہ نکالوں گا اور اس کی حرمت و حل اس کی میراث
 میں دوں گا۔ اور اس کے مشاعر کو اس کے ہاتھ سے آشکارہ کروں گا (مشاعر سے مراد شعر الحرام)
 اور نشانات ہیں) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر زمانہ میں لوگ اسے آباد رکھیں گے۔
 اور اس کی طرف قصد و ارادہ رکھیں گے۔ یہاں تک کہ نوبت بہ نوبت تیرے فرزندوں میں سے
 اس نبی تک پہنچے گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے وہ سلسلہ نبوت کو ختم
 کرنے والے ہوں گے اور اسی نبی کو اس کے گھر کے رہنے والوں، منتظموں، ہتھیوں اور حاجیوں
 میں بزرگ تر بناؤں گا جو بھی میرا متلاشی اور میرا چاہنے والا ہو اُسے لازم ہے کہ وہ اس
 جماعت کے ساتھ ہو جن کے بال بکھرے ہوتے گرد آلود ہیں جو خدا کے حضور اپنی منتوں اور
 نذروں کو پورا کرتے ہیں۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۱۰۰ ج اول)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر خاتم الانبیاء | ابن مسعود عامر شعبی سے راوی
 سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں ارشاد ہوا۔

اِنَّهٗ كَانَ مِنْ وَّلَدِكَ شَعُوْبٌ حَتّٰی
 یَاْتِیَ النَّبِیُّ الْاٰخِرَیْ خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ
 بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے
 یہاں تک کہ نبی اُمّی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو۔
 (خصائص الجبرائیل ص ۱۰۰ ج ۱، ح ۱) حجۃ اللہ علیہ وسلم۔ (مدارج النبوت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام

اسْمَهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ
 الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةً عَلَيَّ جَمِيعَ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا هُوَ وَ أُمَّتُهُ. اُس سے زیادہ
 میں نے مخلوق میں کوئی عزت والا پیدا نہیں فرمایا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام
 زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے عرشِ معلیٰ پر لکھ دیا ہے۔ اور اپنی تمام مخلوق پر جنت میں
 داخلہ حرام دیا ہے۔ جب تک کہ وہ اور اُس کی اُمت جنت میں داخل نہ ہوئے۔ تو حضرت
 موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا مَنْ أُمَّتُهُ اُس کی اُمت کی شان کیا ہے؟ تو فرمایا وہ چلتے
 پھرتے میری حمد اور تعریف بہت زیادہ کرنے والے ہیں۔

حجۃ اللہ علی العالمین ^{۱۹} کتبہ انصاف الکبرۃ ص ۲۳ ج ۱

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دَآئِتُ فِي التَّوْرَةِ اَنَّ
 اللهُ تَعَالَى اَخْبَرَ مُوسَى عَنْ وَقْتِ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَي
 مِنْ بَطْنِ اُمِّهِ وَمُوسَى اَخْبَرَ قَوْمَهُ اَنَّ الْكُوكَبَ الْمَعْسُوفَ عِنْدَكُمْ
 اسْمُهُ كَذَا اِذَا تَحَرَّكَ وَسَارَ عَنْ مَوْضِعِهِ فَهُوَ وَقْتُ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَادَ ذَلِكَ مَا يَتَوَارَثُهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ.
 میں نے تورات میں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظاہر ہونے کے وقت یعنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر
 سے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس سے آگاہ
 فرمادیا کہ بلاشبہ وہ مشہور ستارہ تمہارے ہی قریب ہے۔ ان کا اسم شریف فلان ہے جب
 یہ حرکت کرے اور اپنی جگہ سے چلے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف
 آوری کا وقت ہوگا۔ یہ وہ واقعہ ہے جس سے بنی اسرائیل کے علماء آگاہ ہیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔

اَنْ صَدِّقَ مُحَمَّدًا وَمِنْ اُمَّتِكَ کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی تصدیق کرو۔ اور اپنی اُمت کو حکم فرمادو کہ
ان میں سے کوئی ان کو پائے وہ ان پر ایمان
لائے۔ اگر محمد مصطفیٰ علیہ التَّجِیۃ وَ النَّارِ نہ ہوتے
تو میں حضرت آدم کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جنت اور دوزخ
کو میں پیدا نہ کرتا اور جب میں عرشِ معلیٰ کو پیدا
فرمایا تو وہ متحرک ہوا۔ پس عرشِ معلیٰ پر میں نے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ ساکن ہو گیا۔

مَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمْ آتٍ
يَوْمَ مَنَوَا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا
خَلَقْتُ آدَمَ وَ لَوْلَا مُحَمَّدٌ
مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَ
لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاصْطَرَبَ
فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَسَكَنَ .

کتاب لوفالابن جوزی ص ۶ ج ۱، شواہد الحق للنبھانی ص ۱۳۹، خصائص الکبریٰ ص ۱۹ ج ۱
حضرت محمد بن زبال رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے اُن بڑے بڑے علماء سے جو بعد میں
سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا
عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

اے عیسیٰ علیہ السلام! میرے فرمان کو سن
اور اس کی اطاعت کر۔ اے پاک باکرہ بتول
کے صاحبزادے بیشک میں نے تجھے بغیر باپ کے
پیدا فرمایا اور میں نے تجھے سارے جہانوں کے
لیے نشانی بنایا۔ پس میری ہی عبادت کر اور مجھ
پر ہی توکل کر۔ اور کتاب کو مضبوطی سے تھام۔
اور اہلِ سوریا کو تفصیل اور تفسیر سے باخبر اور
اپنے مبعصروں کو تبلیغ فرما۔ اور ان کو آگاہ کر
کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ ہوں پیدا کرنے والا اور
ہمیشہ رہنے والا ہوں کہ جس کو زوال نہیں اور
ان کو یہ بھی خبر دو کہ وہ اُس نبی امی صلی اللہ علیہ

يَا عِيسَى اسْمِعْ قَوْلِي وَ اطعْ يَا ابْنَ
الطَّاهِرَةِ الْبِكْرُ الْبَتُولُ فَأَنِي
خَلَقْتُكَ مِنْ غَيْرِ فِجْلٍ وَ جَعَلْتُكَ
آيَةً لِلْعَالَمِينَ فَأَيَّ فَاعْبُدْ
وَ عَلَيَّ فَتَوَكَّلْ وَ خذِ الْكِتَابَ
بِقُوَّةٍ فَسِرْ لِأَهْلِ سُورِيَا وَ بَلِّغْ
مَنْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ أَخْبِرْهُمْ إِنِّي
أَنَا اللَّهُ الْبَدِيعُ الدَّامِمُ وَ الَّذِي
لَا يَزُولُ صِدْقُوا النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ
الَّذِي أَلْبَعَثْتُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ .
رحمة اللہ علی العالمین ص ۱۲۶ ، دلائل النبوت

وسلم کی تصدیق کریں جن کو میں آخری زمانہ میں
مبعوث فرماؤں گا۔

حضرت ذکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی لانے والے فرشتہ نے مجھے کہا کہ
آپ نے خواب میں کیا دیکھا ہے؟ تو میں نے اس کو
بتایا کہ سونے کا ایک مینار دیکھا ہے جس کو اوپر ہاتھ کے اس سٹھیلی کے اوپر سات چراغ تھے
اور ہر چراغ کے سات منہ تھے، سٹھیلی کے اوپر دائیں اور بائیں دو درخت تھے۔ میں نے
اس فرشتہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرشتہ نے کہا۔

هَذَا قَوْلُ رَبِّي زُرِّيَا بَالٍ
يَعْنِي مُحَمَّدًا وَهُوَ يُدْعَوُا بِاسْمِي
وَإِنَّا اسْتَجِيبُ لَهُ لِلنُّصْحِ وَالنَّطْهِيرِ
وَاصْرَفْتُ عَنِ الْأَرْضِ أَنْبِيَاءَ
الزُّورِ وَالْأَرْوَاحِ الْخَسَّةَ -
رُحْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ ص ۱۰۳

رب تعالیٰ کا ذریا بال یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمان ہے۔ اور
وہ میری بارگاہ میں دعا کرتا ہے۔ اور میں اُس
کی دعا کو اُسے پاک کرنے کے لیے قبول کرتا
ہوں۔ اور دوسرے زمین سے میں جھوٹے نبی
اور نجس رُوہیں ختم کر دوں گا۔

حضرت شمعون علیہ السلام کے کلام میں ہے۔ جَاءَ اللَّهُ يَا الْبَيَّانِ مِنْ جَبَالِ

فَارَانَ اِمْتَلَأَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَسْبِيحِ امَّتِهِ - اللہ تعالیٰ بیان
دوسرے عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاران کے پہاڑوں سے لائے گا۔ اس نبی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح اور اُس کی اُمت کی تسبیح سے آسمان اور زمین بھر جائیں گے۔ جَبَالُ
فَارَانَ هِيَ جَبَالُ مَكَّةَ فَارَانَ کے پہاڑ مکرّمہ کے پہاڑ ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۰۴)
کی کتاب میں ہے۔ اِنَّ الَّذِي يَنْظُرُ مِنَ الْبَادِيَةِ
حضرت حزقیاہ علیہ السلام فَيَكُونُ فِيهِ حَتْفُ الْيَهُودِ - بے شک وہ نبی جو

بادیہ (عرب) سے ظاہر ہوگا۔ اُس کا ظاہر ہونا یہود کے لیے موت ہوگا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین لعلامة البعثانی ص ۱۰۴)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
حضرت ارمیاء علیہ السلام ہے۔ کہ جب حضرت ارمیاء علیہ السلام کی قوم نے ان کی

نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ارمیاء علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بخت نصر بادشاہ کو ان لوگوں
 سے لڑنے کا حکم کریں۔ پس بخت نصر نے قتال شروع کر دیا۔ لوگوں کو قید بھی کر دیا۔ یہاں تک
 کہ وہ تہامہ تک پہنچ گیا اور وہ حضرت معد بن عدنان کے پاس آیا۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ فِي صَلْبِ
 هَذَا بِنْتًا يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْتِمُ
 اللَّهُ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ۔
 تو نبی ارمیاء علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو موت
 قتل کرو۔ بے شک ان کی پشت مبارک سے
 آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت ہوگی۔

اُس پر اللہ تعالیٰ ارمیاء کی آمد ختم کر دے گا۔

پس بخت نصر نے چھوڑ دیا اور حضرت معد کو اپنے ساتھ لے لیا۔ یمن کے قلعوں میں سے
 ایک قلعہ پر پہنچا۔ اس قلعہ میں رہائش پذیر لوگوں میں سے ایک حسینہ جمیلہ عورت سے حضرت
 معد کا نکاح کر دیا اور تہامہ پر حضرت معد کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا۔ اور وہاں ہی حضرت معد
 کی نسل پیدا ہوئی۔
 (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۰۸ مطبوعہ مصر)

کی کتاب غزل الغزلات میں حضور پر نور نور محمد رسول اللہ
سلیمان علیہ السلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بھی درج ہے جو کہ درج ذیل ہے

میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ اُس کا سر خالص سونا ہے۔
 اس کی زلفیں بیچ دربیچ اور کوسے سی کالی ہیں۔ اُس کی آنکھیں کبوتروں کی مانند ہیں۔ جو دو دودھ
 میں نہا کر لبِ دریا مکننت سے بیٹھے ہیں۔ اُس کے رخسار پھولوں کے چمن اور لبسان کی ابھری ہوئی
 کیاریاں ہیں۔ اس کے ہونٹ سوسن ہیں۔ جن سے رقیق مڑ پکتا ہے۔ اُس کے ہاتھ زبرد سے
 مرصع سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا منہ از بس شیریں ہے۔ (غزل الغزلات ص ۱۰۸)

ناظر سے! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حلیہ شریف سرکار سیدنا علی المرتضیٰ
 شیرِ خدا، مشکل کشا، مولائے کل کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان
 قریباً قریباً اسی طرح مروی ہے۔

اک ماہ مدن گورا سا بدن نیچی نظریں کل کی خبریں!
 دکھلا کے بچپن وہ سنا کے سخن مور اچھونک گئے سب تن من دھن
 واقف امر رخصتی و جلی، غوث صدیقی سیدی پیر مہر علی شاہ چشتی گورادوی قدس سرہ القوی نے کیا
 خوب کہا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَجْمَلَكَ مَا أَحْسَنَكَ مَا أَكْمَلَكَ

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کتھے جاڑیاں

علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حیوۃ الحيوان میں عربی شعر لکھا ہے۔

لَمْ يَخْلُقِ الرَّحْمَنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ

أَبَدًا وَ عَلَيُّ أَتَهُ لَا يُخْلُقُ!

میرے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، حضرت فیض و رحمت فاضل بریلوی نے تو کمال کر دیا۔

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خلق کو حق نے جمیل کہا

کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہادت سے خالق حسن و ادا کی قسم

وہ خدانے مجھے تجھ کو یا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا کہ کلام مجید نے کھانی شہادت سے شہر و کلام بقا کی قسم

اپنے کلام میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ایک دوسرے مقام پر اپنے

فن شاعری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت، عزت و

وعظمت اور حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے بکھتے ہیں:

كَمْ يَأْتِ تَطْيِيرُكَ فِي نَفْسِي مِثْلَ تَوْنِهِ مُشَدِّدًا جَانًا

جگ راج کو تاج تو رہے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اجل جلال الدین سیوطی

اپنی شہرہ آفاق تصنیف خصائص الجبرائے میں درج کی ہے اور اس روایت کے ادوی حضور پر نور

آقائے یوم انشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الفضل الصلوٰۃ و التسلیم نے ارشاد فرمایا۔

كَانَ لَفْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ -
حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۱)

حضرت شیخ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی | امام المحدثین ابن جوزی اور خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت وہب بن منبہ سے ایک روایت درج کی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت شیخ علیہ السلام پر وحی نازل کی۔

إِنِّي بَاعَثْتُ نَبِيًّا أَمِيًّا أَفْتَحُ بِهِ آذَانَ صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا وَأَعِينَا عَمِيًّا مَوْلِدًا بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرًا بِطَيْبَةَ (إِلَى أَنْ قَالَ) بِكُلِّ جَمِيلٍ وَاهِبٌ لَهُ كُلُّ خَلْقٍ كَرِيمٍ أَجْعَلُ السَّكِينَةَ لِبَاسِهِ وَالْبَسَّ بِشَعَارَةِ وَالتَّقْوَى حَمِيرًا وَالْحِكْمَةَ مَعْقُولَةً وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِيعَةً وَالْعَفْوَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمَعْرُوفَ خُلُقَهُ وَالْعَدْلَ سِيرَتَهُ وَالْحَقَّ شَرِيْعَتَهُ وَالْهُدَى إِمَامَهُ وَالْإِسْلَامَ مِلَّتَهُ وَأَحْمَدَ اسْمَهُ هَدِي

بے شک میں ایک نبی امی کو مبعوث فرماتے ہوں جس کے ذریعے سے بہرے کان اور خلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اسی نبی کی جاتے پیدائش مکہ منورہ اور جائے ہجرت (مدینہ) طیبہ ہوگا۔ میں ان کو ہر خوبی اور خلق کریم سے نوازوں گا۔ اطمینان قلبی اور وقار ان کا لباس بناؤں گا۔ عادات اور نیک اعمال ان کا شعار تقویٰ اور پرہیزگاری ان کا خمیر حکمت کو ان کا بھید اور راز، صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت۔ عدل و انصاف کو ان کی سیرت، اظہار حق کو ان کی شریعت ہدایت

اے علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہ پچیس مرتبہ زیارت کی ہے۔ (میزان الجبرۃ ص ۴۴)

سزاوار الوہاب مولوی شمس الدین امرتسری کے مشہور و معروف اخبار اہل حدیث میں علامہ سیوطی کو قدوة الانام امام الہمام کے القاب لکھے ہیں۔ (اخبار المحدثین امرتسر ص ۱۶، ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔
 ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
 اور مخلوق کو ان کے وسیلہ سے گمراہی کے بعد
 ہدایت جہالت کے بعد علم و معرفت۔ گمناہی کے
 بعد رفعت و منزلت عطا کروں گا۔ اور انہیں
 کی برکت سے قلت کے بعد کثرت۔ فقر کے
 بعد دولت تفرقہ کے بعد محبت و اُلفت عطا
 کروں گا۔ اور انہیں کے صدقہ اور طفیل مختلف
 قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے
 والوں کے دلوں میں اُلفت اور محبت پیدا
 کروں گا۔ اور ان کی ساری اُمت کو تمام اُمتوں
 سے بہتر اور اچھا کروں گا۔

بِهِ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَةِ وَأُعْلِمُ بِهِ بَعْدَ
 الْجَهَالَةِ وَأَرْفَعُ بِهِ بَعْدَ الْخِطَالَةِ وَ
 أُسَمِّي بِهِ بَعْدَ النُّكْرَةِ وَأَكْثُرُ بِهِ
 بَعْدَ الْقِلَّةِ وَأُغْنِي بِهِ بَعْدَ
 الْعَيْلَةِ وَأَجْمَعُ بِهِ بَعْدَ
 الْفِرْقَةِ وَأُءَلِّفُ بِهِ
 بَيْنَ قُلُوبٍ وَ أَهْوَاءِ
 مُتَشَتِّتَةٍ وَ أُمَّمٍ مُخْتَلِفَةٍ
 وَ أَجْعَلُ أُمَّتَهُ خَيْرَ
 أُمَّةٍ -

(خصائص الکبریٰ ص ۳۳-۳۴ ج ۱، کتاب الوفا ص ۶)

ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۳۱)

عرش پہ تازہ چھپر چھپڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
 کان جدھر لگاتے تیری ہی داستان ہے
 حضرت شعبا علیہ السلام نے بیت المقدس کے ایک گاؤں ایلیا یروشلم والوں کو فرمایا اے
 یروشلم کے لوگو تم کو مبارک ہو کہ یاتیک الان داکب الحجر یعنی عیسے و یاتیک بعدہ داکب
 البعیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ تمہارے پاس ایک گدھے پر سوار شخص یعنی
 حضرت عیسے علیہ السلام تشریف لانے والے ہیں اور ان کے بعد شتر سوار ہستی یعنی حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔ (کتاب الوفا ص ۶ ج ۱)

حضرت شعیب علیہ السلام | حضرت شعیب علیہ السلام کے کلام میں ہے کہ میں نے
 دو سوار دیکھے جن کے نور سے زمین روشن ہوگئی ان

میں سے ایک خچر پر سوار تھے اور دوسرے شتر سوار تھے۔ خچر سوار سیدنا عیسے علیہ السلام تھے
 اور شتر سوار حضرت پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اسی طرح انہوں نے
 فرمایا اے قوم میں نے ایک نورانی صورت اونٹ پر سوار دیکھی ہے۔ جو اپنی صوفسانی میں

چاند سے مشابہ تھی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱۰)

حضرت جبقوق علیہ السلام | تصدیق کی ہے کہ پروردگار فاران کی پہاڑیوں سے قوت

بیان کے ساتھ آیا۔ نام احمد کی تسبیح سے آسمان معمور ہو گئے اور اس کی اُمت کا سمندوں پر
تصرف ایسا ہوگا۔ جیسا خشکی پر۔ وہ ایک ایسی نئی کتاب لے کر آئے گا۔ جس کا تعارف بیت
المقدس کے بعد ہوگا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱۰، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۱۰)

حضرت انبیا علیہ السلام | کعب الاحبار کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل
کے قتل و غارت کے بعد ایک نہایت ڈراؤنا خواب

دیکھا لیکن اُسے بھول گیا۔ کامہنوں اور سحر دلوں کو بلا کر خواب اور تعبیر خواب دریافت کی۔ انہوں
نے کہا کہ تم اپنا خواب بتاؤ تاکہ اس کی تعبیر بیان کریں۔ وہ غصہ میں آ کر کہنے لگا کہ میں نے تمہاری
مدتِ مدیدہ تک اس لیے تربیت کی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو۔ میں تمہیں
تین دن کی مہلت دیتا ہوں۔ تاکہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کر سکو۔ ورنہ تمہیں قتل کر دوں گا۔
کامہنوں اور سحر دلوں کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔ ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر
کی قید میں تھے۔ انہوں نے ایک کہنے والے کو کہا کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جا سکتا ہے
میں اس کی خواب اور تعبیر جانتا ہوں۔ کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا۔ اُس نے حضرت دانیال
علیہ السلام کو بلوایا۔ لیکن حضرت دانیال علیہ السلام نے اسے اس کی قوم کی عادت کے مطابق سجدہ
نہ کیا۔ بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام آدمیوں کو باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت دانیال
علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے کہا میرا خدا
ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم تعبیر دیا عطا کیا کہ میں غیر خدا کو سجدہ نہ کروں مجھے ڈر تھا کہ سجدہ
کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کر لیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برآ نہ ہو
سکوں اور تو مجھے قتل کر دے۔ میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ میرا ترک سجدہ تیرے اُن رنج و الم
کو جن میں تو مبتلا ہے سہل ہوگا۔ لہذا میں نے اپنی اور تیری خاطر سجدہ ترک کر دیا۔ بخت نصر نے
کہا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی معتمد نہیں جس نے خدا کے لیے ایفاء عہد کیا ہے۔ اور میرے

نزدیک سبک اچھا انسان وہی ہیں جو خدا کے لیے ایثار عہد کرتے ہیں۔ پھر کہا میرے خواب کی تعبیر جاننے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہاں! تو نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے۔ جس کی سمکھ سونے کی۔ مگر چاندی کی۔ چوتڑ تانبے کے۔ پنڈ لیاں لہے کی اور دونوں سرین کے درمیان پیٹھ کی ہڈی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ جب تو نے انہیں عور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کر دیا۔ اچانک آسمان سے ایک پتھر گر اچو اُس کے سر کے درمیان جھٹے پر لگا۔ جس سے شدید ضرب لگی۔ یہاں تک کہ وہ پس کر آٹا ہو گیا۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور مٹی اس طرح باہم پیوست ہو گئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن دانش بل کر علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے تھے۔ اور اگر ہوا چلتی تو وہ بھر کر رہ جاتے تو تو نے دیکھا کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا۔ اُس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ اور برخاست کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین و آسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ بخت نصر لوہا کہ بالکل درست ہے۔ اب اس کی تعبیر بتائیے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت مختلف اقوام کا بنا ہوا تھا۔ سونا وہ قوم ہے۔ جسے تو جانتا ہے۔ اور چاندی وہ قوم ہے جس کا تیرا بیٹا تیرے بعد بادشاہ بنے گا۔ لیکن تاجے کا اطلاق اہل روم پر ہوتا ہے اور لوسے سے مراد ملک فارس ہے۔ اور مٹی سے مراد وہ دو عورتیں ہیں جو روم اور فارس کی ملکہ بنیں گی۔ اور وہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا۔ وہ دین ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا خدا تعالیٰ عرب سے ایک پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۴۲)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے

ملک کوئین میں انبیاء تاجدار

تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

بتوں اور جنوں کی گواہی

سواع نامی بت کی گواہی | کفار جن بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان بتوں نے بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور رسالت کی گواہی دی چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور محبوب رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگائیں۔

دنیا نے اہلسنت و جماعت کی مشہور و معروف شخصیت علامہ عبدالرحمان جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ راشد بن عبد ربه رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کے بت کا نام سواع تھا۔ لوگوں نے مجھے کچھ تحائف دیئے تاکہ سواع کے ہاں چڑھاؤں۔ میں سواع کے پاس جاتے ہوئے ایک اور بڑے بت کے پاس پہنچا۔ تو وہاں سے آواز آئی

الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ خُرُوجِ نَبِيِّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمَطْلِبِ يَحْرِمُ الزِّنَاءَ وَالرِّبَاءَ وَذَبْنَةَ الْأَصْنَامِ وَحَرَسَتِ السَّمَاءَ وَرَمَيْنَا بِالشَّهْبِ الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ۔ بڑا تعجب ہے اس نبی کی آمد جو حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہے جس نے زنا، سود اور بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے کو حرام کیا۔ اور آسمان کو محفوظ اور ستاروں کے ساتھ شیاطین کو مارا کیا۔ بڑا تعجب ہے۔

اس کے بعد ایک اور بت سے آواز آئی۔ تَرِكَ الصَّوْمَ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً أُخْرًا جِ نَبِيِّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ وَيَأْمُرُ بِالسَّكَاةِ وَالصِّيَامِ جس کی عبادت کی جاتی تھی اس کی عبادت چھوڑ دی گئی مبعوث کیا گیا ہے جو ایک نبی جو نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ اور روزہ کا حکم دیتا ہے۔ پھر ایک اور بت سے آواز آئی۔

إِنَّ الْإِنْدَى وَرَبَّ النَّبُوتِ وَالْهُدَى

بَعْدَ ابْنِ مَسْنَمٍ مِنْ قُرَيْشِ أَحْمَدُ

بے شک مریم کے بیٹے علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت کے جو وارث ہوئے

ہیں وہ قریش سے حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۷۱)
(شواہد النبوت فارسی ص ۱۷۱، ح ۱۹۲، کتاب لوفانہ ص ۱۷۱)

عُثْمَانُ عَامِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا إِيْمَانٍ لَنَا
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ایک دن جلوہ افروز تھے کہ ایک اونٹنی سوار آیا اس کے چہرہ پر فیندا اور تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اس سوار نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں سے محمد رسول اللہ کون ہیں؟ صحابہ نے بتایا تو کہنے لگا آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وہ آپ بتاتے ہیں یا کہ میرے بتوں نے جو کچھ مجھے بتایا وہ میں بتاؤں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسلام پیش کیا۔ وہ کہنے لگا۔ میرا نام عثمان بن مالک العامری ہے۔ ہمارے ہاں ایک بُت ہے جس کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک عصام نامی شخص قربانی دے رہا تھا کہ بُت سے آواز آئی۔

يَا عِصَامُ يَا عِصَامُ بَلِّغِ الْأَنَامَ جَاءَ الْإِسْلَامُ بَطَلَتْ الْأَصْنَامُ وَخَسَّتِ
الدَّمَاءُ وَوَصَلَتْ الْأَرْحَامُ وَظَهَرَتِ الْحَقِيقَةُ وَالسَّلَامُ۔ اے عصام
اے عصام۔ یہ اعلان کر دے کہ اسلام آگیا۔ بُت باطل ہو گئے اور خون محفوظ ہو گیا۔ صلہ رہمی
کا دور آگیا۔ جینفیت اور صراطِ مستقیم واضح ہو گئی۔ اور سلام۔

عصام ڈر کر باہر آگیا۔ اور ہمیں خبر دی کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی خبر ہمیں پہنچی
اپنی دنوں ایک طارق نامی آدمی قربانی کے لیے بُت کے پاس گیا۔ بُت سے آواز آئی۔

يَا طَارِقُ يَا طَارِقُ بُعِثَ النَّبِيُّ الصَّادِقُ
جَا بَوْحِي النَّاطِقِ مِنْ عَيْنِ بَيْنَا الْخَالِقِ

اے طارق! اے طارق! نبی صادق علیہ السلام مبعوث ہو چکے ہیں۔ ایسی وحی لے کر

تشریف لاتے ہیں جو ناطق ہے اور عزیز الخالق سے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ بات سنی تو بحیر
خداوندی کہنے لگے۔ اس کے بعد عثمان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ضمن میں میں
نے تین بیت کہے ہیں۔ اجازت ہو تو پڑھوں پھر اس نے اسی مجلس میں پڑھ کر سنائے۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۸) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

ضمار نامی بت کی گواہی | عباس بن مرداس بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گرگاہ
اڈنٹ چرار ہاتھ ناگاہ ایک سفید شتر مرغ نمودار ہوا۔

میں نے دیکھا کہ اس پر کوئی ایسا آدمی پوش آدمی سوار ہے جو مجھے کہنے لگا۔ اے عباس
بن مرداس اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِي نَزَلَ بِالْبِرِّ وَالْثَقِيَّاتِ۔ کیا تو نے اس سستی کو نہیں دیکھا
جو نیکی اور پرہیزگاری سے آتے ہیں۔

میں ڈر کر اڈنٹوں سے باہر آ گیا اور ایک بت کے پاس آ گیا جسے میں پوجا کرتا تھا۔
اس کا نام ضمار تھا اس کے پاس جا کر میں نے اس پر ہاتھ رکھا اور اسے چوما۔ ناگاہ بت
سے آواز آئی۔ قُلِ الْقِبَابُكُم مِّنْ سُلَيْمٍ كُلَّهَا + هَلَكَ الضَّمَادُ وَفَاذَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ
هَلَكَ الضَّمَادُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً قُلِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
اَنَّ الَّذِي جَاءَ بِالنَّبُوَّةِ وَالْهُدَى بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ قَدْ نَبِيَتْ مُهْتَدًا

سُلیم کے سب قبیلوں کو یہ کہہ دو کہ ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور مسجد والے کامیاب ہو گئے۔
ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کبھی عبادت کیا جاتا تھا۔ نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیج۔ بے شک جو نبوت اور ہدایت لے کر آتے ہیں۔ حضرت مریم کے بیٹے کے بعد یہ قریشی
ہے اور ہدایت والا ہے۔

اس کے بعد میں ڈرنا ڈرنا باہر آیا۔ اور اپنی قوم کو سارا ماجرا سنایا۔ اور تین ہزار آدمی
لے کر میں مدینہ پہنچا۔ مسجد میں پہنچا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ پر پڑی تو
مسکرا کر فرمایا اے عباس تمہارے نزدیک اسلام کیسا دین ہے؟ تو میں نے سارا قصہ
کہہ سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ آپ بہت خوش ہوئے تو ہم سب بل کر
حلقہ مجلس اسلام ہوتے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۸، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶، کتاب لوفاض ص ۱۵۱)

دائل بن حجر کے آنے حضور کا اطلاع دینا | حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آہ و ستم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور میری آمد کی اطلاع نبی صغیب دائل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اپنے اصحاب کو میرے آنے سے پہلے ہی دے دی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کے پاس حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور دراز علاقہ حضرت موت سے آ رہا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور میری ذات کی طرف رغبت ہے۔ اور وہ شاہی خاندان میں سے ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں حاضر ہوا تو ہر ایک صحابی مجھے یہی کہہ رہا تھا۔ کہ آپ کی آمد کی تین مرتبہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی ہے جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے مرحبا فرمایا اور اپنی پناہ مبارک بچھا کر مجھے اپنے قریب اُس کے اوپر بٹھایا۔ اور بارگاہِ خداوندی میں میرے لیے یہ دُعا کی۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَاٰلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِہٖ وَوَلَدِہٖ۔ اے اللہ تعالیٰ! وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو برکت دے اور اُس کی اولاد اور اولاد میں برکت فرما۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا۔ یہ وائل بن حجر ہے جو تمہارے پاس دور دراز علاقہ حضرت موت سے آیا ہے۔ اس کے دل میں اسلام کی رغبت اور محبت ہے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی بعثت کی خبر پہنچی تھی۔ اور میں اپنے ملک میں باوقار شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں نے وہ سب کچھ چھوڑ کر دینِ الہی کو اختیار کر لیا ہے۔ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تونے سچ کہا ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَاٰلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِہٖ وَوَلَدِہٖ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ ہمارا عقیدت کا بُت تھا۔ میں دو پہر کو سویا ہوا تھا کہ میں نے اس دیوار کے جس کے ساتھ وہ بُت تھا ایک آواز سنی۔ میں بُت کے پاس آیا اور بُت کو سجدہ کیا۔ تو اچانک کسی کہنے والے نے یہ کہا۔ وائل بن حجر کے لیے تعجب ہے کہ اس کو یہ خیال ہے کہ میں مذہب کو جانتا ہوں حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ اس ترانے اور اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بُت سے کیا امید ہے۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ نقصان۔ کاش یہ پتھر کو پوجنے والا میرے حکم کی اطاعت کرنے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آواز دینے والے کیا تو

میری آواز کو سنتا ہے؛ تو اس نے جواباً کہا۔

إِذْ حَلَّ إِلَىٰ يَثْرِبَ ذَاتِ الْبَحْتِ
تَدِينُ دِينِ الصَّيَّامِ الْمُصَلِّ
فَحَمْدِ النَّبِيِّ خَيْرِ الرُّسُلِ

کھجوروں والی جگہ یثرب کی طرف جاؤ۔ اور اس ہستی کا دین اپنا دو جو نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے ہیں جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔ اور سب رسولوں سے بہتر ہیں۔ پھر وہ بت منہ کے بل گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی تو میں نے اس بت کے پاس کھڑے ہو کر اس کو سیدھا کیا۔ اور فوراً میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو گیا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین ۱۹۶۷ء)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ
نبی کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ

ایک ماہ پہلے ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہم نے اونٹ کو ذبح کیا۔ تو اچانک بت کے پیٹ سے ایک چمچنے والے نے چیخ کر کہا ایک عجیب بات کو کان کھول کر سنو۔ شیطانوں کا چوری چوری آسمان سے باتیں سننا ختم ہو گیا ہے۔ اور ان پر شہاب ثاقب پھیلے گئے ہیں۔ لَنْبِي بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ مُهَاجِرًا اِلَى يَثْرِبَ سب کچھ اس نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہوا ہے۔ جو کہ مکہ مکرمہ میں تشریف لانے

والے ہیں۔ ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان کی ہجرت گاہ یثرب (مدینہ منورہ) ہے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر حیرانگی کا عالم طاری ہو گیا۔ اور سب کام چھوڑ دیئے۔ اور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ حجۃ اللہ علی

خولید الضمیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نماز، روزہ اور نیکی کا حکم دینے والے نبی

اچانک اس کے اندر سے زوردار آواز آئی۔ ذَهَبَ اسْتِرَاقُ الْوَسْخِيِّ وَرُمِيَ بِأَسْهَابِ لَنْبِي بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ وَمُهَاجِرًا اِلَى يَثْرِبَ يَا مُرُ
بِالصَّلَاةِ وَصِيَّامٍ وَابْرٍ وَصَلَاةٍ لِلْاَرْحَامِ۔ وحی کا چوری ہونا ختم ہو گیا جنوں پر شہاب

ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ ان کا اسم شریف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو نماز۔ روزہ۔ نیکی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔ ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے اس نبی کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا۔ حَسْرَجَ بِمَكَّةَ بِنْتِي اِسْمُهُ اَحْمَدُ۔ وہ نبی مکہ مکرمہ میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا نام احمد ہے (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۷)

بتوں کے لیے جانور ذبح کرنا حرام کرنے والا نبی | حضرت سعید بن عمرو الہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بُت پر ایک جانور ذبح کیا۔ تو میں نے اس بُت سے آواز سنی۔ اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ حَوْجَ نَبِيِّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَحْرِمُ الزَّيْنَةَ وَيَحْرِمُ الذَّبْحَ لِلْأَصْنَامِ وَحَرَسَتِ السَّمَاءُ وَرُصِينَا بِالشُّهْبِ۔ بہت زیادہ تعجب ہے کہ بنی عبدالمطلب سے ایک نبی جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ جو زنا۔ اور بتوں کے لیے جانور ذبح کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور آسمان محفوظ ہو گئے ہیں کہ اب شیطان آسمان خبریں نہیں لاسکتے۔ اور ہم پر شہاب ثاقب پھینکے گئے ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۸)

کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبیلہ خثعم کے ایک

شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم والے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ ایک رات ہم ایک بُت کے پاس بیٹھ کر کسی تنازعہ کا فیصلہ کر رہے تھے کہ بُت کے اندر سے ایک گرجدار آواز آئی۔ اے بتوں سے فیصلہ طلب کرنے والو! کیا تم جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے؟

مِنْ سَلَطِعٍ يَجْلُو دُجَى الظَّلَامِ
هَذَا نَبِيٌّ سَيِّدُ الْأَنَامِ
مِنْ هَاشِمٍ فِي ذُرْوَةِ السَّنَامِ
يُصَدِّعُ بِالْحَقِّ وَبِالِإِسْلَامِ
أَعْدَلُ ذِي حَيْمٍ مِنَ الْأَحْكَامِ
مُسْتَعِينٌ بِالْبَلَدِ الْحُدَامِ
قَدْ طَهَّرَ النَّاسَ مِنَ الْأَتَامِ
جَاءَ بِهَدِيمِ الْكُفْرِ بِالِإِسْلَامِ

جو ایسا چمکتا ہوا نور ہے۔ جس نے ظلمتوں اور تاریکیوں کو دور کر دیا ہے۔ وہ نبی ہیں اور تمام لوگوں کے سرار ہیں۔ وہ بنو ہاشم سے بلندی کی چوٹی پر ہیں۔ جو حق اور اسلام کی دعوت دیتے ہیں بہت زیادہ انصاف والے ہیں۔ بلکہ الحرام مکہ مکرمہ میں اعلان کرنے والے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں اور وہ جلوہ افروز ہوتے ہی اسلام سے کفر کو ختم کر دیا ہے۔ قبیلہ خثعم والے کہتے ہیں کہ ہم اس آواز پر حیران ہو گئے اور مکہ مکرمہ کی طرف چل دیے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔
(حجۃ اللہ علی العالمین نرنہانی ص ۱۹۵-۱۹۶)

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر پڑا | امام جلال الدین سیوطی اور امام یوسف النبھانی قدس سرہما الزبانی

فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کا ایک گروہ درقہ بن نوفل۔ زید بن عمرو بن نضیل۔ عبداللہ مجش۔ عثمان بن حویرث رات کو ایک بت کے پاس آئے تو انہوں نے بت کو منہ کے بل گرا ہوا دیکھا۔ اور اس کی اس سمالت پر متعجب ہوئے۔ اور اس بت کو اٹھا کر سیدھا کیا تو پھر وہ اونڈھا گر پڑا۔ عثمان بن حویرث نے کہا کہ اس کے اونڈھے گر پڑنے میں ضرور حکمت ہے۔

یہ رات وہی رات تھی جس رات کو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات و

التسلیمات کائنات میں جلوہ افروز ہوئے تھے۔ بت سے آواز آئی۔

مَرَدِّي لِمَوْلُودِ اَنَارَتُ بِنُورِهِ
وَحَرَّتِ الْاَوْثَانُ طَرًا وَاذْعَدَّتْ
وَنَارُ جَمِيْعِ الْفَرَسِ بَاخَتْ وَاظْلَمَتْ
وَصَدَّتْ عَنِ الْكُهَّانِ بِالْغَيْبِ حَيْثُهَا
فِيَا لِقَصِي اِرْجِعُوا عَن صَلَاتِكُمْ
جَمِيْعُ فَجَاحِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ
قُلُوبُ مُلُوكِ الْاَرْضِ طَرًا مِنَ الرُّعْبِ
وَقَدَّ بَاتَ سَاهُ الْفَرَسِ بِيْ اَعْظَمِ الْكُرْبِ
فَلَا خُبْرَ مِنْهُمْ بِحَقِّيْ وَ لَا كِذْبِ
وَهَبُوا اِلَى الْاِسْلَامِ الْمُنْزِلَ الرَّحْبِ

بت اس نور کی وجہ سے گر پڑا ہے جس نور نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا ہے۔ سب

بت تھر تھرا کر گر پڑے ہیں۔ اور سب بادشاہوں کے دل کانپ اٹھے ہیں۔ فارس کی وہ

مدتوں کی آگ بجھ گئی ہے۔ فارس کے بادشاہ نے آج کی رات بڑے مصائب میں گزاری۔
کاہنوں کے جن کاہنوں کے پاس آسمان کی خبریں لانے سے رُک گئے ہیں۔ اب اُن کو کوئی
سچی خبریں دینے والا ہے اور نہ ہی جھوٹی۔ اے آلِ قصیٰ اپنی گمراہی سے لوٹ کر اسلام اور
اپنی واضح منزل کی طرف آ جاؤ۔ (نصیبی ج ۱۱۳، جلد اول حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجھے کو جھکا!

تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر پڑا

اعصابِ حرمِ لوٹ گئے | علامہ جمال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء

بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زید بن عمرو بن

نفیل اور ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ابرصہ بادشاہ کے بعد ہم نجاشی بادشاہ
کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے ہم سے کہا کہ جو کچھ میں پوچھوں مجھے بالکل درست بتانا۔ اُس نے
پوچھا کہ تمہارے قبیلہ میں ایسا بچہ کوئی پیدا ہوا ہے کہ جس کے والد کو ذبح کیا جانا تھا مگر اُس
کی قربانی کے بدلے اونٹ ذبح کر دیئے گئے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تم کو
اس شخص کے متعلق علم ہے کہ اُس نے کیا کیا ہم نے نجاشی بادشاہ سے کہا کہ اُس شخص نے
ایک آمنہ نامی عورت سے نکاح کیا۔ اور حقوڑی دیر بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ جب
اُس کا انتقال ہوا تو اُس کی زوجہ حاملہ تھی۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اس عورت کے ہاں اس
بچہ کی ولادت ہوئی ہے یا کہ نہیں؟ ورقہ نے کہا اے بادشاہ! ایک رات میں ایک بُت
کے پاس تھا کہ اس بُت سے میں نے یہ آواز سنی۔

وَلِدَ النَّبِيِّ فَذَلَّتِ الْأَمْثَلُ

وَنَايَ الضَّلَالِ وَأَذْبَرَ الْإِشْرَاقُ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ بادشاہ ذلیل و رسوا ہو گئے۔

گمراہی و ضلالت دور ہوئی۔ اور شرک بھاگ گیا۔

طر جتنے بدر منیر و انور چلے او تھے رہنمائیوں کہوں سیاہیاں نہیں

پھر وہ بُت اپنے سر کے بل گر پڑا۔ حضرت ورقہ فرماتے ہیں کہ زید جو میرے ساتھی تھے

اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور دین حق پھیلانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر مجھے یقین آ گیا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے متعلق میں نے دو دفعہ آواز سُنی ہے۔ پھر میں نے جلدی جلدی سامان سفر باندھا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر میں نے سرور کائنات پیغمبر موجدات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے تین چیزوں کے بارے میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ ۱۔ مجھے گانے بجانے اور شراب نوشی کی بہت عادت ہے۔ ۲۔ ہمارے ملک میں قحط بہت زیادہ رہتا ہے۔ ۳۔ میں بے اولاد ہوں مجھے اولاد کی بہت زیادہ تمنا ہے۔

اس عرض پر حبیب کبریا رازدار رب العالمانے میرے لیے دُعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْهُ بِالطُّبِّ قِسْمَةَ الْقُرْآنِ وَبِالْحَسَامِ الْحَلَالَ وَآتِهِ بِالْحَيَاةِ وَهَبْ لَهٗ وَلَدًا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ کی دُعا کی برکت سے میرے تمام

عیب جاتے رہے۔ ہمارا ملک سرسبز و شاداب ہو گیا۔ قحط سالی جاتی رہی۔ چار

عورتیں میرے نکاح میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حیان بن مازن جیسا لائق بیٹا عطا فرمایا۔ (دلائل النبوت بیہقی ص ۳۳ تا ۳۶ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۹۲، کتاب لوفالجزیری مشتمل علی طبیب لوردہ ص ۱۶۱)

نور محمدی سے بتوں کی تباہی | تاریخ انجمنیں میں ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سرکار سیدنا عبد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی لات اور عزتی بتوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بُت پکارا اُٹھتے

کہ اے وہ ذات جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے

ہم سے دُور ہو جا۔ اس لیے کہ اس نور مبارک کے ہاتھوں ہماری اور دُنیا بھر کے بتوں کی تباہی

اور ہلاکت ہوگی۔ (تاریخ انجمنیں ص ۸۲ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ لائت
 نبی آخر الزمان جلوہ گر ہو گئے | کو میں کعبہ میں تھا۔ سحری کے وقت میں نے دیکھا کہ کعبہ
 نے مقامِ ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور بکیر کہی۔ اور تمام بُت جو کعبہ اور اس کے ارد گرد نصب کئے ہوئے
 تھے۔ اوندھے گر گئے۔ جب مہل نامی سب سے بڑا بُت گرا تو اس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ
 ہو جاؤ نبی آخر الزمان پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کا نور مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا۔
 (معارض النبوة فارسی ص ۱۰۰، شواہد النبوة فارسی ص ۲۲)

لائت اور عزیٰ کا بشارت دینا | نبی آخر الزمان، سیاح لامکاں، سید مرسلان
 جناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے جب
 ظلمتِ عالم کو اپنی جلوہ افروزی سے بقعہ نور بنایا تو نکست الاضنام کلہا واما اللات والعزیٰ
 فالتھما خراجا من حذاقہا وھما یقولان وینح قد ریش جاء ہم الامین جاء ہم
 الصدیق۔ تمام بُت اوندھے ہو گئے، لائت اور عزیٰ اپنے اپنے مقام سے نکل کر کہہ رہے تھے
 قریش کے لیے افسوس ہے کیونکہ ان کے پاس امین اور صدیق صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے
 ہیں۔ (خصائص البجری ص ۱۱ ج ۱)

قاریجے کرام :- بتوں کی گواہی کے بعد اب جنات کا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ
 والتسلیمات کے بارے میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرنا اور ان کی شانِ ارفع و اعلیٰ
 کا بیان کرنا درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :-

گستاخِ رسول کو قتل کرنا | علامہ رباوی رحمۃ اللہ الباری رقمطراز ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ولید
 نامی ایک کافر رہتا تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک بُت
 تھا جس کی وہ پوجا کرتا تھا ایک روز اُس بُت نے بولنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگا۔ لوگو! محمد
 (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ اُس کی نبوت کی تصدیق نہ کرنا۔
 یہ سن کر ولید بہت زیادہ خوش ہوا۔ اور خوشی سے باہر نکلا اور لوگوں کو مبارک باد دی کہ آج
 میرے معبود نے کلام فرمایا ہے اور واضح الفاظ میں اُس نے اعلان کیا ہے کہ محمد اللہ کے
 رسول نہیں ہیں۔ یہ سن کر خوشی خوشی کافر اُس کے گھر آئے۔ اور اُنہوں نے بُت کو یہ جملے دہراتے

سنا جس سے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دوسرے روز انہوں نے ایک جلسہ عام کا اعلان کیا۔ ولید کے گھربت سے وہی جملے سننے کے لیے بہت سے کفار جمع ہو گئے۔ تو کفار نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دعوت دی۔ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بُت سے وہی الفاظ سن جائیں۔ چنانچہ اُن کی دعوت پر اہم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التعمیرہ و الثنار بھی تشریف لائے۔ جب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی آمد ہوئی تو بت بول اٹھا کہ اے مکہ مکرمہ والو! یقین جان لو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اُن کا ہر فرمان سچا ہے۔ ان کا دین برحق ہے۔ تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں۔ اور خود بھی گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اگر تم اس رسول برحق پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے۔

لہذا سوچو اور سمجھو اور فوراً اس سچے رسول کی غلامی اختیار کر لو۔ بُت نے جب یہ وعظ و نصیحت کی تو ولید بہت زیادہ گھبرایا اور بُت کو غصے سے زمین پر دے مارا اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت عظمت اور شان و شوکت سے جب واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک گھوڑا سوار ملا۔ اور وہ سبز پوش تھا۔ اُس کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے پوچھا تم کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا حضور میں جن ہوں۔ مسلمان ہوں اور آپ کا نیاز مند۔ جبلِ طور پر رہتا ہوں۔ میرا نام مہین بن العبر ہے۔ میں کچھ دنوں کے لیے باہر گیا ہوا تھا۔ جب آج میں واپس آیا تو میرے گھروالے رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ ایک مسفر نامی کافر جن مکہ معظمہ میں آ کر ولید کے بت میں داخل ہو کر آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات کہہ گیا ہے۔ آج وہ پھر وہاں گیا ہے کہ پھر بُت میں داخل ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں بکواس کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شکر مجھے سخت غصہ آیا۔ اور میں تلوار لے کر اُس کے پیچھے دوڑا اور راستے میں ہی اس کو اس تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر اس ولید کافر کے

بُت میں خود داخل ہو کر آپ کی مدح سرائی کی۔ آج جس قدر بھی تقریر کی ہے وہ میں نے ہی کی ہے۔ رحمتِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ قصہ سن کر خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے اس کے لیے دُعائے مغفرت

(جامع المعجزات ص ۷ مطبوعہ مصر)

جن کی شہادت | خلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرماتے کہ ان کے پاس سے ایک شخص سواد بن قارب

گزرا۔ لوگوں نے بتایا کہ اسے جنوں نے اسلام اور بعثتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ اور اسے کہا کیا تم کا ہن ہو؟ وہ بہت غضبناک ہوا اور کہنے لگا۔ آج تک یہ بات کسی نے مجھے نہیں کہی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خفا نہ ہو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے متعلق کون سے جنوں نے اطلاع دی تھی؟ کہنے لگا۔ ایک دن میں نیم خوابی کے عالم میں تھا کہ ایک جن میرے پاس آیا۔ اور مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہنے لگا۔ اے سواد بن قارب اٹھو اور باہوش ہو کر میری چند مزدوری باتیں سن لو۔ تمہیں پتہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور وہ خدا کی عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا چھوڑو مجھے سونے دو۔ میں کل سے سو نہیں سکا۔ دوسری رات پھر وہی شخص آیا اور جو کچھ پہلی رات کو کہا تھا کہنے لگا۔ میں نے پھر وہی جواب دیا۔ تیسری رات پھر آیا۔ مگر میں نے وعدہ کیا کہ میں صبح مدینہ جاؤں گا۔ دوسرے روز میں مدینہ کو روانہ ہوا۔ وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائی تو آپ نے مجھے وہی اشارہ سنائے جو میں خواب میں سن چکا تھا۔ (شواہد النبوة فارسی ملز، ۲، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۸۱-۱۸۲، دلائل النبوة بہتقی)

علامہ یوسف نبھانی اور علامہ

شیطان کے پوتے ہمارے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہونا | کمال الدین دمیری علیہما الرحمۃ

تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے

پہاڑوں سے باہر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں میں موجود تھا کہ اچانک ایک بڑھا شخص نیرہ (عصا) کا سہارا لیے ہوئے ہماری طرف آ رہا تھا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی رفتار جنوں کی ہے۔ اُس نے قریب آ کر سلام کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی آواز جنوں کی ہے۔ تو اُس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس جن سے ہے؟ تو اُس نے عرض کیا میں ہامہ بن لاقیس بن ابیس ہوں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور ابیس کے درمیان دو واسطے ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اُس سے عمر کے متعلق پوچھا۔ تو اُس نے عرض کیا بہت کم عرصہ زندگی بسر کی ہے۔ جب قابل نے ہابیل کو قتل کیا تو میں چند سال کا لڑکا تھا اور میں پہاڑوں میں لوگوں پر سوار ہو کر ان سے کھیلا کرتا تھا۔ تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ بہت بُرا کام ہے۔ ہامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملامت سے معاف فرمائیے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لایا اور اُن کے دستِ پاک پر توبہ کی۔ حضرت ہود علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو میں اُن کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔

فَقَالَ لِي اِنْ لَقَيْتَ مُحَمَّدًا فَاسْتَدْعُ
عَلَيْهِ السَّلَامَ۔
پس اگر تم ان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کو میرا سلام عرض کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ يَا هَامَةَ مَا
حَاجَتُكَ
اے ہامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور تجھ پر بھی سلام۔ تجھے کوئی حاجت ہے۔

تو اُس نے عرض کیا۔

بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے
تورات سکھائی اور عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل

اِنَّ هُوَ مَنِيَّ عَلَمِيَّ التَّوْرَةَ وَالْاِنَجِيلَ
عَيْسَى عَلَمِيَّ الْاِنْجِيلَ فَعَلَمِيَّ الْقُرْآنَ

سکھائی مجھے قرآن پاک سکھا دیں۔

تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی سورتیں سکھائیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳-۱۸۴، حیوۃ الجنان ص ۱۲۱ ج ۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ منورہ میں بعثت کی سب سے پہلی خبر

کی بعثت کے بارے میں مدینہ منورہ میں جو سب سے پہلے خبر پہنچی وہ ایک عورت کے ذریعہ تھی۔ جو کہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھی۔ اُس پر ایک جن عاشق تھا۔ ایک دن اس کے پاس جن پرندہ کی شکل میں آیا اور اس کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے کہا کہ نیچے اتر آؤ۔ تو اُس جن نے کہا کہ اب میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ اِنَّهُ قَدْ بُعِثَ بِمَكَّةَ نَبِيٌّ مِّنَ الْقَرَارِ وَ حَرَّمَ عَلَيْنَا الزَّوْا۔ کیونکہ بے شک مکہ مکرمہ کی سرزمین میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ہمارا مدینہ منورہ میں قیام ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور ہم پر زنا حرام کر دیا ہے۔ تو اُس عورت نے نبی پاک کی بعثت کی خبر مدینہ والوں کو سنائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳ مطبوعہ مصر)

تیمم داری کو جن کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دینا

اہم اہل علم علامہ ابوبکر بن بھانی قدس سرہ

النورانی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت تیمم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو میں اُس وقت ملک شام میں تھا اور وہاں ہی شہر کے باہر مجھے سات گزارنی پڑی۔ میں رات کو لیٹا ہوا تھا کہ کسی منادی نے یہ مجھے ندا دی کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ نیز اُس نے کہا قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَيْنَا خَلْفَهُ بِالْحُجُونِ وَاسْتَمْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ كَيْدُ الْجِنِّ وَرُمِيَتْ بِالشُّهْبِ فَانْطَلَقَ إِلَى مُحَمَّدٍ وَاسْتَمَّ بِشَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مبعوث ہوئے۔ اور ہم نے ان کے پیچھے مقام حجون پر نماز پڑھی ہے۔ اور ان کے دستِ اقدس پر ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور ان کی اتباع اختیار کر لی ہے۔ اور جنات کے

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی جنت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَمَّا أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيَّ جَعَلْتُ لَا أَمْرٌ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَبَّ مَجْرُوحِي نَازِلٌ هُوَ شَرُوعٌ هُوَ تُوَ إِسْيَا هُوَ تَحَا كَهْ مِيں جِس سَچَرِ اَوْرِ وِرْعَتِ كِه پَاس سِه كَزْرَتَا تَحَا تُو وِه اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كِه تَا -

خصائص الجبرائیل ص ۲۴۵ ج ۱، دلائل النبوة لابو نعیم،

حضرت بڑھ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کو منصب نبوت مرحمت فرمایا۔ تو اُس زمانہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاہ حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو آبادی سے بہت دُور نکل جاتے۔ پس آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السلام علیک یا رسول اللہ۔ تو آپ دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

(خصائص الجبرائیل ص ۲۴۵ ج ۱، جواہر البحار ص ۱ اعلام النبوة لفاضی البواحسن ماوردی)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ نقل فرماتے ہیں (سیرت حلبیہ ص ۳۶۱ ج ۱)

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْرًا بِسَكَّةٍ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ اِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ - (طبرانی شریف ص ۶۷)

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۲۲، خصائص الجبرائیل ص ۲۴۴ ج ۱، صحیح مسلم ص ۱، کتاب الوفا ص ۱۶۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۵، اشعة اللغات فارسی ص ۵۲۲ ج ۴، حجة اللہ علی العالمین ص ۱، القول البدیع)

شیخ المنقذین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اور علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ
اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعضے گویند کہ مراد حجر اسود ست و اکثر
برآئند کہ آں حجر لیت کہ بازار است در کوچہ کہ در آنجا اثر مرفق آنحضرت ست در طریق بیت
خدیجہ یزار و میترک بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ این متواتر آمدہ از اہل مکہ خلفاً عن سلف و آں
کوچہ را زقاق الحجر مے گویند یعنی بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اکثر کہتے ہیں
کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجہ ابجبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ
اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا ہے کہ اہل مکہ خلفاً سلف اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اس کوچہ کو زقاق الحجر کہتے ہیں۔
(اشعۃ اللمعات فارسی ص ۵۲۲ ج ۴، سیرت جلیبہ ص ۳۶۱ ج ۱)

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
بِنَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي لِعْضٍ نَوَاحِيهَا مکہ مکرمہ سے باہر جب بھی جاتے جو پہاڑ
فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا اور درخت سائے آتا تو کہتا اسلام علیک
وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ یا رسول اللہ کہتا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۲، ترمذی شریف ص ۱، دارمی شریف ص ۱۹، کتاب الوفا ص ۱۶، خصائص
ابجبری ص ۲۲۲ ج ۱، دلائل النبوت ص)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام

کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

حضرت یعلیٰ بن مڑہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے نیند فرمائی :-

یہی روایت فخر الوابہ مولوی شامی صاحب برتسری نے ابجدیث امرتسر ص ۱۱ فروری ۱۹۳۸ء میں بھی درج کی ہے۔

پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور
امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ لیا۔
پھر اپنی اصلی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔
تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس درخت
نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجے کی
اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس
کو اجازت مرحمت فرمائی۔

فَجَاءَتْ شَجْرَةٌ لَتَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّىٰ
غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَىٰ مَكَانِهَا فَلَمَّا
اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجْرَةٌ
اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فَيَا أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ
رَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ
لَهَا۔
(مشکوٰۃ شریف جلد ۵، القول البدیع ص ۶۷)

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں !

معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب ملک شام
کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ہمراہ ہو گئے
جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے
مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے
پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا۔ تو وہ راہب ان
کے پاس آیا

پس اُس نے رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے
سرور ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں
اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لیے رحمت
بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں
نے اُس کو کہا کہ تو نے یہ سب کچھ کیسے

فَاخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا
رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاحُ
مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّمَا
هِيَ بَشَرَةٌ مِّمَّنْ أَسْرَفْتُمْ مِنَ الْعُقَبَةِ لَمْ

يَنْبَغُ شَجَرٌ وَلَا حَجْرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا
وَلَا يَسْجُدُ إِلَّا لِلنَّبِيِّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ
بِحَاتِمِ النَّبُوَّةِ -

معلوم کیا ہے۔ تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے
چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر الیا
نہیں تھا کہ جو سجدہ میں گر پڑا ہو۔ اور یہ سوائے
نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ
کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا۔ اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب کھانے کے آیا تو حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا کہ آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف
لائے وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ لِظِلِّهِ تَوَّأَبٌ بِرَبْدِ سَائِيهِ كَرَّهَا تَحَا. جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم
درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں۔ آپ بھی بیٹھ گئے۔ تو درخت کا سایہ آپ
کی طرف جھک گیا۔ تو راہب نے ان سے کہا:

انظروا إلى في الشجرة مال
عليه -

دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ
کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متوی کون ہے۔ قریش نے کہا ابو طالب راہب نے قسمیں کھا کر
ابو طالب کو کہا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو واپس بھیج دو۔

(مقاصد الحسنہ ص ۶۲ از محدث سناوی علیہ الرحمۃ، مواہب اللدنیہ، مشکوٰۃ شریف ص ۶۶، ترمذی شریف ص ۱)

علامہ شرف الدین بوسیری صاحب قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے۔

جَاءَتْ لَدَعْوِيَّتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً !

تَمَشِي إِلَيْهِ عَلَى سَائِيهِ بِدَلَامٍ !

قاصی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ میں ایک حدیث شریف

نقل فرماتی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک اعرابی نے سرور

کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قُلْ

لِيَلِكِ الشَّجَرَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ اس درخت کو کہو

کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبلاتے ہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ وہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکا۔ جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا اور خاک اڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ اور عرض کی السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعرابی نے کہا کہ اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اُس جگہ پر چلا گیا۔ اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے عرض کیا: اِءْذَنْ لِي اَسْجُدُ لَكَ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو یہ حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلا شک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے بعد ازیں اس نے عرض کیا: اِءْذَنْ لِي اَنْ اُقْبِلَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ فَاذَنْ لَكَ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چوموں تو ہادی سُبُل صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ (شفاء شریف ص ۱۹۶ ج ۱، سطر ۲ تا ۱۰، تنبیہ الغافلین عربی لیسر قذی ص ۲۶۲، شامی شریف لعلامہ ابن عابدین ص ۵، تنویر القلوب للعلامہ کردی ص ۱۹۹)

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام والشمس والشمس کی بارگاہ اقدس میں میں سے ایک وفد حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ابیت اللعن آپ لعنت سے دور رہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں میں بادشاہ تو نہیں ہوں۔ میں تو محمد بن عبداللہ ہوں۔ تو انہوں نے عرض کیا اے ابوالقاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں کو اور ان کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا۔ آپ کی رسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے۔ تو رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا دست مبارک زمین کی طرف بڑھا کر مسٹی مبارک میں کنکریاں اٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں جو کہ بے جان ہیں میری رسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

فَسُبْحَانَ فِي يَدِيهِ وَقُلْنَ نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ -

ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور یوں گویا ہونے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ (جو اہر الجار فی فضائل النبی المختار ص ۶۲ ج ۱)

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہل سنت نے خوب کہا ہے۔
پڑھا بے زباؤں نے کلمہ تمہارا ہے سنگ و شجر میں چرچا تمہارا!

چاند شق ہو پیٹ بولیں جا نور سجدہ کریں

بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ إِيَّائِي فَمَا دَنَى
قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت
میں سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے
آیا۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا
تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے
سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے
اُس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے
اور اس کے رسول ہیں۔

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ اس کی کون گواہی دیتا
ہے قَالَ هَذِهِ السَّلَامَةُ تُوِّبَتْ لَكَ
فَدَعَا هَارِسُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ
الْوَادِي فَاقْبَلَتْ تَحْتَ الْأَرْضِ

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کبیر گواہی دیتا ہے۔
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اس درخت کبیر کو بلایا۔ حالانکہ آپ
وادی کے کنارے پر تھے۔ پس وہ

زمین پھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب فرمائی۔ پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی کہ واقعی جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے ویسے ہی ہے پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر چلا گیا جہاں سے وہ اُگا ہوا تھا۔

حَتَّىٰ قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَا
سَمِعَتْ شَهَادَةً ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ
ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ
إِلَىٰ مَنْبَتِهَا -

مشکوٰۃ شریف ص ۵۴ سنن دارمی
شریف ص ۱

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا۔

کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

هَلْ رَأَيْتَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ شَيْئًا
مِنْ دَلَائِلِ نَبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں

میں ایک درخت کے سایہ میں جاہلیت کے دور میں بیٹھا ہوا تھا کہ درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ میرے قریب آگئی حتیٰ کہ وہ میرے سر پر آگئی۔ تو میں نے اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس درخت سے میں نے ایک آواز سنی کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں وقت ظہور پذیر ہوں گے اور آپ ان پر ایمان لانے والے سعادت مند

بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ تَدَلَّىٰ عَلَيَّ
غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا حَتَّىٰ
صَارَ عَلَيَّ رَأْسِي فَجَعَلْتُ النَّظْرَ
إِلَيْهِ وَأَقُولُ مَا هَذَا؟ فَسَمِعْتُ
صَوْتًا مِنَ الشَّجَرَةِ هَذَا النَّبِيُّ
يَخْرُجُ فِي وَقْتٍ كَذَا وَكَذَا
فَكُنْ أَنْتَ مِنَ أَسْعَدِ النَّاسِ

یہ۔

۱۴۸-۱۴۹

سیرت حلبیہ ص ۳۳۵ ج ۱ عشواید النبوة فارسی) لوگوں میں سے ہو جائیں۔

حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدْقَ مِنْ
هَذِهِ الْغَلَّةِ لِيَشْهَدَ أِنِّي رَسُولُ
اللَّهِ فِدَعَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ
مِنَ الْغَلَّةِ حَتَّى اسْقَطَ إِلَيَّ
نَبِيَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ
الْأَعْرَابِيُّ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴)

اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی
دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہوں (تو وہ گواہی دے گا) پس آپ
نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت
سے گر کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ پھر
آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے
کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ
اعجاز مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا

درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سیر

کی یہاں تک کہ ہم ایک فراخ دادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ
کر لیں۔ ناگاہ آپ نے اس دادی کے کنارے دو درخت دیکھے آپ نے ان دو میں سے
ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر یوں ارشاد فرمایا۔ اللہ کے
اذن سے میری فرمانبرداری کر۔ اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے
مخیم والہ اونٹ شتربان کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت
کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں مجھ پر
مل جاؤ۔ پس وہ درخت باہم مل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے اپنے دل میں اس امر عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر
اٹھائی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف آ رہے ہیں
اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تئیں پر قائم ہے
(صحیح مسلم شریف مشکوٰۃ شریف ص ۵۴)

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
درود یواری کا آمین کہنا کہ رسول کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عباس
 بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا۔ اے ابوالفضل! کل آپ اور آپ کے
 بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں مجھے آپ سے ایک کام ہے انہوں
 نے آپ کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ چاشت کے بعد تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا:
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اُنْهَوْنَ فِي جَوَابِ دِيَا وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
 بَرَكَاتُهُ۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیونکر کی
 تو انہوں نے عرض کیا۔ بحمد اللہ ہم نے صبح بخیریت کی۔ تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ
 نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے
 متصل ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا۔ اور یوں دعا فرماتی
 اے میرے پروردگار یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں۔ اور میری
 اہلبیت ہیں۔ تو اُن کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپالینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر
 میں چھپا لیا ہے۔ اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔

دلائل النبوة للبیهقی، ابن ماجہ شریف، دلائل النبوة لابو نعیم اصبہالی، مواہب اللدنیہ زرقانی شریف

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ
غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجار الزبانی اور شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث

دہلوی رحمۃ اللہ العالی نے روایت درج فرماتی ہے کہ ہجرت کے وقت قریش نے سرہ
 عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تو کوہِ ثبیر نے عرض
 کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے نیچے تشریف لے جائیے کیونکہ مجھے
 خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کر دیں اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے۔
 پھر غارِ حرا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے اندر
 تشریف لے آئیں۔

(مواہب اللدنیہ ص ۶۲ ج ۱، مدارج النبوة)

صَدِيقِ اَكْبَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَاسْفَرِ | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکارِ

سیدنا امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے۔

اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور نبی کریم علیہ

افضل الصلوٰۃ والتسلیم بیس برس کے تھے۔ تجارت کے سلسلہ میں شام کی طرف جانے کا ارادہ

تھا۔ دوران سفر ایک ایسی جگہ پر نزول فرمایا جہاں بیری کا درخت تھا۔ فَتَعَدَّ فِي

ظِلِّهَا آتِ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک

راہب کی طرف چلے گئے جس کا نام بجیرا تھا۔ اس راہب سے کچھ پوچھتے تھے۔ راہب

نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ اس درخت کے سایہ میں جو شخص

بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ محمد بن عبدالمطلب

ہیں۔ بجیرا نے کہا وَ اِنَّهُ نَبِيٌّ مَّا اسْتَظَلَّ تَحْتِ ظِلِّهَا بَعْدَ عَيْسَى الْاَحْمَدِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد

سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا

اُس دن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ

والتسلیم کی بارے میں عظمت مزید جاگزیں ہو گئی۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمانے

پر سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱)

الحمد لله رب العالمين! انوار المحمدية في سيرة المصطفى عليه صلوات الله وسلامه وبركته

في سيرة المصطفى عليه صلوات الله وسلامه وبركته على اجمعين۔ بارگاہ رب العالمین

میں دعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب منزه عن کل عیوب خاتم الانبیاء مالک ہر دوسرا

محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔

نیز دوسرا حصہ بھی جلد پایہ تکمیل کو پہنچائے۔ آمین ثم آمین

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآذُوَاجِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

نایاب کتب دستیاب ہیں!

نزل الابرار ، ہدیۃ المہدی عربی۔ اردو
عرف الجادی ، رشید ابن رشید
تاریخ اہلحدیث ، کرامات اہلحدیث ۔
فتاویٰ اہلحدیث ۲ جلد ، فتاویٰ ثنائیہ ۲ جلد
فتاویٰ ندیریہ ۳ جلد ، فتاویٰ ستاریہ ۴ جلد
الشماتۃ العنبریہ ، فیصلہ مکہ ، یک روزہ
حفظ الایمان ، ترجمان وہابیہ ، الامداد
سراجا منیرا ، مرثیہ محمود الحسن ، میزائل

ملنے کا پتہ

قادی کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ
۹۔ سیٹھی پلانز

فون نمبر ۵۹۱۰۰۸ - ۵۸۶۶۷۳ - ۰۲۳۲

مقبول عربی عجم، فاتح نجدیت و مرزائیت، ہشتم شیر بے نیام
مناظر اسلام، ضیائے ملت، فخر اہلسنت حضرت مولانا

علامہ الحاج محمد ضریا اللہ قادری اشرفی
ابوالحامد پیر محمد ضریا اللہ قادری کوٹلوی

سیالکوٹی علیہ الرحمۃ

کی مدلل تقریروں کی محققانہ تصنیف

مدلل خطبات

ملنے کا پتہ

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سساکوٹ،
سیٹھی بلازہ ۹۰

فون نمبرز ۲۳۲۰۰۲ - ۵۹۱۰۰۸ - ۵۸۶۶۷۳

کی یاد گار تصانیف

مدلل تقریریں

ختم غوریہ کا جواز

گیارہ ہویں شریف

الانوار الحمدیہ

فقہ وہابیہ

ہاتھ پاؤں
چومنے کا ثبوت

وہابی مذہب

اہل
سنت و جماعت
کون ہیں؟

مشائخ قادریہ

وہابیت
کا پوسٹ مارٹم

قصر
وہابیت پر بم

خلفاء ثلاثہ اور
اہلیت کے تعلقات
اور رشتہ داریاں

الوہابیت

میلادِ مصطفیٰ

وہابی توحید

فرقہ ناجیہ

وہابیت و
مرزائیت

فضائل
صحابہ کبار

گستاخی
کا انجام

مخالفین
پاکستان

عقائد وہابیہ

مرزا قادیانی
کی حقیقت

تبلیغی جماعت سے
اختلافات کیوں؟

مدلل
خطبات

سیرت
غوث الثقلین

نجد سے قادیان
برآستہ دیوبند

علماء اہلحدیث
کے نام کھلا خط

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹی ۹۰ سٹی پیلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹی

0336 8678692

کی یاد گار تصانیف

مدلل تقریریں

ختم غوریہ کا جواز

گیارہویں شریف

الانوار الحمدیہ

فقہ وہابیہ

ہاتھ پاؤں
چومنے کا ثبوت

وہابی مذہب

اہل
سنت و جماعت
کون ہیں؟

مشائخ قادریہ

وہابیت
کا پوسٹ مارٹم

قصر
وہابیت پر بم

خلفاء ثلاثہ اور
اہلیت کے تعلقات
اور رشتہ داریاں

الوہابیت

میلادِ مصطفیٰ

وہابی توحید

فرقہ ناجیہ

وہابیت و
مرزائیت

فضائل
صحابہ کبار

گستاخی
کا انجام

مخالفین
پاکستان

عقائد وہابیہ

مرزا قادیانی
کی حقیقت

تبلیغی جماعت سے
اختلافات کیوں؟

مدلل
خطبات

سیرت
غوث الثقلین

نجد سے قادیان
برآستہ دیوبند

علماء اہلحدیث
کے نام کھلا خط

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹی ۹۰ سٹی پیلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹی

0336 8678692